ماشاء الله لا قوة الا بالله

به توفیق خداوند خرد آفرین مالک زمان و زمین کتاب

گلدسته خرد

تصنیف مولوی احمد علی ابن مولوی محمد علی محمد آبادی متوطن ... باہتمام محمد غالب علیخان

در مطبع محمدیه محمد آباد ٹونک طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سزاوار حمد و ثنا وہی خالق ارض و سما ہی کہ جسنی انسان خاکی کو زیور اخلاق سی
آراستہ کر کی عالم میں اپنا خلیفہ بنایا اور درود بیشمار اوسکی رسول برحق حضرت
محمد مصطفی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر کہ جنکی ہدایت سی بری کاموں سی بچایا اور اچھی
باتوں کا حاصل کرنا معلوم ہوا اور اوسکی آل و اصحاب پر۔ امابعد معلوم ہو کہ ہر
ملک کی رہنی والوں کا کاروبار میں اپنی زبان کا سمجھنا اور اوسکا لکھنا پڑھنا ضرور ہے
اور بڑی فائدوں سی دنیا کی تحصیل علم ہی کہ اوسکی باعث سی اچھی صفتیں انسان میں

حاصل ہوتی ہیں اور بیری کامولسی کی ل ہیزار ہوتا ہی اور علم والا ہر جگہ عزت پاتا ہی اور بعد معلوم
کرنے اپنی باتوں اور زبانوں کی دریافت کی طاقت پیدا ہوتی ہی خصوصاً امرا اور حکام کو تعلیم
حاصل کرنے اونسے ملک میں رونق اور آبادی زیادہ ہوتی ہی اور نیکنامی قیامت تک باقی رہتی
ہی بی علم سی عدالت اور ملکداری نہیں ہو سکتی اور کاروبار ریاست کے روز ابتری زیادہ ہوتی
ہی بنظر ان فائدوں کی امیر وزیر اول جوان بخت گوہر بار مبارک طلعت سعد آثار گوہر برج
فتوت اختر برج مروت نواب دولت مآب والا شان خلیل الله + + + + + +

امین الدوله وزیر الملک نواب حافظ محمد ابراہیم علیخان بہادر صولت جنگ دام اقباله

گوشہ جگر و فرزند سعادت اختر حضرت امین الدوله وزیر الملک نواب محمد علیخان صاحب بہادر صولت جنگ
والی ریاست محمد آباد ٹونک نے حکم فرمایا کہ جو لوگ واسطے حصول استعداد نوشت و خواند کی کتابیں
اردو کی پڑہتی ہیں ہر چند اونکو قوت علم کی حاصل ہو جاتی ہی لیکن باعث مضامین ابتدائیہ
مخصوص بفائدہ کی اخلاق سی نصیب نہیں ہوتی ہیں اور اگلی حکما اور بادشاہوں کی حالات سی واقف
نہیں ہوتی خصوصاً امرا اور اہل دولت کہ کاروبار ریاست میں اچھی باتوں کی سیکھنی اور سفر جل

کرنے کے لیے لفظ زینت ہیں اور اس بات سے خوب آگے اوسکی بلاغت کی اور عمدہ پانی وہ وہ ہر قوم کو مشتاق ہو رہی ہوتی

ہے کہ اگر وہ کتاب فارسی کہ جسکو صاحب صاحب نامی گرامی بہادر اور اف بلاک اتن اشرکش محالات سعدی کیا واسطے

نفع تمام مرابیہ و عربیت کے تالیف کر اکر چھپوایا گئے اردو زبان میں صحیح توضیح فوائد ترجمہ ہو کر بہی سیر کیا

لباس طبع پہنتی تو البتہ ہر قوم اور ہر فرقہ والے احکم یا ہر صحیح ہم با سانی لکھنا اور پڑھنا سیکھ اور باوجود

اس فائدہ کے اچھی اخلاق حاصل کرنے ہر ایک کاموشی جدا رہی ور نظر فائدہ عام صاحبان انگریز بہادر کو شستہ ورو رواج

علم او تحصیل اخلاق میں کوشش کرتی ہیں پسند اگر شد یکو ہو مدرسہ میں محالک محروسہ کی شروع کرے

جاوی اور حکم یہ کتاب کے واسطے جناب دانش مآب عدل گستر خرد پرور کریم الاخلاق عمیم الاحسان خلق

اجنٹ لو نواب صاحب کپتان جانسن ملبر صاحب بہادر کے اس ملک میں مروج ہوئی تو باعث اوسکی نیک نامی کا ہوا

امید ہی کہ اسکی دیکھنی والوں کو فائدہ علم و عمل کا حاصل ہوگا سو بموجب ارشاد فیض بنیاد کی اس حقیر سراپا تقصیر

احمد علی السہارنپوری نے موافق اپنی استعداد قاصر کے اوسکو سلیس زبان میں ترجمہ کیا امید ہی کہ سخنوران صاحب ہوش اور

ناظران عالی تدبیر نظر میں پسند فرماوین

انتخاب گلستان

پانچ دن کو دلیسی ہو بس	نصف گئی یہی پچاس برس	اسلیے جاتی یہ کہیں نہ ہوا کم	عمر جاتی ہے ہر نفس میں کم

یہ جسقدر چاہا ملک تجکو اور دین ملیگا اور دیکو ہمیشہ اسیطرح اخر

فائدہ اس حکایت کا یہ ہے کہ ادمی ظلم سے بچے کہ انجام ظلم کا برا ہوتا ہے

حکایت

کسی بادشاہ نے ایک بیقصور کے قتل کا حکم دیا اوس بیگناہ نے عرض کی
کہ اے بادشاہ مجھپر اپنے غصہ کو مت کر کہ یہ عذاب تیرا مجھپر ایکدم
میں گذر جائیگا اور وبال اس ظلم کا تجپر ہمیشہ رہیگا رباعی

دنیا میں سمجھ عمر کو مانند ہوا
تا بود و ہے سب عیش و غم شاد اور ایذا ظالم نے یہ سمجھا کہ کیا یہ ستم
گردن پہ رہا اوسکے اور ہمیشہ گذرا

بادشاہ کو اسکی یہ نصیحت پسند ائی اور خیال قتل سے باز رہا اور بیگناہ گذرا
فائدہ اس حکایت کا یہ ہے کہ اچھی بات اور نصیحت کو غصہ میں مان
لینا چاہیے تا اخر کو برائی میں نہ واقع ہو

حکایت

ایک شخص نوشیروان عادل کے پاس خوشخبری لایا کہ میں سنا ہے تیرے فلان
دشمن کو خدا تعالیٰ نے دنیا سے اوٹھا لیا نوشیروان نے اوسکے جواب میں کہا کہ
کیا یہ بھی تو نے سنا کہ مجکو چھوڑ دیا

دشمن اگر مر گیا تو نہ ہو شادمان کوئی ہمیشہ نہ رہیگا بھلا ہو یا کوئی

چند روزہ زندگی کیواسطے کسکے نقصان پر خوش نہ ہونا چاہیے

حکایت

کہ ایک شہر میں چند حکیم تھے اور سب کے درمیان کسی کام کا مشورہ کرتے تھے حکیم بزرجمہر بھی سب میں سردار تھا
درمیان اون سبھوں کے خاموش تھا دوسروں نے پوچھا کہ تم اپنی صلاح کیوں نہیں ظاہر کرتے
بزرجمہر نے کہا وزیر لوگ مانند طبیبوں کی ہوتے ہیں اور طبیب سوائے بیمار کے دوا نہیں دیتا جب کہ تم
سبکی صلاح اور رای نیک اور اچھی سمجھتا ہوں تو اوسمیں مجھکو دخل دینا عقل سے خلاف معلوم ہوتا ہے

مثنوی

جو میرے دخل بن ہووے کوئی کار | مجھے کہنا نہیں اوسمیں سزاوار
اگر دیکھوں کہ نابینا ہے اور چاہ | وہاں گر چپ رہوں تو ہوں گنہگار

فائدہ اپنی جان چھڑانیکو غیر سے اچھی بات کہنا رد مکر ہے

انتخاب باب دوم در اخلاق درویشان

حکایت

لقمان سے لوگوں نے پوچھا کہ تمنے ادب کس سے سیکھا لقمان نے کہا بے ادبوں سے کہ لوگوں نے
جس طرح انہوں نے کیا مجھکو جو کام اونکا ناپسند آیا میں اوس سے پرہیز کیا + + +

قطعہ

نہیں کہتے کھیل سے کبھی کوئی بات | کہ نہ لیوے اوس سے پند مرد عاقل
اگر حکمت کے سو باب پڑھے تو | تو لگے کھیل سمجھے اوسکو جاہل

انتخاب تیسرے باب کا قناعت کے خوبی میں

حکایت

مصر میں دو امیرزادے تھے ایک نے علم سیکھتا تھا اور دوسرا مال جمع کرتا تھا آخر کو وہ علامہ ہوا اور یہ وزیر
مصر ہوا پس یہ تونگر اوس عالم کو حقارت سے دیکھا کرتا اور کہا میں دولت کو پہنچا اور یہ اسی طرح حقیر رہا
اوس نے کہا اے بھائی میں خدا کی نعمت کا بڑا شکر کرتا ہوں کہ علم جو میراث پیغامبران کی ہے مجکو ملی اور تو
وارث ہامان اور فرعون کا ہوا کہ وہ بھی مصر میں حکومت کرتے تھے   مثنوی

میں وہ چیونٹی ہوں جو پاؤں میں ملجاؤں | نہ وہ بہڑ ہوں کہ کاٹوں اور رلواؤں
واسطے جیسی ہو یہ شکر یارے | کہ طاقت دل دکھانے کی نہ پائی

فائدہ جس شخص سے کسی کو رنج نہ ہووے وہی بہتر ہے

حکایت

دو فقیر خراسانی ہمراہ رہا کرتے ایک ضعیف کہ دو دن میں ایکبار کہاتا اور دوسرا قوی کہ ہر روز
تین بار کہاتا کسی شہر کے دروازے پر جاسوسی کی علت میں پکڑے گئے دونو ایک مکان میں بند
کرکے دروازہ چہنوا دیا بعد ہفتہ کے بے قصوری اونکی ثابت ہوئی دروازہ کہولکر دیکہا
کہ قوی مر گیا ہے اور ضعیف زندہ لوگوں نے اس بات سے تعجب کیا ایک حکیم نے کہا قوی مرجانا تعجب نہیں

چوتھا باب کم بولنے کے فائدہ میں

حکایت

جالینوس نے ایک بیوقوف کو دیکھا کہ کسی دانشمند کا گریبان پکڑے بیحرمتی کر رہا تھا کہا اگر یہ دانشمند حقیقت میں سمجھدار ہوتا تو معاملہ اوسکا اس نادان سے یہانتک نہ پہونچتا

دو عاقل میں کبھی ہوتی نہیں جنگ | کہ دانا کو ہی احمق سے ہی ننگ
اگر غصہ سے نادان بد کہیگا | تو دانا اوسکی دلداری کریگا
دو صاحب دل نگہ رکھتے ہیں ایک بال | اگرچہ جنگجو ہو دشمنی کی چال
وگر دونو طرف جاہل ہوں برہم | تو زنجیرین توڑ کر رکھیں ایکدم
کسی اچھے کو دی شہدے نے دشنام | تحمل کرکے بولا اے خوش انجام
میں زائد اوس سے ہوں جو کچھ کہا ہے | کہ تو میری بدی کیا جانتا ہے

فائدہ اگر اوس کی مد نظر انصاف اپنی بری بالون کو خیال کرے تو کبھی کسی کا برا کہنے پر رنجیدہ نہ ہو

انتخاب ساتوین باب کا تربیت اور تعلیم کی فائدہ مین

حکایت

ایک حکیم لڑکون کو نصیحت کرتا تھا بابا کمال اور ہنر سیکھو اور بیکار عمر

بہت فضائل کہ اگر دولت بہی ہو تو ملک و مال دنیا لائق اعتبار نہین اور ہنر چاہئے
مشکل ہی ہاتھ آتا ہی اسلئے کہ دنیا جو سب لیجاتا ہی یا خود انسان چندروز و ضائع خراب
کر دیتا ہی اور کہا لیتا ہی اور ہنر اور کمال وہ چشمہ جاری ہی اور دولت پائیداری ہے کہ اگر
اگر ہنر والیکو دولت ظاہری جاتی رہے تو بہی اوسکو غم نہین ہوگا کہ ہنر و کمال خود بخود دولت لا پیدا کرے
جہان جائیگا اوسکی قدر اور عزت ہوگی اور بڑی جگہ بیٹہیگا اور اپنی کمال سے کماتا کہاتا رہیگا
اور بے ہنر بعد فقر کے بھیک مانگیگا اور لوگون مین رسوا ہوگا شعر

مشکل ہی بعد دولت لوگون کا حکم اوٹہانا   ارام ناز کر دولت کا رنج اوٹہانا

قطعہ
شاہ ہی مین جبکہ افلاس ہوا   ہر کوئی رنج مین خراب ہوا
تہا خود مند جو کہ وہ کہا تہے   وہ وظیفت سی کا اسباب ہوا
اور جیسی وزیر کے احمق   اونکا محنت سی پیدا ل کسب ہوا

فائدہ لیاقت ہنر صاحب کمال ہر جگہ پوچہا جاتا ہے اگرچہ فقیر ہو اور ناسمجہ
بے کمال خراب رہتا ہے اگرچہ امیر ہو

حکایت

ایک عالم کسی شہزادے کو پڑہاتا تہا اور تامل مارتا اور غصہ بہت کیا کرتا ایکبار شہزادے
نے کمال رنجیدہ ہوکر اپنی باپ سے شکایت کی اور بدن کہولکر مار کے داغ دکہلائے باپ
اوسکا یہ حال دیکہکر بے صبر ہوا استاد سے بلاکر کہا جو تمنے لڑکون کو اتنا نہین مار چاہئے

جو شہزادے کو مارے ہو اسکا کیا سبب ہے - اوستاد نے کہا سو جگہ بات کہنا اور بے جگہ کام کرنا ہر کسیکو چاہیے - خاص کر کے بادشاہوں کو اسکا لحاظ سب سی زیادہ لازم ہے کہ اونکا کام اور کلام جو بے محل اور زبان سی صادر ہوتا ہے لوگوں میں مشہور ہو جاتا ہے اور عوام کی قول و فعل سے کوئی خیال نہیں کرتا کہ کیا کیا اور کیا کہا

قطعہ

قصوروں میں اگر سب ہوویں   کسیکو حال ہے اوسکے نہیں کام
کہی گر بادشاہ ایک بات و لے   تو سب ملکوں میں ہو جاتا ہے بدنام

پس شہزادوں کے استادوں کو واجب ہے کہ اپنی آقا کی اولاد کو خوب پڑھادیں اور اچھی طرح سے نیک اخلاق سکھادیں کہ حق تعالی اونکو دور دور سب میں نامور کرے اور سو ہو نیکی کر کو بہت تعلیم اتنی ضرور نہیں

قطعہ

جبتک سکھی ادب لڑکپن میں   ہو جوانی میں اوس سی راحت دور
شاخ تازہ کو جیسی چاہی پھیر   خشک لکڑی سیدھی ہو آگ سی مجبور

بادشاہ اوس کلام کی خیر خواہی سے راضی ہوا اور یہ جواب پسند کیا بہت خلعت اور انعام دیا اور اوسکا منصب بڑہایا فائدہ - اوستاد کے مار اور غصہ عزت اور دولت کا سبب ہے اور خوشامد کو لوگوں کے تعریف ذلت و خواری کا باعث

حکایت

کسی بادشاہ نے اپنی لڑکے کو اوستاد کی پاس بٹھایا اور کہا اسکو ایسا تعلیم کرنا

جیسے ایک ہی کہ روشناسی اور سیر کیمیا کی محنت کے کچھ فائدہ نہ ہوا اور دین عالم کا بنا علم اور
فضل میں کامل ہو گیا باپ اور ماں اوستاد پر خفا ہوا اور پوچھا خلاف وعدہ کیوں کیا اوسنے عرض کی
کہ ای خداوند ملک جان آپکی تعلیم سے ہمکو بہرہ ملی لیکن طبعیں مختلف ہیں قطعہ

سیم و زر گرچہ نکلتے ہیں کان سے — پر نہیں ہر کان میں یہ سیم و زر
چمکتا ہی یہ تارا سہیل — پر نہ ہر چمڑی میں خوشبو کا اثر

فائدہ ہونہار عالی طرف کمال و ہنر پر رغبت کرتا ہی اور جسکی
قسمت میں جاہلی ہو وہ نکمی باتوں پر دوڑتا ہی

حکایت

سنا میں نے کہ ایک پیر اپنی مرید سے کہتا تھا کہ جسقدر آدمی کو روزی کا خیال ہوتا ہے
اگر روزی دینے والے کا ہوتا تو فرشتوں سے بڑھ جاتا قطعہ

خداوند میں تجکو اوس دم نہ بھولا — کہ تھا پیٹ میں نطفہ تھا بیہوش
تجھے دی جان طبع و عقل و ادراک — دیا حسن کلام و فکر اور ہوش
ہتھیلی میں جمائیں اوسنے انگلیاں دس — دیے دو تجکو بازو بر سر دوش
سمجھتا ہی بھلا ای بیوقوف اب — کہ کر دیگا وہ تجکو فراموش

فائدہ ہر ایک آدمی خداوند کریم کو حاضر و ناظر جانکر اوس سے ڈرا کری

حکایت

ایک امیرزادے کو دیکھا کہ اپنے باپ کی قبر پر بیٹھا ایک فقیر کی لڑکے سے جھگڑ رہا تھا کہ صندوق
میرے باپ کی قبر کا سنگین ہے اور کتبہ رنگین اور فرش سنگ مرمر سفید بچھا ہوا اور فیروزے کی اینٹین جڑی
ہوئی ہین اور تیرے باپ کی قبر کس کام کی دو اینٹین رکھی ہین اور دو مٹھی خاک فقیرزادے نے یہ سنکر
کہا تیرا باپ جب تک اس بوجھ میں سے ہلنے لگیگا میرا باپ جنت مین پہنچ جاویگا
جسپر اتنا بوجھ لادو لوین بار + کب وہ آرام سے کرے رفتار قطعہ رنج فاقہ کے اوٹھاتے ہین جہان مین فقرا
وقت مرنے کی سفر اونکو سبکسار ہوا + جو جیا وہ نعمتین اسایش مین ہوگا وہ بدتر اوس سے دشوار ہوا

قید ہستی کی قیدی رہا ہو یا وے + ایسی عالم مین جو شخص گرفتار ہوا

فائدہ آدمی وہ کام کرے کہ بعد موت کے راحت پاوے اور سب کو اچھا ہے ++

آٹھواں باب آداب صحبت کی بیان مین

نکتہ

مال واسطے آرام زندگی کی ہے نہ زندگی واسطے جمع کرنے مال کی کسی عاقل سے پوچھا نیک بخت کون
شخص ہے اور بدبخت کون اوسنے کہا نیک بخت وہ ہے کہ کماوے اور کھاوے اور بدبخت وہ ہے
کہ دھرے اور چھوڑ جاوے فائدہ یعنی دین و دنیا دونو بناوے حکمت داود
نے نصیحت فائدہ کی اور پانچ باتون بتایا ایک تو جتنی جمع کیا اور کھایا دوسرا جتنی پکایا اور دوسرا کھلایا

مثنوی علم اگر تجھکو ہی نہایت ہے + گر نہیں ہی عمل تو غارت ہے + وہ نہ عالم ہی ور نہ دانشمند
بیل ہی وہ لدا کتابیں چند + ایسی احمق کو کیا ہی اوسکی خبر + اوسپہ ہی لکڑیاں یا دفتر

فائدہ

علم پڑھکر اوسپر عمل کرنا چاہیے کہ علم سیکھنا واسطے عمل کے ہی نہ دنیا جمع کرنے کے فرد
+ پڑھی جسنے حکمت عمل نہ کیا + اوسنے خرمن پایا سب اپنا جلا +
یعنی جسکو علم سے اچھی باتیں نہ حاصل ہوئیں کہ وہ بے فائدہ ہی جیسے عالم بیدین اندھا مشعلچی ہے
کہ اوروں کو راہ بتاتا ہے اور خود راہ نہیں پاتا +
بیت بے فائدہ جسنے وقت کھویا + لی کچھ نہ خرید زر دیا +
ملک دانا لوگوں سے بناہی اور دین پرہیزگاروں سے رونق پاتا ہی پادشاہ عقلمند
کی صلاح کی بہت محتاج ہیں اور عقلمند کو پادشاہوں کی صحبت کی اتنی احتیاج نہیں

قطعہ
مان نصیحت مری ای پادشاہ + گرچہ نہیں ایسی کتابوں میں پند
غیر عقلمند کے نہ کام کو دی + گرچہ نہ عاقل کو ہی خدمت پسند

فائدہ جس امیر کے مصاحب شریف عقلمند لکھے پڑھے ہوتے ہیں اوسکا
ملک مال اور نام و اقبال ہمیشہ زیادہ ہوتا ہی

حکمت تین چیزین بی تین چیزون کی باقی نہین رہتین مال بی تجارت کے اور علم بی بحث کے اور ملک بی عدالت سے کے قطعہ

لازم ہی تجکو بات عنایت سی کہہ کبہو | تاصفت ہر کوئی تیرا اگر غلام ہو
غصہ بہی ہو کبہو کہ کہلا تا بہت شکر | بی فائدہ ہی جب کبہی تترشی کا کام ہو

فائدہ لطف و غضب اپنی موقع سی چاہیی حکمت رحم کرنا بدون پر ظلم ہے نیکون پر اور بخشنا ظالمون ہی ظلم ہے غریبون پر شعر

خبیث پر تجہی گر اپنی چشم رحمت ہو | تو تیری مال پہ ان اسکو امید نفرت کا ہو

فائدہ ہر آدمی کو اوسکی حیثیت اور کام کی موافق رکہنا چاہیے پند ہر بہید اپنا دوست سی مت کہو اگرچہ وہ کمال دوست ہو کہ نہین معلوم شاید وہ کبہی دشمن ہو جاوی اور جہان تک ہوسکی تا ہر تکلیف دشمن کو مت پہنچا امید ہے کہ کبہی دوست ہو جاوے فائدہ دنیا کی باتون کا کچہہ اعتبار نہین انجام پر نظر رکہنا

چاہیی پند قطعہ | خاموش رہنا خوب ہی اس سے کہ دلکا بہید
ظاہر کسی سی کرکی یہہ کہنا کہ مت کہو | اسی کم سمجہہ تو پہلی ہے چشمہ کو بند کر
جب بہر گیا تو پہر نہ کسی سے وہ بند ہو | فرد بات پوشیدہ وہ نہ زیبا ہو
جو سخن پر ملا نہ کہنا ہو | فائدہ اپنا بہید بن کہی مشہور

نہین ہوتا سو جبتک چہپ سکی چہپاوی حکمت جو دشمن کمزور ہو کر

خوشامد کری اور دوستی جتلاوی مقصود اوسکا یہی ہی کہ کسی داؤ سی تجہپر غالب ہو کہ عقلمندون نی کہا ہی جب دنیا کی دوستون پر اعتماد نہین تو دشمنون سے کیے خوشامد پر کون بہروسا کری اور جسنی چہوٹی دشمن کو حقیر جانا اوسکی یہہ مثل ہی کہ تہوڑی آگ کو بجہا جانا **قطعہ**

آگ کو چاہیی پہلی ہی بجہائے	جبکہ پہیلی تو جلادی وہ جہان
مت چہوڑ کہ چڑہا دی کمانکو دشمن	جسدم کہ ہوا قتل وسزا کی شایان

فائدہ جس سے کبہی دشمنی ہوئی ہو اوس سے انسان ہمیشہ ہوشیار رہی **حکمت** جو شخص تیری دشمن سی موافق ہو تو وہ تیری دوستی مین مخالف ہی **شعر**

اوٹہا اوسکی یاری سے تو پہلی دست	تیری دشمنون سی جو رکہی نشست

فائدہ آدمی ایکطرف ہو اور ایک کا ہو رہی پسند جب کسی کام مین تجہی تردد ہو تو وہ طرف اختیار کر کہ اوسکی کرنی مین تیرا آزار نہو **فرد**

جو نرمی کی لایق ہو نکرو سخت اوسی زنہار	جو صلح کری جنگ نہین اوس سے سزاوار

فائدہ یعنی جسکام مین فائدہ اور نقصان دونو متصور ہون تو فائدہ کیے جانب قبول کری **حکمت** جو شخص کسی ظالم کو ماری تو گویا اوسنی ایک مخلوق کو بلاسی چہوڑایا اور اوسکو عذاب آخرت بچایا **قطعہ**

پسندیدہ ہی بخشایش و لیکن	نرکہہ تو زخم پر ظالم کی مرہم
بجانا جسنی رحمت سانپ پر کیے	کہ ظلم اوسنی کیا لوگونپہ ہردم

فائدہ عدل مین سبکو راحت ہی حکمت ہر وقت کی غصہ سی تو
اور ناامید ہو جاتی ہین اور بی موقع لطف کرنی سی ہیبت اور خوف جاتا
رہتا ہی نہ اتنی سختی کر کہ تجھسی لوگ ناامید ہون اور نہ اتنی نرمی کہ تجھپر دلیر ہون ابیات

عتاب و کرم دو نوائی ہین کار ۔ کہ ہر دم رکھی رحم پیر ہوشیار
نہ غصی کی عادت کری ہوشمند ۔ نہ حلم اسقدر جس سی پاوی گزند
کہ بڑھ کر نہین حد سی لایق عتاب ۔ نہ کم کر عنایت کہ ہو کامیاب

فائدہ جیسا موقع دیکھی ویسا کری تا بدکار ڈرتی رہین اور نیکو کار آرام پاوین

نظم یہہ بولا باپ سی کوئی خردمند ۔ کہ تو تعلیم کر مجھکو کوئی پند
کہا تو حلم کر ہر جا پہ ای جان ۔ مگر مت کیجیو ظالم پہ احسان

حکمت دو آدمی دشمن دین و دنیا کی ہین ایک بادشاہ بی رحم دوسرا
بزرگ بی علم شعر

نہین لایق ملک وہ بادشاہ ۔ کہ فرمان حق جو نہ لاوی بجا

فائدہ یعنی ان دونوں کی ہر جگہہ
خرابی ہی حکمت جسکی خو بد ہو تو گویا وہ ایسی بلا مین گرفتار ہی کہ کہین
جاوی اوس سی چھوٹ نہین سکتا شعر

بلا سی چھوٹ کی بد جو گر آسمان پہ جاوی ۔ مگر وہان بہی اپنی خوی بد اوسکی حق مین بلا

فائدہ بری عادت والا
کہین آرام نہین پاتا حکمت جب دشمنون مین پھوٹ پڑی تو تو
اپنا خاطر جمع رکھہ اور جب اون مین اتفاق ہو تو اپنی خرابی سی ڈر قطعہ

خوشامد کا ۱

خوشی سے دوستون مین شاد مان رہ	جو دیکھے دشمنون مین اپنے تو جنگ
وگر ہون وہ موافق اور یکدل	تو آمادہ ہو محنت پر بفرہنگ

فائدہ دولت اتفاق سے اور خرابی نفاق سے حاصل ہوتی ہی حکمت جب دشمن ہر طرح سے تہک جاتا ہی تو دوستی شروع کرتا ہی اور دوست بنکی وہ کام کرتا ہی کہ کوئی دشمن نکر سکی فائدہ ہر دوست لایق اعتماد نہین کہ اوسکو محرم اسرار بناوی پند دشمن کا فریب نکہانا چاہیی اور خوشامد والی کی تعریف پر نہ پہولنا چاہیی کہ وہ فریب کی واسطی جال لگاتا ہی اور یہہ اپنی نفع کی واسطی تجکو خراب کرتا ہی فائدہ آدمی اپنی تعریف سی دلمین نہ پہولا کری پند احمق آدمی تعریف سی خوش ہوتا ہی جیسی دہونکنی کہ خالی ہوا سی موٹی ہوتی ہی قطعہ

کہ اپنی نفع کو کہتا ہی یہہ سب	خوشامد گو سی مت تعریف سن تو
تو تیری ہی عیب پر کہو لیگا پہر لب	کبہی گر وہ مرادا اپنی نپاوی

فائدہ جو بات آپ مین اچہی نہو تو اوس تعریف سی خوش نہوا کری کہ وہ حقیقت مین بیوقوف بناتا ہی حکمت بہت بولنی والا جبتک جواب نہین پاتا خاموش نہین ہوتا شعر

نہ ہو مغرور اپنی تقریر کا	نہ اس طرح اور سست تدبیر کا

یعنی بی قائل ہو گی نہین مانتا حکمت ہر شخص آپکو عقل مین سب سی

بڑا جانتا ہی اور اپنی بیٹی کو سب سی خوبصورت سمجھتا ہی نظم

کوئی یہود و مسلمان بحث کرتی تھی / کہ اوس خیال میں اتنک ہیں دل پریشان ہون

کہا یہ قسم سی مسلم نی گر قبالہ میرا / نہ سچ ہو وی تو ہیں اور یہود یکسان ہون

کہا یہودی تو ریت کی تجھی ہی قسم / جو جھوٹ بولون تو تیری طرح مسلمان ہون

اگر تمام زمانی سی عقل کم جاوے / تو یہہ گمان نکریگا کوئی میں نادان ہون

فائدہ جو غیر کہی اوسکا اعتبار ہی حکمت دو آدمی ایک رکابی مین
کہا لیتی ہین اور دو کہی ایک جے دار سیر اصنی نہین ہوتی حریص کو اگر نعمت
جہان کی ملی تو بہی اوسکا پیٹ نہین بہرتا اور قناعت والا ایک روٹی سی

خوش ہو جاتا ہی سیر ہو کر / پیٹ کی بہوک تو جاتی رہی اک روٹی سی

اور دنیا کی نعمت سی بہری حرص کی کو / نہ ہوئی تجھی سیری پر ہی وقت رحلت

گئی عالم سی یہہ کہکر نصیحت / کہ خواہش آگ ہی گر اس سی پرہیز

کرو دوزخ کی آتش آپ پر تیز / نہیں اوس آگ اوٹہانیکی تجھی تاب

تو مارا وس آگ پر تو صبر کا آب / فائدہ آدمی قسمت پر راضی رہے

پند جو شخص باوجود قدرت کی نیکی نکری تو بمقدوری کی حالمین رنج اوٹہاتا ہی شعر

ستانی سی بدتر نہین کوئی کار / کہ اوسکا نہو کوئی محنت مین یار

فائدہ جہانتک ہوسکی تو لوگون کا کام نکالدی کہ تیرا بہی کام خدا ی تعالے
بند نکری حکمت صبر سی انسان مطلب کو پہنچتا ہی اور جلد بے

کری سی سرکی بل گرتا ہی ملتفت ہی — یہہ دیکھا اپنی آنکھون سی تماشا
کہ منزل مین رہا جو تیز دوڑا — بہت چالاک گھوڑا ہوگیا سست
شتر آہستہ شب منزل پہ آیا — فائدہ کوئی کام نہ سوچی

نکلیا کرے پند نادان شخص کے حقمین یہی بہتر ہی کہ چپ رہا کری لیکن اگر اتنا سمجھتا تو بیوقوف کیون ہوتا اور اپنا عیب بولکر خود نکھولتا قطعہ

جو لیاقت نہو تو ہی بہتر — آدمی مونہہ مین بند کرلے زبان
آدمی کو زبان کری بر سوا — جیسی ہی بی مغز میوہ اہی نادان
ایسا کوئی باتین گدہی کو تہا سکھاتا — اسی محنت مین دل اپنا دکہلاتا
کہا ایک اوس سی عاقل نی کہ نادان — یہہ کیون بیفائدہ کھوتا ہی تو جان
نہ سیکھین تجہسی یہہ باتین بہایم — تو انسی سیکھہ خاموشی کو دایم
اشعار سوچ کی جو شخص نہ دیوی جواب — اوسکا ہمیشہ ہو سخن ناصواب
یا توکہو بات کو باعقل و ہوش — ورنہ رہو مثل بہایم خموش

فائدہ نادان کو ہرچند سمجھاؤ کہنا نہیں مانتا پند جو بڑی عالم سے بحث کری اپنا علم جتلانی کو تو بہی دلیل اوسکی بی عقلی کی ہے

فرد بڑا عالم جو کوئی بات بولے — تو کم علم اوسمین ہرگز لب نکھولے

فائدہ اپنی بڑی سے مقابلہ کرنا ذلیل کرتا ہے حکمت بری صحبت کے بیٹھنے والے کو بھلائی نہین ہوتی ابیات

دیو کا گر فرشتہ یار ہی	تو یہہ ویسا ہی نابکار بنے
جز بدی بد سی کچہہ نہو حاصل	گرگ بکری نہو وی اے عاقل

فائدہ عقلمند کو چاہیی کہ بد صحبت سی بچی بہت بد لوگون کا چہپا عیب مت کہولا کرکہ وہ بدنام ہون گی اور پہر تجہپر کوئی اعتماد نکریگا فائدہ ایک جگہہ کی بات دوسری جگہہ بیان نکرنا چاہیی حکمت اگر ہمیشہ شب قدر ہووی

تو کچہہ قدر اوسکی نرہتی شعر	ہر سنگ اگر لعل بدخشان ہوتا
تو ہوون بہت لعل کا ارزان ہوتا	فائدہ آدمی اپنی وضع اور

عادت نچہوڑی حکمت ہر خوبصورت باطن مین اچہا نہین ہوتا اظہار

باطن کا ہی نہ ظاہر کا قطعہ	سمجہہ سکی ہی تو اکہ نہین حال مردم کو
کہ اسکا مرتبہ کیسا ہی اور کتنی علوم	بلکہ کسی کی نہ باطن پہ اعتماد کری
کہ خبث نفس نہین ہووی بہ الہام معلوم	فائدہ خوشامد کی باتون سی

ہر کسی کو اپنا دوست نجانی حکمت بی ہنر لوگ جو امیر کی پاس ہون ہنرمند اور عاقلون کو پاس نہین آنی دیتی کہ آپ بیقدر نہو جاوین جیسی بازاری کتا شکاری کو دیکہکر بہونکتا ہی اور پاس نہین آسکتا فائدہ امیر چغلخورون کو مونہہ لگاوی حکمت اگر پیٹ نہوتا تو کوئی مرغ جال مین

نہ پہنستا بلکہ کوئی شکاری جال نہ لگاتا	فرد قید و زنجیر دست و پاسے شکم
اور شکم بندہ کو خداسے شکم	فائدہ آدمی پیٹ کی واسطی

برائی مین گرفتار ہوتا ہی حکمت عقلمند کی بات اگر بیہودہ لوگ نہ سُنا
کرین تو تعجب نہین کہ ستار کا آواز ڈہول کی شور مین سنائی نہین
دیتا اور مشک کی خوشبو لہسن کی بدبو سی دب جاتی ہی مثنوی

کرین جسوقت احمق شور و غوغا	تو عاقل شرم سی ہوتی ہین خاموش
نظر کر تو کہ شور ایک بانسلی کا	نہ آوی ڈہول کی غوغا سی تا گوش

فائدہ عقلمند ظاہر مین خوار و غریب ہوتی ہین حکمت موتی اگر گہوری
مین ہو تب بہی اوسکی قیمت نہین جاتی اور گرد اگر آسمان پر چڑہ جاوی
تب بہی بیقدر ہی لیاقت بی تعلیم کے نہین آتی اور نالایق کا تعلیم کرنا
بیفائدہ ہی آگ سی راکہہ بہتر ہی اس سبب سی کہ پہلی آگ تہی اور وہ سبب سے
اوپر ہی لیکن جب راکہہ ہو گئی تو کچھ ہنر اوسمین نہ تہا بیقدر ہوئی اور اسکی
قیمت نہ بہت تی کی ہی بلکہ وہ خود خاصیت اوسکی ہے مثنوی

جو حضرت نوح کا بیٹا تہا بدکام	نبوت کا کیا گہر اوسنی بدنام
ہنر عزت کا باعث ہی نہ گوہر	کہان خار و گل ابراہیم و آذر

فائدہ باپ دادا کی نام پر انسان غرور نکری اپنا کمال پیدا کرنا چاہیے ؎

انتخاب بوستان

باب اول بیچ بیان عدل و انصاف کی

حکایت

کنارے پہ دریا کی آیا نظر — سوار ایک انسان مجھی شیر پر
مجھی خوف سی یہہ ہوا اوسکی حال — کہ بالکل گیا بھول اوسوقت چال
تو اوس شخص نی مجھسی ہنسکر کہا — کہ کیوں تجھکو سعدی تعجب ہوا
رہو تابع حکم رب تم مدام — کہ تابع تمہارے ہوں دد او دام
جو سردار مانی خدا کا کہا — خدا کی حفاظت مین ہو وہ سدا
خدا کا ہی دوست جسوقت تو — تو دشمن نہ لیوین تری آبرو
رہ حق پہ دایم رہو مستقیم — کہ ہووے ہمیشہ بناز و نعیم
نصیحت پہ ہووی اوسی سودمند — کہ سعدی کی باتوں کو رکھی پسند

حکایت

ستا ہی یوں وقت نزع روان — لگا کہنی ہرمز سے نوشیروان
کہ رکھنا فقیروں کو خوشدل مدام — نہ تن پروری کیجیو صبح و شام
نہ آوی یہ عاقل کو ہرگز پسند — کہ سووی شبان گرگ لی گوسپند
غریبوں کا برلا سدا کار و بار — کہ سلطان رعیت سی ہوتا جدار
رعیت ہی جڑہ بادشاہی درخت — درخت اے پسر جڑہ سی ہوتا ہی سخت

اگر ہو سکی کوئی دل مت دوکہا | کہ ہی اوس دوکہائی مین تیرا برا
اگر چاہیی رہ تجہی مستقیم | تو راہ بزرگان ہی امید و بیم
کبہی کوئی اوس سی نہ برباد ہو | جو چاہی میرا ملک آباد ہو
وگر رحم کی اوسمین ہووی نہ خو | تو راحت کی اوس ملک مین بہی نہ بو
لیا بوجہ تو رکہہ رضا اپنی خو | کہ تنہا کرہی وہ جو منظور ہو
فراخی کو اوس ملک مین ہو نہ راہ | رعایا جہان تنگ ظالم ہو شاہ
نہ کر ظالمان ولا ور سے خوف | کہ ڈر اوس سی جو رکہی داور سی خوف
نہ آباد وہ ملک دیکہی بخواب | کہ لوگون کی دلکو جو رکہی خراب
خدا ترس کو دی رعیت کا کار | کہ معمار دولت ہی پرہیزگار
سمجہہ دشمن اپنا وہ خونخوار خلق | کہ چاہی تیرا نفع و آزار خلق
ریاست نہین رہتی اوسکی سدا | کہ مخلوق سب جسکو دی بددعا
سدا خوش رہی جو نکوکار ہو | رہی غم مین جو مردم آزار ہو
ذرا رحم تو دشمنون پر نکر | گرا دی برا پیڑ تو کہود کر
جو مفتی ہو ظالم نہو اونکا دوست | کہ تو ایسی موٹون کا لی کہینچ پوست
تو اوس بہیڑیی کو کر اول ہلاک | کہ جو بکریونکا کری سینہ چاک

حکایت

سنا ہی ہی روم کا بادشا | کسی نیک سی رو کی کہنی لگا

کہ دشمن سے غالب ہے مجھ پر ہراس
بہت یہی چاہا کہ میرا پسر
کیا مجھکو دشمن نے اب زبون
کرون اون کی تدبیر اور کیا دوا
وہ بولا غضب سے کہ ای تاجور
ریاست کو بھول اور کہا اپنا غم
تجھے بس ہی جو پاس تیری رہا
تجھے کیا اوسی عقل ہو یا شعور
مشقت کی لایق نہین یہ جہان
تو تدبیر کر اپنی اے ہوشیار
نکر چند روز اس جہان پر غرور
نہ تھا کوئی بھی بادشاہ عجم
کہ دولت مین اونکی نہ آیا زوال
ہمیشہ کی یہان کس کو امید ہی
رہا کس کا سیم و زر اور گنج مال
رہا جسکی نیکی کا اسکا نشان
جہان مین رہا جو کوئی نیکنام

نہین شہر و قلعہ سوا میری پاس
میری بعد ہو میرے جا تاجور
کہ ہین اوسکی آگی ہو اسر نگون
کہ جسکی نہین جان تن مین ذرا
ذرا اپنی دانش پہ تو غور کر
کہ زندگی عمر و باقی ہی کم
تیری بعد یہہ ملک ہی اور کا
وہ کہا وہی گا غم جو کوئی شاہ ہو
کہ جاتا ہی یکروز یہہ رائگان
کریگا وہ غم پھر جو ہو تاجدار
کر اندیشہ اپنی سفر کا ضرور
غریبون پہ تھا جنکا جاری ستم
سوا دولت و ملک و اقبال
کہ دنیا نہین جائی جاوید ہے
کیا غیرون نے آگی سب پائمال
پہنچی جب رحمت اوسی جاودان
تو اوسکو بھی ہی حیات مدام

ہمیشہ درخت کرم تو لگا / جو شیرین کا پھل اوس سے سدا میوہ کھا

کرم گر ہو کل جو ور حساب / موافق تو احسان کی پاوے ثواب

جسے رحم ہو اور زائد کرم / خدا کی یہان وہ رہے محتشم

جو خائن ہوا سچا یہ اور شرمسار / چھپاوے وہ مونہ اپنا انجام کار

سفر مین وہی غم سے کاٹے ہی ہاتھ / کہ روٹی بچا کر نہ لی اپنی ساتھ

اوسے کیا ملے غلہ اے مہربان / کہ جس شخص نے کی نہ کھیتی یہان

گفتار

[illegible]

غریبون پہ مت زور اپنا جتا / کہ عالم ہمیشہ نہین ایک سا

دکھا مت بسر پنجہ ناتوان / کہ گر وہ قوی ہو تو پہنچے زیان

کسی شخص کو زور سے مت گرا / کہ ہووےگا حیران جو تو گر پڑا

رعایا کا دل شاد بہتر کہ زر / لٹا مال مت دے کسے کو ضرر

نہ کھودوا کنوان تو کبھی راہ مین / کہ تو ہی گرے شاید اوس چاہ مین

قوی کا اوٹھا زور اے ناتوان / کہ ہوگا تجھے زور ایکدن یہان

تو ہمت سے کر اپنی دشمن پہ شور / کہ ہمت ہی بہتر نہ خالی بہ زور

ہنسے گر نہ مظلوم با رنج و سوز / یہ ظالم کی ٹوٹین گی دانت ایکروز

جگی شور نوبت سے جو بادشا / سپاہی کی جگنے کو جانے جو کیا

غم مال مالک کو ہی ہر حسین / اوسے پشت سے خر کی پروا نہین

نہیں بلکیں اب تو گراہی نیکنام
غریبوں کی کر دستگیری مدام

اسی پر سناؤں تجھی ایک حال
کہ سنتی ہی اس سی گذر نا کمال

گفتار

تجھی کچھہ خبر ہی کہ اگلی امیر
جو کرتی تھی جور و ستم بر فقیر

کسی کی نہ شوکت نہ شاہی رہے
نہ اور نہ ویسی تباہی رہے

ستم ہاتھہ سی ظالموں کی ہوا
جہان رہگیا وہ بلا مین گیا

سہی داد گر شاد روز جزا
کہ ہو سایۂ عرش مین اوسکی جا

کری جسپہ لطف و عنایت خدا
اوسے ہین شاہ دہی عادل و نیک رای

جو چاہی کہ ویران کری ایک جہان
تو ظالم کو دیوی حکومت وہان

اسی واسطی اوس سی ہوتا ہی ڈر
کہ قہر خدا ہی وہ بیداد گر

حکایت

کوئی شاخ پر بیٹھہ کاٹی تہا جڑ
کہین باغ والی نی دیکھا اودہر

کہا گرچہ کرتا ہی یہہ بد کام سے
پر اسمین اسیکا بد انجام ہے

نکر بیجہ بس ناتوانون سی تو
کہ گر تو گرا تو ہوا زرد رو

یہہ ہی اہل عزت مین بیشک برا
کہ کم زور سی جبکہ تو گر پڑا

بزرگان روشن دل و نیکبخت
بزور خرد لیتی ہین تاج و تخت

بزرگوں کی پیچھی تو ٹیڑھا نہ چل
وگرنہ یہ سعدی سی سن تو مثل

حکایت

سنی ہینی یہہ بحر دجلہ مین بات
کہ ایک گنجہ کہتا تہا عابد کی سنات

کہ تہا دیدبا دشاہی میرا
لقب سب مین دولت پناہی میرا

کیا جھسی جب آسمان نی وفاق
لیا ہینی قوت سی ملک عراق

یہ چاہا کہ کر ہاین لون فتح کر
تو انجام مین کہا یا کرمون نی بہر

تور و پی کر اپنی جدا کان سی
نصیحت یہہ سن تو میری دہیان سی

حکایت نیک کام اوراوسکی فائدون مین

نہ یکہی برا جو کری نیک کام
کہ ہوتا ہی کاہی بد اختتام

اوٹہا وہی وہ شر جسکی ہو دلمین شر
کہ پچہو بہت کم رہی اپنی گہر

نہو نفع بخشی کسیکو اگر
تو یکسان ہی سنگ سی اور زر

غلط یہہ کہا ہینی ای مہربان
کہ ہی سنگ و آہن مین نفع نہان

یہہ بہتر کہ مرجای وہ ننگ سی
کہ جو نفع مین ہو وہی کم سنگ سی

نہین وہ سی بہتر یہان ہر بشر
درندہ بد انسان ہی خوب تر

درندون سی بہتر ہین اہل خرد
نہ جو حیف ہون اور لوگونکی بد

جو انسان کہ کہا ہی اور سوی سدا
اوسی جانور پر فضیلت ہو کیا

جو کم بخت بی راہ جاوی سوار
تو کر اوس سی پیادہ کو بہتر شمار

جو نیکی کا تخم اوس جہان مین لگاے
تو مقصد کا خرمن وہ اوس سی اوٹہاے

نہ یہ شہر بہر بھی اپنے سے سنا
کہ بد مرد کی حق میں اچھا ہوا

حکایت

کوئی اپنی بیٹی کو دیتا تہا پند
کہ رکھ یاد جو کچھ کہی ہوشمند

نکر اپنی چھوٹوں پہ ظلم ای پسر
کہ جا وہی بزرگی تیری سر بسر

نہیں ای پسر کیا تجھی اسکا ڈر
کہ پہاڑی تجھی ایکدن شیر نر

لڑکپن میں مجکو بہت زور تہا
ضعیفوں کی دلکو ستاتا سدا

مجھی ایک نی گھونسا مارا بزور
کسی پر کیا پھر نہیں میں نی شور

گفتار

نہ ہرگز جہان جای جاوید ہے
وفا کی نہ دنیا سی امید ہے

ہوا پر جو چلتا تہا صبح و شام
وہ تخت سلیمان علیہ السلام

سو آخر میں برباد وہ بہی ہوا
عدالت کری جسنی وہ خوش گیا

حقیقت میں دولت اوسکو ملی
کہ آرام سی جسنی خلقت رکھی

دیا جو کچھ آیا وہ آخر میں کام
رہا جو کہ جوڑ بجز حرص تمام

حکایت

کوئی پہلوان تہا ضعیفی کا سست
نہ اوسکا لباس اور نہ کھانا درست

اوٹھاتا تہا مٹی شکم کی لیے
کہ روزی نہ پاوی کوئی زور سی

ہمیشہ زمانہ سی تہا تنگ حال
غم و رنج سی ہر گھڑی پر ملال

کبھی جنگ تھی اوسکو ایام سے
کبھی دیکھکر دوسرون کو وہ شاد
کبھی اپنی سختی پہ روتا تھا وہ
کہ اورون کو ہی شہد و مرغ و کباب
جو پوچھو تو یہ کچھ نہ انصاف ہی
کسی طرح افسوس یہ آسمان
کہ مجکو بھی ہوتا جہان مین سرور
سنا ہی کہ ایکدن جو کھودی زمین
جدا اوسکی منہ کی تھی ہر استخوان
تو اوسکی زبان منہنی اوس سے کہا
یہ ہوتا ہی حال دہن زیر گل
زمانہ کی غمسی نہو دل فگار
جب اوس کھوپڑی سی یہ اوسنے سنا
کہا دلمین اپنی کہ ای نفس پاک
کوئی بوجھ گر اپنی سر پہ پڑ آئی
مگر جب نکلنی لگی اوسکا دم
نہو یہ غم و رنج اوسکا و لیک

کبھی تنگ دل بخت ناکام سے
لہو دلکا پیتا تھا بس نامراد
یہ رو رو کی ہر لحظہ کہتا تھا وہ
میرا لقمہ بی ساگ کی ہو خراب
کہ یہ بھی مجسی بہت صاف ہے
بتاتا خرابی کا مجکو نشان
میری دلسی ہوتا غم و رنج دور
تو ایک کھوپڑی اوسمین نکلی وہین
نہ دانتون کا تھا اوسکی موہنہ مین نشان
کہ ای خواجہ غمسی نہ گھبرا ذرا
شکر کھا ہی تو یا پی خون دل
کہ بیچا ہین اوسکی بہت کاروبار
تو غم اوسکی خاطر سی باہر ہوا
نکر غمسی بیہودہ خود کو ہلاک
و یا سر کوئی آسمان تک اوٹھائے
تو اسکی خوشی ہو نہ کچھ اوسکا غم
جزا کام کے پاہی اور نام نیک

سخاوت ہی بہتر نہ یہ تاج و تخت — کرم پیچھی رہتا ہی ای نیکبخت
نہین دولت و ملک جاہی غرور — کہ رہنجا ہی یہہ اور تو جاہی دور

انتخاب باب دوم بیچ بیان احسان کی

حکایت

کہا ایک عورت نی خاوند سے — کہ گیہون نہ کو جہ کی بنیہ سی لے
تو گیہون کو غلہ کی منڈیمین جا — کہ یہہ جو کو دیتا ہی گیہون دیکہا
تو عورت سی بولا وہ صاحب نیاز — کہ اس بات مین کر نہ کوشش دراز
ہماری سبب سی یہ بیٹہا یہان — نہ لایق ہی نفع اسکا ہو رائیگان
تو کر اختیار اچہی لوگون کی راہ — قوی ہی تو کمزور کو بہی نباہ
کرم کر کہ مردان حق ماہ و سال — غریبونکی دوکانسی لیتی ہین مال
سخی مرد ہوتا ہی بیشک ولی — سخاپیشہ تہی شاہ مردان علی

حکایت

نظر راہ مین ایک آیا جوان — کہ مینڈہا تہا پیچہی سے اوسکی دوان
کہا مینی رسی کا ہی یہ سبب — کہ چلتا ہی اوسمین بند ہار روز و شب
یہ سنکر دیا کہول اوسکا گلا — لگا دوڑنی ہر طرف بر ملا
وہ جاتا جدہر مینڈہا تہا اوسکی ساتہہ — کہ اسکو کہلاتا تہا وہ اپنی ساتہہ

غرض دوڑ کر جب ہوا وہ کھڑا — تو یون دیکھکر مجکو کہنی لگا

کہ ربسی نہین لائق ای ہوشمند — ہی احسان کی اسکی گلی مین کمند

کرم کی سبب مست ہاتھی یہان — دو کھاتی نہین کچھ تن فیلبان

نوازش بیرون پر بہی بیجا نہین — کہ ہو سگ بہی روٹی سی چند مسکین

نہین اوسکو چینٹی سی ڈر ای امیر — کہ ملتا ہی اوسکو زبان پہ پنیر

حکایت

یہ حاتم کو بیٹی سنا ہی کہ تہا — عجب اوسکی پاس اسپ ایک باد پا

ہوا چال مین رعد آواز مین — تڑپ برق سی بہتر انداز مین

برستی تہی اولی جو کرتا گذار — کہی تو وہ تہا ایک ابر بہار

روان مثل سیلاب میدان مین تہا — ہوا سی بہی وہ تیز جولان مین تہا

لگی کہنی ایکبار اہل علوم — سخاوت کو حاتم کی بادشاہ روم

کہ کوئی سخاوت مین ویسا نہین — نہ جب تک اوسکی گھوڑی سی گھوڑا لہین

سبک رو ہی مانند کشتی بر آب — نہ اوڑ کر کبھی اوس سی نکلی عقاب

وزیرون سی بولا یہ تب بادشاہ — کہ ثابت نہین دعوی بیگواہ

مین حاتم سی کرتا ہون گھوڑا طلب — وہی گر مجہی دی وہ عالی نسب

تو جانونگا مین وہ سخی ہی بڑا — نہین ڈہول کا خالی آواز تہا

غرض بہیجا اک قاصد خوش صفات — گئی اور دس آدمی اوسکی سات

وہ رہ کر کی طی آئی حاتم کی پاس ۔ کیا راہ کا دور دل سی ہراس
قضا سی تہی اوس روز بارش کمال ۔ نکلنا تہا لوگون کا گہر سی محال
کیا اونکی دعوت کو گہوڑا حلال ۔ شکر اون کی آگی رکہی اور حال
وہین کہا کی دعوت کیا شبکو خواب ۔ کہا شہ کا پیغام دنکو شتاب
تو حاتم نی ہوکر پریشان کہا ۔ اور اس غم سی ناتون کو کاٹا کیا
کہ ای خوش قدم قاصد نیک نام ۔ کہا کیون نہ یہہ تو نی پہلی پیام
کہ میٹی تہی اسپ دلدل شتاب ۔ کیا شبکو خاطر تمہاری کباب
کہ بارش سی تہا مجکو دشوار تر ۔ چراگی سی لاؤن کوئی جانور
سوا اسکی مجسی نکچہ ہو سکا ۔ کہ اوسوقت گہر مین یہی اسپ تہا
مروت نی میری نہ کی اقتضا ۔ کہ مہمان فاقہ سی سوئی میرا
میرا خلق مین ہوی نام نکو ۔ اگر اسپ بہتر نہو تو نہو
دیا سب کو پہر خلعت و اسپ و زر ۔ کہ پیدا تجہی ہی کرم کا اثر
ستارہ دم مین جب یہہ حاتم کا حال ۔ تو کی آفرین شہ نی اوسپر کمال

حکایت

اگر ڈہونڈتا ہی تو کوئی ولی ۔ تو خدمت سی ایکدم نکر غافلی
تو ہر جانور کو کہلا تو مدام ۔ کہ آوی کسی دن ہما بہی بدام
کہ جو ہر طرف تیر باران کری ۔ تو ناگہہ کبہی صید ہی مار لی

وہ پاتا ہی موتی جو ڈھونڈہی صدف | کہ سو تیر مین اک لگی بر ہدف

بیان نالایق کی ساتھہ احسان نکرنی مین

کسی گھر مین بھڑون نی تہا گھر کیا — تو گھر والا چھتا گرانی لگا

کہا اوسکی عورت نی ای نیکخو — نکر بی وطن ان غریبون کو تو

جب اوس مرد نی اونکو چھوڑا اوہین — تو عورت کو بھڑون نی گھیرا کہین

دوکان سی جب آیا طرف گھر کی مرد — تو عورت کو اوسنی کہین گرم و سرد

مگر تہا بہت جا اوس عورت کو درد — کہا اوسکی شوہر نی با آہ سرد

کہ مجھپر نہو نا کہین تو خفا — کہ رکھنی کو تو نی ہی انکی کہا

برون سی کری کیونکہ کوئی بھلا — کہ بد ہو بھلائی سی زائد برا

جو دیکھی کسی مین تو آزار خلق — تو تیغ عدالت سی کاٹ اوسکا حلق

نہ آگی رکھی کوئی کتی کی خوان — اوسی ڈال تو ردی وا استخوان

کہا ہی کسی نے کہ لادی رکھو — وہ گھوڑا جو بد اور لت مار ہو

کہ نیکی کری گر کمین کو توال — تو چورون سی ہو شب مین سونا محال

نی نیزہ لیوین بی کار زار — کہ آوی نہ کچھہ نیشکر اوسمین کار

نہین ہی ہر ایک شخص لایق بمال — کوئی مال چاہی کوئی گوشمال

چچھلی کو پالی کبوتر وہ دمی — وہی بھیڑیا ہو تو یوسف کو لی

کسی کے نہ امید مین ہو فگار
فقط دینی والا ہی پروردگار

کری نیک اگر تجکو تو شاد ہو
خرابی جو چاہی تو برباد ہو

خداوند کی اوسنی طاعت نکی
کہ روزی پہ جسنی قناعت نکی

قناعت سی ہوتا ہی انسان امیر
سمجھتا نہین پر حریص و فقیر

طبیعت کو اپنی تو کر بردبار
کہ ہکی پہ نکلی نہ گل اور نہ خار

نہ تن پروری کر تو اے ہوشیار
کہ ہوتا ہی تن پرور آخر کو خوار

خردمند وہ ہی کہ سیکھی ہنر
نہ تن پروری کا یہان فکر کر

بنی آدمی بس وہی با شعور
کری جو سگ نفس کو خود سی دور

درندون کو ہی کہانی سونی سی کام
جو ایسا ہو وہ ہی شکم کا غلام

وہ خوش حال ہی جسنی گوشہ مین جا
بہت علم کا جمع توشہ کیا

یہان سر حق جسپہ ظاہر ہوا
تو وہ علم آگے راہ سیدہی گیا

نجانی جدا جو سیاہی و نور
اوسی ایک دیکہتی ہین دیوار و حور

گرا اسلیی یار تو چاہ مین
کہ بے دیکھی دوڑ اٹھا تو راہ مین

ہوا مین اوڑی خاک وہ بار کیا
کہ تہہ پردون مین ہو اوسکی بندہا

پہنسا ہو نہ شہوت مین دامن اگر
تو تو شوق سی عرش پر سیر کر

ہوا جو کوئی آدمی کم خوراک
تو خصلت مین مثل فرشتہ ہی پاک

شکم سیر ہرگز ہو تو وہی دلاک
زمین سی وہ کب اوڑسکی تا افلاک

تو پہلی تو سیکھہ آدمی کے ہنر — فرشتہ بنی کی تو پہر فکر کر

بچھیری ہی یہ تو جان خود کو سوار — بہت اوسکی جانب سے ہو ہوشیار

کہ ٹوٹی اگر اوسکی باگ ای جوان — تو ماری تجھی اور وہی اپنی جان

تو اندازہ سے کہا گر انسان ہی — بہت کہانیوالا پریشان ہے

شکم ذکر و سانس اور کہانی کو ہی — نہ بندہ خوراک آزمائی کو ہے

بہلا کسطرح ذکر کیے ہو وہی جا کے — جہان سانس ہی شکلو نسی سمائی

نہ تن پروری کو یہ ہی آن کہے — کہ معدہ بہرا عقل سے ہی سبہی

نہین بہرتی ہرگز یہ چشم اور شکم — تو کم کہا کہ انتون مین ہو بوجہ کم

جہنم ہی پیٹ اسکو جتنا بہرو — کہی گا یہی یہ کہ ہان اور دو

نہین جاتا تو کہ دو اور دام — نہین یہ بجز حرص آتی بدام

جو چیتا کہ ہو وحشیون پر قوی — تو پہندی مین آکر پہنسی گا وہی

جو چوہا کہ کہاتا ہی نان و پنیر — وہی قید مین آئی یا کہای تیر

حکایت

ہوا تپ مین کوئی ولی مبتلا — کسی نی کہا تو شکر مانگ لا

کہا اوسنی مرنا تو ہی سہل تر — ہی دشوار پر مجھکو لینا شکر

شکر کو نہ عاقل کبہی اوس سے لے — کہ دیکر تکبر سے ترشی کرے

تکبر سے تو دلکی ارمان مین — کہ تن پروری کم کری جانئین

کری مرد کو نفس امارہ خوار
سمجھ ہی تو مت نفس کو جان یار

اگر کہا ہی جو تو کہی دل ترا
تو ہو گا تری حق مین آخر برا

تنور شکم گرم کرنا مدام
مصیبت ہی جس دم نپاوی طعام

نہ تنگی مین تیرا اوڑھی مونہ کا رنگ
فراخی مین جو تو رکہی معدہ تنگ

پریشان ہو جو شخص پالی شکم
کہ کھینچی فقیری مین سو بار غم

شکم پرور اکثر رہی ہی خجل
شکم تنگ رکہنا ہی بہتر نہ دل

حکایت

کسی کو ہوئی خواہش شکر
تو کنجڑ ہی کی دوکان پر کی نظر

کہا ایک کو قرض دی تو دلا
تو پہر اسکی قیمت کو کرنا ادا

دیا اوسنی اوس شخص کو یون جواب
کہ خواہش سی شکر دل اپنا خراب

تجہی صبر تجہ پر نہین ہی اگر
نہین مجکو پر خواہش نیشکر

نہین ایسی گنتی مین یار دمزا
کہ ہو قرض مین وام کی مبتلا

حکایت

کسی کا نہ تہا نان خورش جز پیاز
کہ رکہتا نہ تہا گہر مین کچہ برگ و ساز

کہا ایک نی اوس سی ای بی نوا
کہین لوٹ لا خوان کہانا بہرا

گئی اس سی تک لوٹنی مین شرم
کہ بہوکے کو اس بات کا ہی نہ غم

گیا جبکہ وہ لوٹنی کے لیی
تو مارا اوسی اور دہکی دیئی

تو وہ خستہ دل آگی رونی لگا — کہا حرص کا بس یہی چارہ تھا

بلا مین رہی جسکو زائد ہوس آز — رہون گھر مین اور کہاون روٹی پیاز

جو محنت سیتی مین جو کو کہا یا کرون — تو زردی کا ہرگز نہ مین نام لون

حریصون کی غمسی نکلتی ہی جان — جو اورون کی آگی دکہی اونکو نان

حکایت

کسی ایک بڑہیا کی بلی ضعیف — تہی فاقہ کشتی سی بہت ہی نحیف

گئی حرص سی سو ہی خوان امیر — غلامون نی ماری کئی اوسکی تیر

وہ خون بہتی بہاگی بس اوس جا سی — لگی کہنی فریاد اور داہی سی

کہ گر مین بچی اب کی اس تیر سی — تو نکلون نہ پہر گہر زن پیر سی

نکہا شہد وہ جسمین ہو خوف نیش — قناعت سی رکہہ اپنی دوشاب پیش

نہو ایسی بندی سی راضی خدا — جو تقدیر حق سی نہ راضی ہوا

ضرور آدمی کو ہی رکہی کمال — نہین فقر کا باہنر پر وبال

جو ہو گنج قارون کمینون کی پاس — رہین بخل سی تب بہی وہ دل اوداس

سخی کی نہو پاس گر کچہہ درم — مروت نہو اوسکی کچہہ ویسی کم

سخاوت زمین اور کہیتی ہی مال — انسی دیکہ بڑہا تو کہیتی کمال

خدا نی کیا خاک سی آدمی — تعجب ہی کہو دی جو تو مردمی

بہت جمع کرنی سی غرہ نہو — کہ پانی گہڑی مین بہر آتی ہی لو

جہان تک بہی دہی کہ آب جان | مدد اوسکی دایم ہی از آسمان
کمینون کی جہن جای دولت اگر | تو بیقدر ہوتی ہین جاوین جدہر
سدا زر کی ٹکڑی کو لیوین اوٹہا | اگرچہ گنج مین ہی وہ ہو کر پڑا
نکالین ہین شیشہ کو بس سنگ سی | بچاتی ہین آئینہ کو زنگ سے
خوش اقبال ہردم ہی فرخندہ فال | کہ یکسان نہین حال اقبال ومال

انتخاب ساتوین باب کا تربیت کی فائدون مین

حکایت

ہی بس تین شخصون کی غیبت روا | بڑہی گر کوئی اس سی تو ہی خطا
بُرا ایک اوس بادشہ کو کہو | کہ دل خلق کا جس سی ناراض ہو
بُرائی مین اوسکی نہین کوئی ڈر | کہ تا خلق اوس سی رہین بے حذر
دوم بیحیا کو کہا گر بُرا | کہ ہی فاش خود اوسنی پردا کیا
نہین اوسکی گرئی سی تجکو گناہ | کہ خود اپنی خاطر وہ کہو دی ہی چاہ
سوم جو کہ تولی کم اسباب کو | بُرا اوسکو جتنا ہی چاہو کہو

انتخاب آٹہوین باب کا شکر کی بیان مین

حکایت

کروں کسطرح شکر حق میں ادا | کہ راضی ہی کس شکر سی وہ خدا
کہی اوسنی یہ بال تن پر عیاں | نہ ہر بال سی شکر حق ہو بیاں
ثنا ہی خداوند بخشندہ کو | کہ پیدا کیا جسنی ہی بندہ کو
بیان کس سی ہو وصف احسان حق | کہ بالا ہی توصیف سی شان حق
کیا آدمی گوندہ کر آب و گل | اوسی جان دی عقل اور ہوش دل
ولادت سی لی تا بہ پیری تجھے | جدا ہر زمانی میں خلعت دیی
جو پیدا کیا ہی مجھی حق نی پاک | تو ہی شرم ناپاک جانا بخاک
ہمیشہ کر آئینہ سے گرد دور | کہ زنگار خوردہ میں ہووی نہ نور
تو اول میں تہا ایک قطرہ منی | نہ کر ظاہر اب مرد ہو کر منی
تجھی اپنی کوشش سی روزی اگر | ملی ہی تو منت سی بر غیر کر
ذرا غور سے دیکھ ای حق پرست | کہ تجھکو دیا سی یہہ زور دست
جو دی حق نی یہہ تجکو تاب و توان | تو توفیق سی حق کی ہر کام جان
نہ طاقت سی حاصل کری کوئی کام | تو کر شکر توفیق یزدان مدام
تو چلتا نہیں آپ سی ایک قدم | مدد تجکو ہی غیب سے دمبدم
جو تہا پیٹ میں ماکی تو مونہ بند ہا | تجھی ناف سی آتی روزی سدا
کیا وایہ نی ناف کو جب جدا | تو لی اوسنی چہاتی سی ماکی غذا
مسافر کہ جو رہ میں پاوی گزند | وطن کی دوا اوسکو ہو سود مند

شکم مین جو لڑکا ہوا پرورش
ہوئی راہ معدہ سی اوسکی خورش

گو پستان مادر سی کہاوی وہ شیر
تو ہی یہ غذا ہی وطن دلپذیر

بغل ماکی ہی اوسکو خلد برین
ہی پستان نہر شیر کے شکرین

قد ما ہی مثل درخت بلند
ہی اوسکا پسر میوۂ ارجمند

رگین ہین جو پستان کی دل مین نہان
تو ہی دودہ خون دل مہربان

اگرچہ تو پیتا ہی وہ خون دل
مگر اوسکو تو دلکی ہی متصل

جو ہو بعد دو سال کے تو قوی
تو ملتی ہی بس ایلوہ دایہ بہی

تو تلخی سی اوسکی تو بہولا شیر
غذا اور کچہہ ہو تجہی دلپذیر

اسیطرح تو تلخی توبہ سے
چہٹا اس جہان مین مزی نفس کے

حکایت

تہا شخص اک رہ مین تنہا توجہ گر
کہ کون اسجگہہ مجہسی ہی خوارتر

گدہی نی اوسی وان دیا یون جواب
کہ جور فلک سی نکر اضطراب

بہی شکر کر تو کہ گدہا نہین
کہ تجہپر کچہہ اسباب لادا نہین

انتخاب نوین باب کا توبہ کی بیان مین

گئی عمر گے تیری ستر برس
نہ دنیا کی وسی گئی کچہہ ہوس

سب اسباب دنیا اکہٹا کیا
سفر کی نہ تدبیر سوچا کیا

جو محشر میں بازار اعمال ہو تو نیکون کا سودی میں خوشحال ہو
اگر جنس ہی کچھہ تو ہوویگا شاد کہ مفلس کو ہووی نہ حاصل مراد
کہ بازار آباد ہو جسقدر اسیقدر مفلس ہو رنجیدہ تر
جو کم پانچ درہم ہون پنجاہ سے تو زخمی ہو دل نالہ و آہ سے
گئی مفت تیری جو پنجاہ سال یہی پانچ دن اپکو تو سنبھال
اگر ہوتا مُردی کو زور بیان تو کہتا یہہ زندونکو با صد فغان
کہ جبتک زبان چل سکی دوستو سوا ذکر حق کچھہ نہ باتیں کہو
لکھو میری مانند غفلت میں عمر کرو صرف اپنی عبادت میں عمر

نصیحت

سمجھہ ہڈیون کو بدن کی قفس ہی مرغ او سمین کہتی ہین جسکو نفس
قفس سی یہہ جب مرغ اوڑ جائیگا کسی حیلہ سی پھر نہ ہاتھہ آئیگا
بقا ہی جہان جان تو ایک دم ہی دانا کو یہہ ایکدم بھی نہ کم
سکندر کہ دنیا کا تھا بادشا تو جسدم کہ دنیا سی جانی لگا
یہین دولت و فوج سب رہگئی اوسی ایکدم کی نہ فرصت ملی
ملا سب کو وان تھا یہان جو کیا یہان نام اچھا رہا یا برا
جہان سی بھلا کیا محبت کرین رہا کون دنیا میں جو ہم رہین
رہیگی سدا اس چمن کی بہار ہماری جگہہ ہونگی اور دوستدار

نہ دنیا کو دی دل کہ ہی بیوفا — بلی جب ہے آخر کو اوس سی دغا
گریبان غفلت سی سر کو نکال — کہ ہو کل نہ محشر مین شرمندہ حال
تو شیراز مین آئی جب دور سے — تو گرد سفر دور ہو کر کرے
جو گرد گنہ مین ہی اب تو بھرا — اور اب آخرت کا سفر آ لگا
تو آنسو کی پانی سی دھو ہو آپکو — کہ تیرا بدن پاک اور صاف ہو

تمام شد ترجمہ انتخاب بوستان

بیان علم اخلاق کا مطلع العلوم سی

معلوم ہو کہ غرض علم سے حاصل کرنا اچھی باتون کا اور جاری رکھنا
نیک عادتون کا ہی جبتک انسان مین نیک عادتین اور اچھی خصلتین
نہون اور طریقہ ہر کاروبار اور دستور معاملات سی واقف نہو اور
ادب نہ رکھتا ہو تو وہ شخص حقیقت مین انسان نہین اگرچہ صورت
انسان کی ہے اور درستی اخلاق کی علم پر عمل کرنی سی حاصل
ہوتی ہی پس علم اور عمل دونون چاہیی اگر عمل اپنی علم پر نکیا

تو بیفائدہ محنت کی اور وقت علم سیکھنی اور نیک باتین حاصل کریگا
زمانہ لڑکپن کا ہی کہ لڑکون سے طبیعت بہ نسبت جوانون کے ہر کام
سے سیکھنی مین زائد ہوتی ہی کہ شیخ سعدی رحمہ اللہ فرمایا ہی

شاخ تازہ کو جیسی چاہی پھیر	خشک بی آگ کی سیدھی ہی

اور حکیمون نی کہا ہی کہ نیک خو اور اچھی اخلاق انسان کو سردار
بناتی ہین اور جانورون کی مرتبہ سی امتیاز دیکر آدمی بناتی ہین پس چاہیی
کہ وقت واقع ہونی کسی حادثہ اور نازل ہونی کسی بلا کی کہ انسان کو
اوسنی چھٹکارہ نہین اللہ تعالی کی جناب مین کمال عاجزی اور خواری
اور خوف وزاری سی دعا کری کہ باعث نجات اور بچاؤ کا ہو کہ صبر
وثبات مشکل اور بلیات مین کنجی خزانہ سعادت اور مراد کی ہی

مشکلی نیست کہ آسان نشود	مرد باید کہ ہراسان نشود

تنگی اور فراخی اور رنج اور راحت کو اللہ تعالی نی ملا ہوا پیدا کیا ہے
درختون کو دیکھو کہ کبھی اُن پر خزان ہی اور کبھی بہار۔ اور اگر بسبب
خوف کے کوئی کام نکر سکے تو صبر کری اور جلدی نکری

صبر بہتر مرد را از ہرچہ ہست	تا بیاید بر مراد خویش دست

معلوم ہو کہ اہل دنیا کو خواہ بادشاہ ہو خواہ فقیر دولتمند ہو یا مفلس
رعایت ان چند باتون کی اور حاصل کرنا ان کی امور کا ضرور بلکہ واجب ہی

اوّل حیا

که انتظام تمام کاروبار عالم کا شرم و حیا پر موقوف هی اگر شرم کا پرده درمیان
سی اوٹهه جاوی اور کوئی کسی سی نشرماوی تو بندوبست مین تمام
کاروبار دنیا کی خلل پڑجاوی اور دفتر انتظام معاملات کا درهم برهم هوجاوے
اسواسطی که شرم وحیا آدمی کو برائی اور بیهوده باتون سی روکتی هین
دوسری عفت که حرام کامون سی بچنا هی اور یهه بهی ایک بهت
اچهی عادت هی بزرگون نی کها هی که انسان مین دو نسبتین هین ایک تو
ساتهه فرشته کی که جب وه نسبت غالب هوتی هی تو اوسوقت مین آدمی
کو خیال علم اور عمل کا هوا کرتا هی اور دوسری نسبت ساتهه جانورون کے
که جب یهه غالب هوتی هی تو شوق کهانی پینی کا اور واهیات کا پیدا
هوتا هی پس عاقل کو لازم هی که فرشته والی نسبت کو بڑهاوی اور
جانورون کی نسبت کو کم کرتا هی اسواسطی که اگر حرص کهانی پینی اور
شهوت کی زائد هو جاوی گی تو انسان حلال وحرام اور بهلی بری جگهه
ندیکهی گا اور اندهون کی طرح گریگا پس اپنی دلکو همیشه روکتا رہے
اور ایک ادب هی یعنی بچانا نفس کا بری بات اور بیهوده کام سے
اور اپنا اور دوسری کا مرتبه اور مقام پهچاننا تا اپنی اور غیر کے آبرو بچا رکهی

بیت از خدا خواهم طریق با ادب		بی ادب محروم گشت از فضل رب

انسان باادب ہر جگہہ مرتبہ اور عزت پاتا ہی اور بی ادب ہر کہین ذلت

اور خواری مین گرفتار رہتا ہی ابیات	ادب بہتر از گنج قارون سی ہے
بہت بڑہکی ملک فریدون سی ہی	نہین ہی بزرگون کو بیروائی مال
کہی مال کو آخر ایکدن زوال	تو جہ کری سو ہی علم وادب
کہ نیکون مین شامل رہی اس سبب	اور ہمت ہی کہ اللہ تعالے

بڑی ہمت والی آدمی کو دوست رکہتا ہی اور بڑی کامون کو اپنی نظر مین قبول فرماتا ہی بلند ہمت مراد پاتا ہی اور پست ہمت کم حوصلہ

مطلب سی خالی رہجاتا ہی بیت	ہمت بلند دار کہ نزد خدا و خلق
باشد بقدر ہمت تو اختیار تو	اور صفت جد وجہد ہی

مطلب حاصل کرنیمین سعی کو جد کہتی ہین اور رنج و تکلیف اوٹہانیکو کسی کام مین جہد اور یہہ جد وجہد صفتین ہین بادشاہان اولوالعزم جہانگیر ملک لینی والون کی اور یہہ صفت تابع ہمت بلند کی ہی جسقدر ہمت عالی زائد ہوگی جد وجہد طلب مقصود مین زائد کریگا تواریخ کے کتابون مین لکہا ہی کہ اکثر اگلی بادشاہ ابتدائی حال مین لشکر اور خزانہ نہین رکہتی تہی لیکن چون کہ بسبب ہمت بلند کے کمر جد وجہد کے باندہی تو آخرت کو بہت رنج اوٹہا کر مطلب حاصل کرنی مین ضرورہے اپنی مراد کو پہنچی اور عدل یہہ صفت ہر کسی کو چاہیی خاص کر حکام

اور بادشاہون کو اور عدل یہ ہی کہ انصاف مظلومون کا دیا کرین اور
اور احسان کی معنی یہہ ہین کہ عاجزون اور خراب حالون کی دلدہی کیا
کرین حدیث شریف مین آیا ہی کہ ایک گھڑی کا عدل بادشاہ کا ساٹھہ
سال کے عبادت سی بہتر ہے اسواسطی کہ فائدہ عبادت کا عابد کو فقط ہوتا ہے
اور عدل سی آرام خاص و عام اور چھوٹی بڑی سب کو ہوتا ہی اور دولت
اور ملک اور دین سب عدل کی باعث قایم ہین اور ثواب عدل کا حساب
سے زیادہ ہی نظم

دولت باقی زکم آزاری ست | دادگری شرط جہانداری ست
کار تو از عدل بگیرد قرار | مملکت از عدل شود پایدار
خانۂ فردای خود آباد کرد | ہر کہ درین خانہ شبی داد کرد

عفو عذاب نکرنا اور تکلیف
ندینا گنہگارون کو باوجود طاقت اور قدرت کی عوض لینی پر اور یہہ
خصلت سب باتون سی بہتر زائد ہی حکیمون نی کہا ہی جسقدر بڑا گناہ
بخشیگا اوسیقدر اوسکی بخشنی والی کی فضیلت زیادہ ہوے گی بیت

ہو گنہ ہرچند کیسا ہی بڑا | عفو اوسکا اوس سی زائد ہی ضرور

حلم یہہ بہی ایک صفت اللہ تعالی کے صفاتون سی ہی کہ سب
انبیا اور اولیا حلم رکھتی تہی تا حلم کے قوت سی قہر و غضب کو کہ
ایمان بگاڑنے والی ہین اور اسکو شیطان کے سردار ہین اپنی

پاس سی دور کرین بیت — مردی گمان نکر تو کہ ہوتی ہی زور سے
غصہ دبا ہی تو تو یہ تیرا کمال ہے — اور کمال حلم ہی کہ جو تیری ساتھہ
برائی کرے تو اوس سی بھلائی کر — نظم بدی کی مکافات کرنا بدی ہے
یہہ ظاہر مین لوگونکی یہہ خبر دہی — مگر جو کہ عالم مین ہین اہل دل
بدون سی وہ نیکی کرین متصل — خلق یعنی اچھی خصلت اختیار

کرنا اور نرمی اور دلداری ہر کسی سی کرنا حکیمون نے کہا ہی کہ خوشخوئی
کے دس علامتین ہین اول یہہ کہ اچھی کام مین لوگون سی مخالفت
نکرنا دوسری یہہ کہ انصاف ہر کام مین کرنا تیسری لوگون کا عیب
نہ ڈہونڈنا چوتہی یہہ کہ اگر کسیسے برائی ہو تو اوسکو اچھا بیان کرنا
پانچوین یہہ کہ گنہگارونکا عذر قبول کرنا چہٹی محتاجون کی حاجت برلانا
ساتوین لوگون کی کام برلانی مین اپنی اوپر تکلیف اوٹہانا آٹھوین
اپنی نفس کا عیب دیکھنا نوین خوشحال رہنا دسوین لوگون کی ساتہہ

نرمی اور محبت کی باتین کرنا شعر — بشیرین زبانی ولطف وخوشی
توانی کہ پیلی بموی کشی — فریدون بادشاہ سی پوچھا

کہ تونگرون کو کس چیز سے خوش سکتی رکہنا اوسنی کہا نرمی اور
بردباری سی پھر پوچھا مشکل کو کس چیز سے آسان کرے کہا

موافقت اور تسلی دینی سے نظم — ترا کام ہو جو کہ مشکل بہت

مدارا اونچی کرا وسمین عیان — کہ شرطی یہی حاصل وہ ہو دی مراد
کہ حاصل نہو جو بہ تیغ و سنان — سخاوت اور احسان

یہہ صفتین باعث نیکنامی اور دوستی کی ہین آدمی مین کوئی صفت جود
وسخاوت سی بہتر نہین بیت — ہی شرافت کا سبب جود و کرامت کا سبب جود
جسمین یہہ دونون نہون چاہیی وہ ہو نابود — سکندر نے ارسطو سی پوچھا کہ دین و دنیا کی

سعادت کس چیز مین ہی اوسنی کہا احسان اور کرم مین کسی حکیم سے پوچھا کہ جس
عیب سے سب ہنر چھپ جاوین وہ کونسا ہی اوسنی کہا وہ بخل ہے کہ بخیل اگر
کیسا ہی نیک کام کری اوسکو سب برا کہتی ہین پہر پوچھا وہ کونسا ہنر ہی کہ
جسکی باعث سب عیب چھپ جاتی ہین اوسنی کہا وہ سخاوت اور کرم سے
کہ سخی کیسا ہی برا کام کری لوگ اوسکو اچھا کہتی ہین ابیات تجربہ کردم بہر اندیشہ

نیست نکوتر ز سخا پیشہ — خاص ز جوہر کرم آمد درم
برگذر قافیہ اینک کرم — ابیات کرم پیشہ کن کادمی زادہ صید
باحسان توان کرد وحشی بہ قید — عدو را بالطاف گردن بہ بند
کہ نتوان بریدن بہ تیغ این کمند — چو دشمن کرم بیند و لطف و جود
نیاید ازو ہیچ بد در وجود — شجاعت اور یہہ ایک قوت

ہی درمیان تہور اور نامردی کے اللہ تعالی بہادر کو دوست رکھتا ہی
اور ہمیشہ بہادر لوگ نظر اللہ تعالی کے فضل پر رکھتی ہین اور اللہ تعالی کی

مدد پر تکیہ رکہتی ہین اور کام کی وقت جان سی عزیز چیز کو ہلاکت کی جگہہ ڈالتی ہین

ابیات کی شجاعت سی مرد سارا جہان	جو کہ بزدل ہوگیا وہ کار کرے
جو دلیری کری لڑائی مین	آپ کو وہ بزرگوار کرے

دو دن موت سی ڈرنا روا نہین ایک تو موت کی دن اور ایک جسدن کہ قضا نہین اسواسطی کہ موت دن خوف سی کوئی نہین بچتا اور جسدن قضا نہو کوئی مارے ہین خصلتین چوتہا تواضع یہہ سبب بلندی اور زیادتی درجون کا ہی

بیت تواضع کری تجکو بس ارجمند	کہ ہو ساری لوگون مین تو سر بلند

اور تواضع اسکو کہتی ہین کہ آدمی آپکو سب سی کم جانی اور دوسرون کی عزت اور تعظیم کری اور اس خصلت کو اہل دولت واقبال اور اصحاب جاہ

وجلال نی پسند کیا ہی بیت	تواضع ز گردن فرازان نکوست
گدا گر تواضع کند خوی اوست	امانت یہہ صفت سب کامون مین

بہتر اور ہر حال مین خوشتر ہی خائن کو کوئی دوست نہین رکہتا اور امانت دار سی خالق اور مخلوق دونون راضی ہوتی ہین اور سب چہوٹی بڑے کام دنیا کے موقوف امانت پر ہین اور امانت ہر عضو کے آدمی کی بدن سے جدا جدا ہی آنکہہ کی امانت یہہ ہی کہ دیکہنی کے چیزون کو دیکہی اور جو لایق نہ دیکہنی کے ہون اونکو نہ دیکہی اور اسطرح کان کی امانت یہہ ہی کہ نالایق باتون کو نہ سنی اور سنی ہوئی جو کہنی کے لایق نہون نہ کہی اور زبان کے

امانت یہہ ہی کہ سید ہی آور سچی بات کہی اور جہوٹ اور بہتان نہ باندہی اور یار کے
امانت یہہ ہی کہ دوسرون کی مال و اسباب فریب و مکر سی نہ لی اور پاؤن کے
امانت یہہ ہی کہ بیہودہ نہ پہرے اور نیک کام کے واسطے چلے جو شخص نیکی کا طالب ہو
اوسکو لازم ہی کہ کبہی کسی کام مین امانت کو نچہوڑے تا دونون جہان کی سعادتین
اوسکو حاصل ہون **صفت صدق کی** سچ بولنے والا ہر جگہہ باعزت
و آبرو ہوتا ہی اور دونو جہان کی خوبین پاتا ہی اور سچا ہونا ہر کار و بار مین
سبب ہی خوبی اور درستی معاملات کا ہے **نظم**

راستان رستہ اندر روز شمار — جہد کن تا تو زان شمار شوے
اندرین رستہ رستگاری کن — تا دران رستہ رستگار شوے

وعدہ کسی سی کسی چیز کے اقرار کرنی کو وعدہ کہتی ہین اور اوسکی
پورا کرنی کو وفا کہتی ہین **بیت** — دست وفا در کمر عہد کن
تا نشوے عہد شکن جہد کن — اگر وفا داری کے رسم جہان سے
اوٹہہ جاوے تو کسی کو کسی پر اعتماد نہ ہی اور دنیا کی سب کامون مین خلل واقع ہو

بیت
میل کسی کن کہ وفایت کند — جان ہدف تیر بلایت کند
یار توان یافت بگیتی بسے — لیک وفادار نیابی کسے
صحبت آن کن کہ بصدق و صفاست — دامن او گیر کہ اہل وفاست

صفت تامل اور تانی کی

تامل کرنا کامون مین صفت رحمان کی ہی اور جلدی کرنا ہر جگہہ خصلت
شیطان کی تامل سی ہر کام بن جاتا ہی اور جلدی سی خرابی اور نقصان
پیدا ہوتا ہی جو کام سوچ کر کیا جاوی اغلب یہہ ہی کہ موافق دلکا ہو اور جو کام
جلدی اور بی سوچی کرین اکثر اوسمین بی مراد رہین ابیات در آہستگی کار مردم برآر

که در کار گرمے نباید بکار	شکیب آورد بنده را کلبد
شکسته در را کس پشیمان ندید	اثر صحبت مصاحب کرنا نیکون

اور عقلمندون کا کیمیا ہی سعادت ابدی کے اور رہنمائی دولت سرمدی کے
صحبت کو بڑا اثر ہوتا ہے اور نیک مصاحب مانند عطار کی ہے کہ اگر وہ اپنا
عطر نہ دی توبہی اوسکی خوشبو سی دماغ تازہ ہوتا ہی اور بد مصاحب مثل لہار کے
ہے کہ اگر اوسکی آگ سی بدن نہ جلی توبہی دہوین سی آنکہین اور دل خراب
ہوتی ہین آدمی کو خصوصًا امرا کو اور بادشاہون کو جسطرح صحبت اور مجلس نیکون
اور عقلمندون کی ساتہہ کرنا واجب ہے اسطرح بدکارون اور بی لیاقتون سے
بچنا فرض ہے اسواسطی کہ جیسی نیکون کی صحبت سی فائدی اور ترقیین
حاصل ہوتی ہین جاہلون اور بدکارون کے ملنی سی برائیین اور خرابیین
آتی ہین اور جیسی نیک مصاحب سبب زیادتی دولت و اقبال کا ہوتی ہین
اسیطرح بری مصاحب باعث نقصان اور ملال کا ہین نظم

باد و لتیان نشین که خارے	در صحبت گل شود بہارے

باہر کہ بنہ متصل سست منشین ❊ گرز ہر گشتہ کام شیرین

نکتی پند آمیز اور حکایتیں دل آویز نکتہ

علم سیکھنی کا وقت کم عمری کا ہی چار برس سی لیکر جوانی تک نکتہ جو شخص کہ کم کہاتا ہی اور کم سوتا ہی اور کم بولی تو اوسکا دل عقل سے روشن ہوتا ہی اور دو نو جہان کی چیزین اوسی ملتی ہین بیت اندرون از طعام خالی دار تا در و نور معرفت بینے

نکتہ دولت کو جتنی خرچ کرین کم ہوتی جاتی ہی اور علم ہمیشہ صرف کرنی سی بڑہتا ہی بزرگون نی کہا ہی تین چیزین بی تین چیزون کی نہین رہتین علم تو بی بحث کی اور مال بی تجارت کے اور ریاست بی سیاست کی نکتہ برا شخص بیوقوفون کی تعریف کرنی سے نیک نہین ہوتا اور نیک برون کی برا کہنی سی بد نہین بنتا نکتہ دلکو خانہ خدا کہتی ہین تو کسیکا دل دکہانا گویا خانۂ خدا گرانا ہی اس سے بہت بچی اور جہانتک ہوسکی لوگون کی دلداری کیا کری نکتہ عقلمند کو لائق ہے کہ ہمیشہ اپنی کو نادان سمجہا کری اور جو نجانتا ہو اوسکی سیکہنے مین انکار نکری نظم

آنکس کہ بداند و بداند کہ بداند	اسپ طرب خویش با فلاک رساند
و آنکس کہ نداند و بداند کہ بداند	در جہل مرکب ابد الدہر بماند

نکتہ غصہ کی وقت مین تحمل کرنا اور ایثار و کنا ضروری ہے

که مغلوب الغضب حقیقت مین جانور هی اور تکلیف اور تردد کی وقت مین صبر
چاهیی اور فراغت اور آرام کی وقت شکر که صبر سی دریا رحمت الهی کا جوش
مین آتا هی اور شکر سی هر روز نعمت زیاده هوتی **نکته** تکبر اور غرور آدمی
کی عزت اور آبرو کو دور کرتا هی اور اپنی کو کمزور اور حقیر جاننا ذلت سی نکال کر عزت کو
پهنچاتا هی عاجزی الله تعالی کی یهان مقبول هی اور عاجزون کو هر وقت اوسکا
لطف و کرم شامل حال **پند** اپنی سب کام خدای تعالے عز و جل کو سپرد کر
اور اپنی عقل و تدبیر اور زور و طاقت پر بهروسا مت کر **پند** اپنی عیبون کو دیکهه
اور دوسرون کی برائیون کو مت دیکهتا پهر **پند** دوستون کی ساتهه بهی
چاهیی اور دشمنون کی ساتهه رعایت کیا کری تا دوستون کی محبت زائد هو
اور دشمن برائی سی باز آوین **شعر**

بشیرین زبانی و لطف و خوشی	توانی که پیلی بمویی کشی

پند هرگز جهوت مت بول اور
راه راستی پر چل که جهوتا همیشه خوار و بی اعتبار هوتا هی **پند** اورون کی
ننگ و ناموس مین نظر بد مت کر تا تیری عزت مین اور خیال بد نکری **شعر**

گندم از گندم بروید جو ز جو	از مکافات عمل غافل مشو

پند دنیا مقام عوض و بدلی کا هی اگر تو کسی سی نیکی کریگا تو وه بهی
تجهسی نیکی کریگا اور اگر تو اون سی برائی کریگا تو وه بهی برائی سی پیش
آویگی **پند** جو کوئی اورون کی رستون کو کهودتا هی وه خود اوسمین

اور بدیا کرتا ہی پند اگر تو کسی کو رنج و ایذا دیتا ہی تو اوسکی عوض سے
غافل نہو پند سخی وہ شخص ہے کہ کہاوی اور بخشی اور بخیل وہ ہی کہ آپ
کہاوی اور غیرون کو نہ بخشی اور کریم اوسکو کہتی ہین کہ آپ نکہاوی اور دوسرون
کو دی اور لئیم وہ ہی کہ نہ آپ کہاوی اور نہ اورون کو دی نقل عجیب
تاریخ کی کتاب مین ہی کہ پہلی سال جلوس مین سلطان محمود غزنوی کے
اطراف سیستان مین ایک کان سونی کی بشکل درخت کی زمین سی نکلی تہی
اور اوسمین سے بہت عمدہ سونا نکلتا تہا اور سلطان مسعود کی زمانہ مین اوسکا
نشان جاتا رہا تو گویا یہہ امر سلطان محمود کی خوش نیتی سی تہا نقل
سلجوقیے بادشاہون مین سی جب الپ ارسلان نی ملک فارس کو فتح کیا تو
اوسکو استخر کے قلعہ مین سی ایک پیالہ فیروزہ کا ملا کہ دو سیر مشک و عنبر اوسمین
سماتا تہا اور نام جمشید بادشاہ کا آتش پرستونکی خط مین اوسکی گرد لکہا ہوا تہا
نقل سلطان زین العابدین کو مرض سخت ایکبار لاحق ہوا کہ اطبا اوسکی
علاج سی عاجز ہوگئی اور بیماری ہر روز بڑہتی جاتی تہی ایکدن ایک جوگی
ہمراہ اپنی ایک چیلہ کے بارگاہ سلطان مین حاضر ہوا اور بادشاہی اہلکارون سی
کہا کہ ایک گہڑی بادشاہ کو تنہا کسی مکان مین کردو تا ہم اوسکی مرض کی
دور کرنی مین کوشش کرین اہلکارون نی اوس جوگی کو غنیمت
جانکر بادشاہ کی ساتہہ ایک تنہا مکان مین کردیا بعد تہوڑی دیر کے

شاگرد نی جوگی کے لاش مردہ کو کاندھی پر اوٹھا کر لیگیا اور بادشاہ
تندرست ہو گیا پھر وہ شاگرد جوگی کے علاج مین مشغول ہوا یہان تک کہ
وہ بھی تندرست ہو گیا اور بادشاہ بہت دنون زندہ اور تندرست رہا اسکو
عمل جذب مرض کہتی ہین کہ دوسری کی بلا کو اپنی اوپر کھینچ لی اور یہہ عمل اوسکو
آتا ھی جو اپنی نفس کو صاف و پاکیزہ کری معلوم ہوتا ہی کہ یہہ بادشاہ بڑا رحم
دل ہو گا کہ فقیر لوگ بھی اوسکی لیی زندگی چاہتی تہی **نقل** شمشیر خانی
مین لکہا ھی کہ صحن مین نوشیروان کی دخمہ کے جو پہاڑ پر واقع ہی چار سوار
طلسم کی بنا کر کہڑی کر دی تہی جب کوئی اونکی سامنی آتا تو وہ اوسپر حملہ
کرتی تہی مامون رشید خلیفہ بغداد کا دخمہ بان کی بتلانی سی اندر گیا کہ اوسپر
کسی طرح کا آسیب نہ آیا اندر جا کر دیکہا کہ لاش نوشیروان کا تخت مرصع پر بیٹہا
ہوا ہی اور تمام بدن درست ھی مگر کپڑی گل گیی ہین مامون خلیفہ نی نیا
خلعت مشک و عنبر سی خوشبو کر کی اوس لاشہ کو پہنایا اور بسبب اوسکی عادل
ہونی کے اوسکی بہت تعظیم و تکریم کیے ناگاہ اوس قالب بیجان سی آواز آئی
کہ فلانی کونی مین اس دخمہ کے خزانہ تمہاری دعوت کی لیی ملنی رکہا ھے
اوسکو قبول کرو اور مجکو معذور رکہنا کہ اسوقت مین تمہاری تمام دعوت
اور خاطر داری سی معذور ہون مامون رشید وہ گنج شاہگان وہانسی لی آیا

نواحی کشمیر مین ایک درہ پہاڑ کا ہے کہ وہان ہر طرح کے پہول ہین اگر وہان
کوئی زور سی بات کرتا ہی تو برف اور مینہ کمال سختی لگتا ہی وہان جاتی ہین تو آہستہ باتین کرتی

نقل

جہانگیر نامہ مین لکہا ہی کہ مرتضی خان حاکم گجرات نی ایک انگوٹہی کہ حلقہ اور نگ
اور گہر اوسکا ایک لعل بیش قیمت کا تہا اور وزن ایک مثقال سی کچہہ زیادہ تہا جہانگیر
بادشاہ کو تحفہ کی طور بہیجی بادشاہ نی اوسکو بہت پسند کی کہ ویسی خزانہ شاہی مین نہ تہی

نقل

اوتر مین ایک جزیرہ ہی کہ وہان کی رہنی والی آدمی کو کہاتی ہین اونمین رسم ہے
کہ جب اونمین کا کوئی ذرا بیمار ہوتا ہی تو سب ملکر اوسکو فی الفور مار ڈالتی ہین اور
اوسکی جوڑ جوڑ کاٹ کر محلہ والون کو بانٹ دیتی ہین اور تمام سال مین
ایک دن مقرر ہے کہ اوس دن آدمی کا گوشت کہانا واجب جانتی ہین

نقل

حضرت سلیمان علیہ و علی نبینا الصلوۃ و السلام کہ بادشاہ جن و انس اور
تمام مخلوق کی تہی تو اونہون نی چاہا کہ ضیافت تمام مخلوقات کی کرین دیوونکو
فرمایا کہ ہر طرح کی چیزین کہانیکی جمع کرین اونہون نے سمندر کے کنارے پر سب
چیزین جمع کین حضرت سلیمان نی وہان جاکر وہ سب سامان دیکہا
اور اللہ تعالے سی دعا کی کہ تمام مخلوقات کو میری مہمان خانی مین دعوت

کہانی کو بہیجی اوسیوقت ایک جانور دریاسی نکل آیا اور مونہہ کہول کر کہڑا ہوگیا
لوگون نی وہ سب اسباب کہ مدت کثیر مین دیونکا جمع کیا ہوا تہا اوسکی مونہ
مین ڈالدیا جب کچہہ باقی نرہا تو اوس جانور نے حضرت سلیمان سی کہا کہ اللہ تعالی
نی آج مجکو تمہارا مہمان کیا میرا کہانا جلد بہیجو کہ ابہی تو آدہا پیٹ میرا بہرا ہے
حضرت سلیمان نی اللہ تعالی کی قدرت پر حیران ہوکر اقرار عاجزیکا کرنی لگی اور وہ جانور پانیمین چلاگیا

نقل

سلطان یعقوب ابو اللیث پہلی اپنی بادشاہ ہونی سے ایک غریب آدمی تہی اپنی
ایام حکومت مین اونہون نی ایک سیستان کی امیر کو غصہ کیا اور اوسکا
سب مال ضبط کیا یہان تک کہ وہ روٹی کے ایک ٹکڑے کو محتاج ہوا ایکدن
وہی شخص یعقوب لیث کی سامنی آیا بادشاہ نے پوچہا کہ آج تیرا کیا حال ہے
اوسنی کہا جیسی کل آپکا تہا بادشاہ نی کہا کل میرا حال کیسا تہا اوسنی کہا جیسا
میرا آج ہی یعقوب لیث نی دلمین انصاف کیا اور سب اسباب اوسکا دیدیا

لطیفہ

ایکدن نوشیروان کی جشنمین اوسکی سب قریب حاضر تہی ایک شخص نے
اونمین سی کہ بڑی عزت والا تہا بادشاہ کے سامنی سنہری پیالہ نوشیروان
کا چرالیا اور نوشیروان نی دیکہہ بہال کر اوسکو بہلادیا جب مجلس برخاست
ہوئی ساقی نے کہا مین لوگون کو جانی ندونگا جبتک پیالہ نہ ملجاوے

میرا آواز دور سے اچھا معلوم ہوتا ہی اسواسطی میں آواز دیکر دور جاتا ہون کہ اپنا آواز سنون کہ آدمی سچ کہتی ہین یا جھوٹ

لطیفہ

ایک شخص نے اپنی غلام کو بازار مین بھیجا کہ انگور لے آ غلام دیر میں انگور لایا اوسکا خواجہ اوسپر غصہ ہوا اور کہا خبردار جب مین تجکو کسی کام کو بھیجا کرون تو تھوڑی دیر مین کئی کام کر لایا کر اور جلدی آیا کر الغرض تھوڑی دنون مین اوسکا مالک بیمار ہوا اور غلام کو حکیم کے بلانی کو بھیجا غلام گیا اور چند آدمیون کو اپنی ہمراہ لی آیا مالک نی پوچھا یہ لوگ کیون آئی ہین غلام نے کہا ای مالک اوسدن تو نی فرمایا تھا کہ مین جب ایک کام کہا کرون تو تو جلد کئی کام کر لایا کر بموجب تیری حکم کے تھوڑی دیر مین کئی کام کر لایا ہون حکیم کو تو لایا ہون کہ علاج کری اور گوہی کو لایا ہون کہ اگر تو اچھا ہو تو وہ گاوی اور نہلانی والی کو لاہون کہ اگر مری تو وہ غسل دی اور شاعر کو لایا ہون کہ وہ مرثیہ کہی اور قبر کہودنی والون کو لایا ہون کہ تیری قبر بناوین اور ایک حافظ ہی کہ قبر کے سرہانی ختم کری

لطیفہ

ایکروز سکندر بادشاہ دارا کے لڑائی مین تیز گھوڑی پر سوار لشکر کا ملاحظہ کرتا تھا ناگاہ ایک سوار دبلی گھوڑی پر کہ بیٹھا تھا آگی سے نکلا سکندر نے اسکو غصہ سے گھوڑے کی اوپر سے گروا دیا وہ سوار اس حرکت سی تاسف کرنی لگا

سکندر نی غصہ سے پوچھا تو کیون ہنسا سوار نے کہا تیری غصہ کی موجب سے
مجکو ہنسی آئی کہ تیرا تیز گھوڑا لڑائی مین دباؤ کی وقت جلد بہاگ سکتا ہی اور
میرا ضعیف گھوڑا مقام خوف سی بہاگ نہین سکتا اور باوجود اسکی تو مجہپر
غصہ ہوتا ہی سکندر کو لطیفہ سوار کا پسند آیا اور اوسکا عہدہ بڑہا دیا

انتخاب حالات اگلی حکیمون کی

معلوم ہو کہ اگلی اکثر حکیم یونان کی تہی اور بعضی اونمین روم کی اور جن حکیمون
کو فلاسفہ کہتے ہین وہ پانچ ہین بڑا اور بہتر اونمین کا انباذقلیس ہے پہر فیساغورث
پہر سقراط پہر افلاطون پہر ارسطاطالیس اور پہلی سب حکیمون مین حضرت
لقمان ہین انہون نی حضرت داود علیہ السلام سی حکمت سیکھی اور انباذقلیس
انکا شاگرد تہا پہر فیساغورث نی ملک مصر سے آکر حضرت سلیمان علیہ السلام کے
اصحاب سی علم الٰہی اور علم طبیعی سیکہا اور راگ اور گانی کا علم نکالا
پہر سقراط نے اوس سے پڑہ کر مطالب خدا ترسے انتخاب کر لیے

حکیم فیساغورث

اسنی حکمت حضرت سلیمان علیہ السلام کی اصحاب سی سیکھی ہی اور علم
موسیقی اور پیرنا اسنی نکالا ہے اور اسکی نصایح سے ہی کہ آدمی کو چاہیی
زیادہ خوش نہو وی اور نہ زیادہ رنج کری اور اچھی لوگون سے

محبت اور ہنر سیکھنی میں مصروف رہی اور نفس کو گناہ کا شوق نہ لاوی
اور جس شخص کو کہ طالب فضائل اور عبادت کا ہو اوسکی مدد کری اور جو برائی
کہ ہمیشہ ہنر سے بہتر ہے اوس نیکی سے کہ جلد جاوی اور اسی حکیم نے کہا ہے کہ رضا
اللہ تعالی کے فقط باتوں سے نہیں ہی کام بھی نیک کیا کری اور ہر شب فکر کرے
کہ آج صبح سے اب تک میں نے کیا کام کیے ہیں بس اگر بری کام کیے ہوں تو نفس کو
ملامت کری اور نیک کام کیے ہوں تو شکر خدای تعالی کا بجالاوی اور اوسنی
کہا ہی کہ اگر کیسے سی تو دوستی کری پھر تجکو معلوم ہو کہ وہ لایق دوستی کے
نہیں ہے تو اوسکی ساتھ ایسا معاملہ مت کر کہ وہ دشمن ہوجاوی اور جس سی دوستی
کرنیکا ارادہ ہو تو پہلی اوسکی کاموں اور باتوں میں غور کرکے محبت شروع کری
نہ چکنی چپڑی باتیں ہر کسی کے سنکر بے آزمائی محبت کر لیا کری کہ بہت آدمی
جہان میں دوستی کی لایق نہیں ہیں اور کہا ہی کہ شرافت نفس کی یہہ ہے
کہ جو کچھہ نیک و بد اور کلفت و رنج آپ پر گذری تو دونوں کو برابر قبول کرے
اور کسی نے اسی حکیم سے پوچھا کہ بدتر آدمیوں میں کون ہی کہا وہ شخص ہے
کہ مال دوسروں کی واسطے جمع کری اور پوچھا ای حکیم دوست تیرا کون ہے
اوسنی کہا میرا دوست وہ ہے کہ میری سچ باتوں سے رنجیدہ نہو پھر
آدمیوں نے پوچھا کہ سب لوگوں میں نیک اندکون ہی اوسنی کہا جو گناہ کم کری

اس لفظ کی معنی یونانی زبان مین بہت علم اور بڑی نفع کی ہین یہہ حکیم سب علم
اور تمام فن جانتا تھا اور بہت کتابین اسکی تصنیف سی ہین آخر عمر مین اسنی
گوشہ نشینی اختیار کی اور عبادت مین مشغول ہوا اور یہہ نصیحتین اسکی ہین کہ سب
چیزین جسپر لوگ فخر کرتی ہین وہ تندرستی سی حاصل ہوتی ہین اور کہا کرتا تھا لے
کہ تحصیل اوس چیز کی کر جسمین تیری بہتری ہو اور کہا ہی کہ اصل ہر نیکی کی پرہیزگاری
ہے پس گناہ اور برائی کرکے آدمی آپ پر ظلم نکری اور کہا ہی کہ جو شخص قناعت
نہین کرتا رنج و بلا مین گرفتار ہوتا ہی اور اس حکیم نی ایک جوان سی کہا کہ اوسنی
مال باپ کی میراث کا چندروز مین خرچ کرکی فقیر ہوگیا تھا کہ زمین سی سونا
چاندی نکلتی ہے اور یہہ شخص زمین کو نگل گیا اور کہا ہی کہ جو شخص دوسرون کو
بھلی بات کی ہدایت کری اور آپ اوسپر عمل نکری وہ ایسا ہی کہ چراغ لیے ہے
اور آپ نہین دیکھتا اور کہا ہی کہ غنی وہ شخص ہے جو مال جمع کری اور آہستہ
آہستہ اچھی باتون مین خرچ کرے نہ وہ شخص کہ مرجاوی اور دوسرون کی
لیے چھوڑ جاوی اور اس حکیم سی لوگون نی پوچھا کہ تمنی اسقدر علم کیسی سیکھا
اوسنی کہا مینی چراغ مین اتنا تیل ڈالا کہ تم پانی لوٹی مین نہ ڈالتی ہوگی
اور اتنا تیل خرچ کیا ہی کہ تمنی پانی نہ پیا ہوگا اور اوس سی پوچھا کون شخص
برائیون اور تکلیفون سی محفوظ رہتا ہے کہا وہ شخص کہ پرہیزگار ہوا اور اچھی
عقل کے موافق کام کری اور کہا ہے کہ اپنی اوس تعریف پر مت مغرور ہو

جو تجھمین نہوا اور اوس برائی سی بچ کر جو تجھمین ہووی اور ارسطو کو جو اسکا شاگرد رشید تہا ایک وصیت نامہ طرح طرح کی نصیحتون کا لکہا خلاصہ اوسکا یہہ تہا

خلاصۂ وصیت نامہ حکیم افلاطون

اول خدا کو پہچان اور اوسکا حق نگہہ رکہہ اور علم سیکہنے مین کوشش کر کہ تجکو نفع ہو اور خدا سے وہ چیز طلب نکر کہ جو فنا قبول کرنیوالی ہو بلکہ وہ چیز طلب کر کہ تیری ساتہہ ہمیشہ رہے اور تمام رات مت سو کہ تجسی حساب نفس کا لیا جاوے اور بی فایدہ باتون سی بیچار ہو اور جبتک کہ نہ پوچہین مت کہو کہ علامت بی عقلی کے ہے پہلی سوچ کر کہا کر کہ شرمندہ نہو اور جلد خفا مت ہوا کر کہ غصہ کی عادت ہو جاوی اور حاجت مندون کا کام کل پر مت ڈالکہ نہین معلوم کل کو تو کس بات مین مشغول ہو جاوی اور فقط علم پر اعتماد مت کر بلکہ علم سیکہہ کر اوسپر عمل کر کہ علم تیرا جہان مین رہے اور عمل تیرے ساتہہ اوس جہان جاو وان مین جاوے

حکیم ارسطو

اسکی معنی یونانی مین کامل اور فاضل کے ہین جب ارسطو آٹہہ برس کا ہوا تو علم سیکہنی کو حکیمون کی پاس جانی لگا اور پڑہنی مین مشغول ہوا جب سترہ برس کا ہوا تو افلاطون کا شاگرد ہوا اور بیس برس تک اوس سی پڑہا جب افلاطون مرنی لگا تو ارسطو کو اپنا خلیفہ کیا پہر ارسطو نے

بہت عزت اور بزرگی پائی اور اوسوقت کا بادشاہ اوسکی کمال تعظیم و تکریم کیا
کرتا تہا اور ارسطو لوگون کو ایسا عزیز تہا کہ جب مرا تو لوگون نی ایک تانبی کے
صندوق مین اسکی لاش بند کرکے ایک گنبد مین دفن کی اور جب کوئی بڑا کام
پیش آتا تو اسکی قبر پہ بیٹہہ کر مشورہ کرتے مشکل باتین معلوم ہو جاتین اور
اور اسکی نصیحتون مین سی یہ باتین ہین کہ اچھی بات کا حکم کہنی والا اور کرنیوالا
اور یاد دلانی والا اور یاد کرنی والا اور سننی والا سب بہلائی اور بہتری مین برابر
ہوتی ہین اور کہا ہے کہ لوگون کی حقمین کوئی چیز بادشاہ عادل سے بہتر نہین
اور ظالم بادشاہ سی زائد بری نہین اور کہا ہی کہ اگر تہوڑا انسان سوچے
تو جان لیگا کہ دنیا ہرگز اسکی لایق نہین کہ آخرتکی خرابین اسکی واسطے
اوٹہائی جاوین اور کہا ہی اگر تو نگری چاہتا ہی تو تو قناعت اختیار کر
کہ جسکو قناعت نہین وہ مال و دولت کا محتاج ہی اور آدمیون سی وہ معاملہ
نکر ہی کہ اگر وہی کام تجہسی کرین تو تجکو برا معلوم ہو اور جسنے علم سیکہی برباد ہوئی
ہے اور کہتا تہا کہ یہی علم دنیا حاصل کرنی کو نہین سیکہا ہے بلکہ جہل و نادانی
کہونیکو کہ اس سی مجہی کمال نفرت ہے اور کہا ہے کہ علم حکمت آئینہ جہان نما ہے
کہ اسمین اچہا برا دو نو دکہتی ہین اور سخاوت اور بخشش یہ ہی کہ ضرورت کے
وقت دی اور موافق اپنی لیاقت اور محتاج کی حاجت کی ہو اور رحیم پر رحم
کیا کر اور شریر کو سزا دیا کر اور دنیا کو بوجہی آخرت کمانی کے کر اور واسطے

دنیاکے محبت طلب کر بلکہ واسطی مدد دین و آخرت کی کہ دنیا فانی ہی اور آخرت
باقی اور کہا ہی جو کہ تکبر کری وہ خوار ہوتا ہی اور جو دنیاسے بہت محبت رکھتا ہی
وہ مرتی وقت مفلس مرتا ہی اور جسنی قناعت کی وہ تونگر مرتاھے اور بی علمون
اور بیوقوفون سی ملنا برابر مرنے کی ہی اور جو نیکی نکر سکے اوسکو چاہیی کہ بدی
بات پر دل نرکھی اور بہت آسان کام جسمین بڑا نفع ہو وہ چپ رہنا ھی کہ جو کم
بولا بہت فائدا اوٹھایا اور عقل و دانش سی اور و نیز بلندی ڈھونڈ نہ حسب و نسب
پر بڑائی کر اور چپ رہنا آدمی کے ہیبت بڑہاتا ھی اور سچ سی قدر و منزلت زیادہ
ہوتی ہے اور تواضع سے محبت اور انصاف سی سردار بنتا ھی اور سخاوت سے
ناموری حاصل ہوتی ہے اور عدالت سی دشمن مغلوب ہوتا ھی اور کہا ہے کہ
احمقون کی ساتھہ بیٹھنا عذاب ھی روح کا ایک کسی بہت کہانی والی سی کہا
کہ غذا واسطی قوت بڑہانی کی ہے نہ بہت کہانی کی واسطی اور کہا ہے کہ برائی کا
بدلا برائی دلیری ہے لیکن برائی کا بدلا بھلائی کرنا مردون کا کام ہے
اور کہا ھی کہ پہلے برائی اور عیب اپنی نفس کے دور کر بعد اوسکی عقل اور علم
سیکہہ کہ جسنی ایسا نکیا علم سے اوسکو فائدا ہوا اور کہا ہی کہ اگر تونی اپنی
نفس کو تابع کر لیا تو دوسری تیری تابع ہو جاوینگی اور ارسطو سکندر
بادشاہ کا وزیر تھا اسکی تدبیر سی ہمیشہ سکندر کی ترقی ہوتی رہے
ہر امیر کو چاہیی کہ مصاحب اور اہلکار عقلمند اور پرہیزگارون کو کیا کرے

حکیم سقراط

یہہ حکیم عالی قدر ارسطو کی زمانہ مین تہا اور ہمیشہ اپنی نفس کو محنت اور مشقت مین
رکہا کرتا سردی گرمی کی موسم مین ننگا رہتا لوگون نی اوس سی پوچہا کہ اتنی
محنت اور تکلیف کیون کرتا ہی اوسنی کہا مین ڈرتا ہون کہ کہین میرا نفس سرکشی
نکری اور مجہپر غالب نہو جاوی اور نالایق باتون کا شوق دلاوی بہتر یہہ ہے
کہ مغلوب رہی ایکبار اوس شہر مین کہ مکان اس حکیم کا تہا طوفان عظیم
اور بڑی آفت آئی تمام لوگ حیران و پریشان ہوی حکیم سے پوچہا کہ تو کیون
نہین گہبراتا اوسنی کہا بدخوابی سے کچہہ تکلیف نہین ہوتی اسیطرح دنیا کی پریشانی
میری اطمینان اور صبر مین کچہہ نقصان نہین کرتی کہ دنیا کو بہی ایک خواب
پریشان کہتی ہین اوسکی عورت نہایت تندخو اور بدخلق تہی ہمیشہ حکیم کو سخت
وسست کہا کرتی اور وہ تحمل کیا کرتا ایک دن کوٹہی پر وہ عورت برتن دہوتی تہی
اور حکیم پر غصہ ہوتی تہی وہ خاموش تہا عورت اوسکی چپ ہونی سے زاید غصہ
ہوئی اور پانی برتن کی دہووَن کا حکیم کے اوپر ڈالدیا تمام بدن اوسکا
اور وہ کتاب کہ دیکہہ رہا تہا تر ہوگئی حکیم نے بردباری سی ہنس کر کہا کہ سچ ہے
جب خوب گرجتا ہی تو برستا ہی اور پہر کتاب دیکہنی لگا ایکدن کسی نی حکیم کو
گالی دی حکیم کے دوست نی کہا کہ تو بہی اسکو کچہہ کہو کہ ناحق تجہکو گالی دیتا ہے
حکیم نے کہا کبوتر کوے کی بولی نہین بول سکتا

ارسطو نے اپنی کتاب مین اسکی بہت باتین اچھی لکھی ہین

حکیم اسقلبیوس

یہہ شام کے ملک مین رہتا تہا اور ہمیشہ لوگونکو علم سیکہنی کا شوق دلایا کرتا تہا علم طب اسنی نکالا ہے اور حکماء یونان مین بڑا معتبر ہی اسکی بارہ ہزار شاگرد تہی اور ہزار قندیل اسکی قبر پر جلا کرتے علم طب کا ورثہ اوسکی اولاد مین بقراط حکیم کے زمانے تک رہا اور اوسکی یہہ نصایح مشہور ہین کہ جو شخص زمانیکا انقلاب جانتا ہے وہ آپکو ضایع نہین کرتا اور کہتا ہے کہ زاہدی علم حکمی کا بہتر ہے کہ ہمیشہ بہرتا ہی اور اپنی جگہہ پر رہتا ہی اور کہتا ہے کہ مطلب نہ حاصل ہونا بہتر ہے اس سی کہ نالایق کے آگی ہاتہہ پہیلادی اور کہتا ہے کہ تعجب ہے اوس شخص سے کہ بخوف بدنکی بیماری کی کہانی سی پرہیز کری اور بخوف عذاب آخرت کی گناہ سی نہ بچی جس جاہل کو کہ نہ مانی اونہ سمجھی سکہانا بہی جہالت ہے

حکیم ثافسطیس

یہہ شاگرد ارسطو کا تہا اور بعد ارسطو کے اوسکا خلیفہ ہوا اور اوسکی کتابون کی شرحین لکہین اوسکی یہہ نصیحتین ہین کہ نفس کے حقیقت مین پر و بال ہین جہان چاہتا ہے پہنچتا ہے اور جسکو چاہتا ہے دیکہتا ہے اور کہتا ہے اگر کثافت دنیا کی دور کر سکی تو تہوڑے مدت مین نفس چراغ کیطرح روشن ہو جاتا ہے اور کہتا ہے سخاوت بدن کی مال سی ہے اور سخاوت نفس کے علم سے

اور بدن اور مال فانی ہین اور نفس اور علم ہمیشہ باقی

حکیم اودیموس

شاگرد ارسطو کا تھا بڑا دانا ہے اور بہت کتابین تصنیف کین اوسکی یہہ باتین مشہور ہین کہ نادان سی اپنا بھید مت کہو کہ اوسکی چھپانے کی عقل و طاقت نہین رکھتا اور کہا جیسی تیر پتھر سے لگ کر تیر انداز کی طرف لوٹ تا ہی اسیطرح بری بات نیک آدمی کیطرف سی الٹ کر کہنی والی پر پڑتی ہی لوگون نے اوس سے پوچھا تو نکاح کیون نہین کرتا کہا مین اپنی صلاح سی عاجز ہون دوسریکا غم کیسی اوٹھاؤن اور داغ دلپر رکھون پوچھا رات دن لکھنی پڑہنی مین کیون مشغول رہتا ہی کہا اپنی نادانی دور کرنے کو کسی احمق نے اوسکو نادان کہا حکیم کو اس بات کا کچھہ رنج نہوا لوگون نے کہا تو نی اسکی بات پر التفات نکیا کہ بخشی عالم کو نادان کہا حکیم نے جواب دیا کہ اگر مین حقیقت مین نادان ہون تو اسنی سچ کہا مین کیون برا مانون اور اگر نادان نہین ہون تو جھوٹ بات سے کیون ناراض ہون

حکیم دیمقراطیس

یہہ بہمن بن اسفندیار کے وقت مین تھا اور حکیمون نے اسکی اکثر باتین اپنی کتابون مین لکھی ہین منجملہ اون کے یہہ ہے کہ اوس سے کہا مت دیکھہ تو آنکھہ بند کر لے کہا مت سن کان بند کر لی کہا مت بول مونہہ بند کر لیا

کہا باتین مت سمجھہ تو کہہ مجھکو اپنیکے طاقت نہین

حکیم فانس

افلاطون کی شاگردون مین سی ہی بہت کتابین تصنیف کی ہین ایکبار جہاز پر سفر کیا وہ ٹوٹ گیا تختی پر بہکی کنارے پر آیا اور علم ریاضی کی قواعد سی آبادی کے طرف آیا ایک شہر خوب آباد دیکھا اندر جا کر بطفیل علم و ہنر کے سب مین معزز ہوا آدمی اوسکی خدمت مین جمع ہوی اور اوسکی باتون سی فائدہ لیا ایکبار کیا خوب کہا کہ اوس چیز کو انسان اپنی پونجی نکری کہ اگر کشتی ٹوٹ جاوی تو خالی ہاتھہ رہجاوی بلکہ وہ مال جمع کری کہ ہر حال مین کام آوے

حکیم فلیس

یہہ بڑا حکیم اور طبیب تہا جس شہر مین رہتا تہا وہان کی لوگ ایکدن بت خانہ مین جاکر جانور ذبح کیا کرتے تہی حکیم کے پاس بہی آکر اسی کام کرنیکو کہا اس حکیم نے ایک گای مٹی کے بنائی اور ہمراہ اپنی لیجاکر بت پر توڑی لوگون نی کہا یہہ کیا کیا کہا مجکو افسوس آیا کہ بی جان کی واسطی جاندار کو ہلاک کرون

حکیم سفیداس

یہہ حکیم لوگون سی الگ رہا کرتا تہا اور آدمیون کے بیہودہ باتون سی دلتنگ ہوکر اقرار کیا تہا کہ کسیسی بات نکرونگا جب بادشاہ نی یہہ خبر سنی حکیم کو بلوایا اور ہر چند چاہا کہ کچہہ کہی مگر اوسنی مونہہ نکہولا بادشاہ نی اوسکی قتل کا حکم کیا

اور خفیه جلاد سی کهدیا که جب باهر لیجاکر اسپر تلوار نکالی اگر یهه رو لی تو مار ڈالنا
اور اگر چپ رهی نه بولی تو میری پاس پهر لی آنا غرض جلاد نے جب اوسکو
بخته پایا تو پهر بادشاه کی پاس لی آیا اور حال بیان کیا بادشاه نی وسکی
بهت عزت کی اور اپنی پاس رکها اور کها مجکو کچهه نصیحتین کرو وه
موته سی نه بولا لیکن کاغذ پر کچهه نصیحتین اور اچهی باتین لکهدین

حکیم اسکندر افرودیسی

یهه جالینوس کی زمانه مین تها اور اوس سے بهت مباحثه کیا هی اوسکی یهه باتین مشهور
هین که اگر تجهی منظور هو که کسی کی عقل و هنر کا امتحان لی باتو نین اوسکو
مغالطه دی اگر سچ جانی تو نادان هے اوس سی مت مل اور اگر نه مانے
تو عاقل هے اپنا مصاحب بنا

حکیم دیوجانس کلبی

بهت پرهیزگار تها آبادی اور خانه داری سی اسکو نفرت تهی رات کو
گهر مین نرهتا جهان رات هوتی وهین بسر کرتا اور کچهه مال همراه نهین
رکهتا تها کپڑی فقط بقدر ستر کے رکهتا جو کچهه ملجاتا اوسپر قناعت کرتا
لوگون نی اوس سی پوچها که تو گهر کیون نهین بناتا اوسنی کها میرا
گهر اگر تم دیکهو تو حیران هو جاو چهت میری گهر کے آسمان هی اور تمام
روی زمین میرا گهر هے ایکبار سکندر بادشاه اوسکی پاس آیا حکیم نے

اوسکی طرف کچھ التفات نکیا سکندر نی پوچھا اپنی پی خبر ہے اور بدخلقی مجھسے
کسوسطی ہے حکیم نے کہا مین اوونکی طرح محتاج نہین ہون سکندر نی کہا
یہہ بی پروائی تجکو کس سے ملی کہا مین غریبی مین ایسا خوش ہون کہ تو مال
و دولت مین ایکدن اوس سی بطریق دل لگی کی پوچھا کہ ای حکیم تیرا کوئی عزیز
واقربا نہین بعد موت کی تجکو کون گاڑیگا حکیم نے کہا میری بدبو ہی لاش تجھے
تو ہی دفن کردیگا اوس سی پوچھا کھانا کسوقت کھانا چاہیی کہا جسکو کھانا
میسر ہے وہ ہر وقت بہوکا ہے اور غریب کو جسوقت کہ ملجاہی وہی اوسکا وقت ہے
اوس حکیم نے ایک شخص کو دیکھا کہ عورت کی نکاح کی خواہش رکھتا تھا افسوس
کیا اور کہا یہہ شخص تہوڑی سی راحت کی لیی بہت تکلیف اوٹھاتا ہے کسے نی
اوس حکیم سے کہا کہ فلانا تجھکو بدنام کرتا ہی حکیم نے کہا کہ میری عقل و ہنر کو
اوسکی عقل نہین پہنچتی لوگون نے اوس سے پوچھا کہ تجکو فلانی حکیم سے
کیا نسبت ہے کہا مین بسبب حکمت کے احمق ہوگیا ہون اور وہ احمقی سے
نکل کر مرتبۂ حکمت کو پہنچا ہے ایکبار بادشاہ کو نصیحت کی کہ تو اپنی حسن اور
لباس اور سواری سی اپنی بڑائی مت ظاہر کر بلکہ بخشش اور نیکی سی اور جب
چاہی کہ کسیکو برائی سے روکی تو پہلے سوچ لے کہ یہہ بدی تجھمین تو نہین
اور کہا ہے کہ اکثر کامون مین زیادتی خوب ہے مگر بولنی مین کہ بہت
بولنا بالکل عیب ہے اوس سے پوچھا کہ تونگر ہی کسکو کہتی ہین کہا جسکی

خواہش دور کرنی کو آخر جاہلون نی جب اوسکی عداوت پر کمر باندہی تو حکیم کے
دوستون نی اس بات کی حکیم کو خبر دی اور کہا کہ تہوڑے دنوں اس ملک سے
باہر چلا جا لوگ درپی تیرے ہین اور تکلیف دیا چاہتے ہین حکیم نی کہا یہے وقت
میرے حلم و تحمل کے امتحان کا ہے ایکدن کوئی شاعر بادشاہ کے تعریف پڑہتا
تہا حسب اتفاق حکیم بہی وہان گیا اور جیب سے روٹی نکالکر کہانی لگا لوگون نے
کہا یہہ کیا حرکت ہے بادشاہ کی تعریف سنتا ہے یا روٹی کہاتا ہے کہا جہوٹ سے
روٹی کہانا بہتر ہے اور کہا ہے جو کوئی بامید تحسین و آفرین کی نیک کام کرے
تو گویا اوسنے برائی کے اور منتظر تعریف کا ہوا ایک مصور نے تصویر بنانا چہوڑکر
طبابت اختیار کے حکیم نے اوسکو دیکہکر کہا ای مصور تو نی خوب کیا کہ اگر تصویر
مین خطا ہوتی تو دگ تجکو برا کہتی اب اگر علاج مین خطا کریگا تو خاک پردہ پوشے
کری گی اور کہا کرتا تہا کہ دولت عقل کے بہتر ہے مال سے اور جہل و نادانی
فقر و افلاس سے بدتر ہے نیک خوئی سے کوئی زائد اچہا ہمنشین نہین
اور توفیق خیر سے کوئی بہتر رہبر نہین اور مشورت عقلا سے کوئی بہتر
پناہ نہین اور ادب سے بہتر کوئی دولت نہین ایک کم بخت نی اوسکو گالی دیے
حکیم نے اوسکو کچہہ نکہا اور خاموش رہا لوگون نے اسکا سبب پوچہا کہا مین
اوسکو کیا کہتا کہ وہ خود فحش زبان سے بکتا تہا اس حکیم سے کسی نی پوچہا
کہ کون سے تدبیر و حکمت سے دشمن سے عوض لین کہا تو وہ کمال سیکہہ جو اوسمین نہو

اور کہا ہے کہ اگر تو لوگون سے آنکہہ مین عزیز ہو تو اپنی کو بزرگ مت جان اور
کہا ہے بہت لوگ ایسی ہین کہ زندگی کہانے پینے کے لیے جانتی ہین
حالانکہ کہانا پینا واسطے زندگی کے ہے

حکیم ادمیس

یکتا اپنی زمانے کا تہا علم طب اور شاعری مین بی مثل تہا اوسکی نصیحتین مشہور ہین
اور بہت قصیدی اچہی مضمون کی بڑی فصاحت و بلاغت سی کہی ہین یونان
کے شاعر اوسکو اپنا پیشوا جانتی ہین ایکبار وہ قید ہوا اوس سی پوچہا تو کہان سے
آیا کہا ما باپ سی پہر پوچہا کیون آیا ہے کہا اسی واسطی کہ ایکدن اس قید سے
چہوٹون قید خانہ کی حاکم کو یہہ لطیفہ پسند آیا اوسکو چہوڑ دیا اور ارسطو اوسکی
شعرون کو بہت پسند کرتا تہا ایک سو اسی برس جیا اور اوسکی باتین
سے یہہ مشہور ہے کہ عاقل وہی جو بدنکی اور بدی کی بدلی نیکی کری اور
کہا ہے کہ بدکارون کی ملنی سے خوف کرتا تو بہی اونہین سی ہووے
اور نیک کام مین جلدی کیا کر کہ مبادا شاید تو سست ہو جاوی یا کوئی مانع
ہو جاوی اور کہا ہے کہ ظاہر شئی کا اوسکی باطن سی خبر دیتا ہے اور اپنی بیٹی
کو کہا ہے کہ خوشی نفس کی مت کیا کر اور تابع دل کا مت ہو اور ہوس والا
مغلوب شیطان کا ہوتا ہے نیک کام کے عادت کر کہ اچہا کام ہے
اور بدی سی ڈر کہ بری بات ہے دنیا کو سوداگر کا گہر جان اور ایسی کوشش کر

کہ دنیا میں نقصان نہووی اور کم بولا کر بہت بولنی سے خفیف جاتی ہے
اور یہ چند فقری اوسکی شعرون کا ترجمہ ہین جو چیز تجکو غم مین ڈالی اوس سے
دور رہو اور جو نفع کہ ظلم سے حاصل ہو وہ حقیقت مین نفع نہین ہی بلکہ نقصان
ہے اور احسان کرنیوالی کی تعریف ضرور ہے ورنہ ناشکری ہوگی اور کام کی مشورہ
کرنا خطا ہی اور جبتک کسی کی برائی کا یقین نہو اوسکو ملامت نکرہی اور بدکار سے
مشورت مت کر اور اگر اونکی مشوری سی تجکو نقصان ہو تو تو لایق اوس نقصان
کے تہا جو عمر خوشی سے نگذری وہ داخل عمر کے نہین عقلمند وہ شخص ہے کہ اپنا
کو اگلی دنکی فکر مین فجر کردی اور جوانی مین وہ کام کر کہ بڑہاپی مین اوسکی
حاجت ہو اور بہتر وہ شخص ہے کہ کسی کی حقمین بدگمانی نکرے

حکیم سولون

یہ حکیم بڑا عقلمند اور شاعر تہا اسکی تصنیفین بہت ہین اور اوسکی ایک کتاب
مین ایسی اشعار ہین کہ اونکی سنی سے سپاہیون کو شوق لڑائی کا ہوتا ہی
اور خیال مین لڑائی کے ڈوب کر دشمن پر حملہ کرتی اٹھتر برس زندہ
رہا ہی اوسکی یہ باتین ہین کہ جو کسی چیز کی طمع سی کسی سی دوستی کرہی
تو اوس چیز کی جانی سی اوسکی دوستی بہی جاتی رہتی ہے اور عاقل
وہ ہے کہ اگر اوس سی کوئی خطا ہو تو اپنی نفس کو ملامت کرے
اور جاہل وہ ہے کہ اپنی نفس سے بیخبر ہو اور دوسرون کی عیب کو

دیکھتا پھرتی اور لڑکون مین شرم وحیا ہونا بہتر ہے خوف کی ہونی سی کہ
شرم وحیا دلیل عقل کی ہی اور خوف وڈر دلیل نامردی کی اور بزرگون کے
تعظیم وتکریم کر کہ چھوٹی تیری عزت اور حرمت کرین اوس سی پوچھا کہ تیرے
عمر کتنی باقی ہی کہا ہی ایکدم کسی نے اوس سی عورت کرنیکی اجازت مانگی کہا
یہہ ایسا کام ہی کہ اگر کریگا تو پشیمان ہوگا اور اگر نکریگا تو افسوس وحیرانی
لیجاویگا اوس سی پوچھا آدمی پر کون سی چیز بہت دشوار ہے کہا روکنا نفس کا
بری بات سی اور کہا ہی کہ بزرگی اور فضیلت وہ نہین کہ تو خود اپنی طرف
نسبت کرے بلکہ بزرگی کی بات وہ ہی کہ دوسری تجہین کہین اور کہا ہی
سخی وہ ہے جو اپنی مال مین بخل نکری اور دوسرون کی مال مین ندیکھی
اور کہا ہے کہ سبھونکی دلمین وہ شخص عزیز ہوتا ہے جو حاضرون کا ادب
کری اور غائبون کا نیکی سے ذکر کری ایکدن یہہ حکیم کسی اپنی دوست
کے تعزیت مین روتا تہا لوگون نی پوچھا کیون روتا ہے کہا مجکو اوسکی
یہہ عادت یاد آئی کہ زائد ایکدن کی خرچ سے جمع نہین کرتا تہا لوگون
نے پوچھا ای حکیم تجکو بادشاہ کیون نہین دوست رکھتا
کہا کوئی شخص اپنی سی زائد غنی کو دوست نہین رکھتا

حکیم زینون

یہہ شخص بہت مردانہ اور بہادر تہا اور حکمت اور شجاعت دونون رکہتا تہا

اور باوجود اسکی صاحب مروت اور محبت کا تہا ایکبار بادشاہ نی اُس حکیم کو
مع اوسکی قریبون اور عزیزون کی قتل کا حکم دیا حکیم اپنی قوم کی بدویر بادشاہ کا
مقابل ہوا بادشاہ نی اوسپر لشکر بہیجا کہ سب کو قید کرلاوین جو قصور وار تہے
بہاگ کر چہپ گئی بادشاہ نے حکیم کو بہت ڈرایا کہ بہاگی ہوؤن کا پتا بتا دے
جب حکیم نے جانا کہ بادشاہ غصہ مین مجہکو کچہہ برا کہی گا اپنی زبان کاٹ ڈالی
کہ جب مین کہہ سکون گا تو دوستون کی پتا بتانی سے معذور ہونگا غرض کہ
یارون کی آمان کی لیے اپنی اوپر اسقدر صدمہ پسند کیا اور کہا ہی کہ بڑا مشکل
کام پہچاننا اپنی نفس کا اور چہپانا اپنی بہید کا ہی اور کہا ہی کہ قناعت سب
باتون مین زائد مفید ہے اور بہتر یہ صفت ہے کہ خدا کی دیی ہوی پر راضی رہو
اور بہت بری چیز حرص و غضب ہے خصوصًا بی وقت اور بی محل غصہ ہونا
اور اپنی شاگردون کو یون نصیحتین کیا کرتا تہا کہ اگر کوئی چیز ضائع ہو جاوے
تو اوسکی ضائع ہوجانی پر ملول نہو بلکہ اوسکو ایسا جانو کہ ایک چیز جہان سے آئی تہی
وہان چلی گئی اور دوست دل کی راحت ہوتی ہین جسقدر ہوسکی دوستونکی
نگہبانی مین سعی کرے اوس سے پوچہا خواب کیا ہے کہا یہ آرام ہے بعد
مشقت کی ہے اور ایسی چیز ہے کہ موت سے مناسبت رکہتی ہی بادشاہ نے
اس حکیم سے کہا کہ مجہکو کوئی نصیحت کر حکیم لوٹا پانی کا بہرلایا
اور بادشاہ سے کہا اگر تجہکو پیاس غالب ہو اور سوا اس پانی کی اور کہین پانی

ہو تو اس لوٹی کو تو کس قیمت سے مول لی بادشاہ نے کہا آدھی بادشاہت پر
حکیم نے کہا کہ اگر پیاس بڑھی تو کیا دیگا کہا آدھی دوسری بھی دیدونگا
حکیم نے کہا اے بادشاہ جب سلطنت ایک لوٹی پانی سے قیمت زائد نہیں
رکھتی تو اسپر فخر مت کر ایکدن کسی شخص کو دیکھا کہ دریا کی کنارے رنجیدہ
دنیا کی غمسے اوداس بیٹھا ہے حکیم نے کہا اے شخص فرض کیا کہ تیرے پاس
ایک کشتی مال بھرے اس دریا میں ہو اور طوفان سخت آوے تو تیرا دل کیا کہیگا
اوسنے کہا اوسوقت مجکو کچھ غم اور خیال اس مال کا نہوگا اور یہی کہونگا
کہ کسیطرح میری جان بچے اور کنارے پہنچوں حکیم نے کہا تو اسوقت یہی
خیال کر کہ میں طوفان سے بچکر کنارے پر آیا ہوں اور جو مال تیرے
پاس بچا اوسپر راضی ہو کر بیہودہ غم مت کھا

حکیم سکندر

یہ بھی حکیموں کی جماعت میں داخل ہے ہفت اقلیم کا بادشاہ تھا
اور بڑا عالم اور بعضوں کے نزدیک نبی بھی ہے اور بعضے کہتے ہیں
فقط بادشاہ عادل اور حکیم دانا تھا فردوسی شاعر نے اسکی حال کو
مجمل لکھا ہے مگر حضرت نظامی علیہ الرحمہ نے سکندر نامہ بحری میں تفصیل
سے لکھا ہے اور اگلی حکما کے تاریخ میں لکھا ہے کہ سکندر کا باپ
بڑا سردار تھا جب سکندر بالغ ہوا تو اوسکی باپ نے علم و ادب سیکھنے کو

ارسطو کے پاس بٹھایا سکندر نے ارسطو کی خدمت مین رہکر خوب علم و ادب سیکھا
چونکہ اول سی عقلمند اور فہیم تھا اسواسطی علم حکمت مین اوستاد کامل ہوا جب
اوسکا باپ مرنی لگا تو اپنی قوم کو جمع کرکے وصیت کی کہ تم سب سکندر کی حکم کی
تابع رہنا اور اسکی کہی پر عمل کرنا اور ارسطو اوستاد کو بہی بہت تاکید کی کہ
سکندر سے کبہی جدا نہونا غرض کہ سکندر نے بعد وفات باپ کی اپنی قوم سے
کہا کہ اے لوگو سردار اور حاکم تمہارا جہان سی چلا گیا مجکو تمیز کچہہ حکومت نہین ہے
مین ایک شخص ہون تمہاری قوم کا جسپر تمہاری رضا ہو مین بہی اوس سے
راضی ہون پہر اپنی قوم کو نصیحت کی کہ بادشاہ ایسا چاہیی جو اپنی اقرار سے
نہ پہرے اور سب سی لطف اور تواضع کری اور تمہاری کامون مین سب سے
زائد کوشش کری اور فقرا اور مساکین پر رحیم ہو جب اوسکی قوم نی اوسکا
یہہ کلام سنا تو سب بول اوٹہی کہ توہی قوم کا بادشاہ ہی جو کچہہ فرماوی گا
ہم سبکو قبول ہے اور سب اوسکی فرمان بردار ہوی سکندر نے اللہ تعالے
کا شکر کیا اور فرمایا جو کام اللہ تعالی کے خلاف مرضی ہو اوس سے بچنا
چاہیی پس قوم کو حکم کیا کہ سوا خدا کے بت کو نہ پوجو کہ پتہر اور لکڑی کے
پوجاروا نہین ایکبار لوگون نی پوچہا کہ اپنی ارسطو اوستاد سی کسقدر
محبت رکہتی ہو کہا زائد حد سے یہان تک کہ اگر وہ مجہی سلطنت چہوڑنے
کو کہی تو ابہی بادشاہی چہوڑ دون اور مین جو کبہی اوسکو ہمراہ

نہین لیجاتا ہون اوسکا یہہ باعث ہے کہ سفر کے سبب سے حکمت کی تعلیم
نہین کرسکتا مجکو ڈر ہوتا ہے کہ کہین علم میری ملک سی نہ اوٹھہ جاوی
اور سکندر نے تخت پر بیٹھہ کر خزانی کا دروازہ کہولا اور لشکر کو انعام اور
اکرام سی سرفراز کیا آخر کو سکندر تمام ملک یونان پر قابض ہو گیا اور
مغرب کا ملک بہی لی لیا پہر مصر کو فتح کر کی سمندر کی کنارے شہر اسکندریہ
بسایا جب خبر اسکی غلبہ کے دارا بادشاہ ایران نی سنی تو اپنا وکیل بہیجکر
سکندر سے خراج مانگا سکندر نے کہا جو مرغ سونی چاندی کا انڈا دیتا تھا
وہ مر گیا اب خراج لینی کے امید مت رکھہ یعنی میرا باپ جو حاصل دیتا تہا
مین نہ دونگا دارا یہہ سنکر غصہ ہوا یہان تک کہ دونون مین لڑائی ہوئی
آخر سکندر کے فتح ہوئی اور دارا مارا گیا پہر سکندر ہندوستان کی طرف
آیا جب صلح اور لڑائی سے ہندوستان کو بہی قبضہ مین کر لیا تو چین کے
طرف گیا چین کے بادشاہ نی ایک عمدہ لونڈی اور ایک غلام اور ایک
گہوڑا اور ایکدن کی رسد دعوت مین بہیجی سکندر اس تہوڑی تحفہ سے
متعجب ہوا کہ اتنا بڑا بادشاہ چین کا باوجود اس مال و ملک کی مجہ سے
بڑی بادشاہ کو اتنا کم بہیجا اور حکیمون سی اس بات کا بہید پوچہا ٭
اہلکارون نے عرض کیے کہ بادشاہ چین کا مطلب ان چیزونکی بہیجنے سے
یہہ ہے کہ جو بادشاہ ساری جہانکا ہوتا ہے اوسکی کار آمد یہی چار چیزین ہین ٭

ہین لونڈی غلام واسطی خدمت کی اور گھوڑا سواری کو اور ایکدن کی رسد
ایکدن کی کہانی کو باقی اسباب جہان کا محض بیکار او سنا یہ وہی سکندر
اس نکتہ سی بادشاہ چین کی بہت خوش ہوا اور اوسکا سب ملک اوسکو بخش کر لوٹ آیا
لکھتے ہین کہ سکندر ایکبار سفر مین اپنی باپ سے جدا ہوا اوسکی باپ نے خط لکھا کہ خلاصہ
اوسکا یہہ ہے امی بیٹی بڑائی اور تکبر کو اپنی دل مین مت جگہہ دی کہ سبب ہلاکت
کا ہی اور یہہ گمان مت کر کہ ہمیشہ ایک ہی حال پر رہونگا کیونکہ اسکو تغیر لازم ہے

حکیم بطلیموس ۱۷

اپنی زمانی کا یکتا تھا اور علم نجوم خوب جانتا تھا کتاب مجسطی اوسکی تصنیف ہے
مصر کا رہنی والا تھا اسّی سال کی عمر ہوئی اوسنی کہا ہے کہ عاقل کو لازم ہے
کہ جو خدا کی سوا اوسکی دل مین گذری تو اپنی نفس کو ملامت کری اور پشیمان
ہووی اور جسنی اپنی نفس کو بچانا وہ جاہل ہے اور جسنی علم مین کوئی نئی
بات نکالی وہ قیامت تک نیک نام رہا اور حکمت ایک درخت ہی کہ
اوسکی جڑ دل مین ہے اور زبان مین اوسکا پھل ہے اور جو بڑی عمر چاہے
وہ رنج و مصیبت مین صبر کرے اور جو غصہ آوی تو آپکو روکی کہ گناہ
اوس سی نہو اور تابع شہوت کا ذلیل زائد ہے زر خریدہ غلام سے اور
بیچارے بدن کی حق مین قید خانہ بلا کا ہے اور روح کو غم و غصہ پاون کی
زنجیر ہے اور اسس ہی کو سے بہتر بات نہین کہ بدی کی عوض نیکی کرے

حکیم جالینوس

یہہ پچاس برس بعد سکندر کے پیدا ہوا اور یہہ اون آٹھہ طبیبون مین سے
جو طب کی اوستاد گذری ہین علم طب اور حکمت مین چار سو کتابین اسنے
تصنیف کی ہین اور علاج مین عمدہ تجربات رکہتا ہے اوسنے کہا ہے کہ حلم
و بردباری کے عادت کر کہ اپنی مقصود کو پہنچی اور اپنی تعریف مت کر کہ
محروم رہی اور دوسرون کو حقیر مت جان کہ تجکو حقیر جانینگے

حکیم حنین بن اسحق

اسنے پہلی سب سی یونانی زبان کی کتابین جو ارسطو اور افلاطون کی تہین اونکو
عربی مین ترجمہ کیا خلیفہ ہارون رشید کی وقت مین شہر بغداد مین پیدا ہوا اور
شام کے ملک مین علم پڑہا اوسنے کہا ہے کہ جسنے دنیا کی ذلت و خواری سے
پرہیز کیا اوسنے سعادت آخرت جمع کی علم نجوم خوب جانتا تہا ایکدن خلیفہ
مکتفی باللہ نے جو بغداد کا بادشاہ تہا اوس سے پوچہا کہ نجوم کی قاعدہ سے
نیک ساعت نکال حکیم نے سوچ کر کہا تیرا لڑکا ہرگز ولیعہد نہوگا یہ حکومت
تیرے بہائی مقتدر باللہ کے نصیب مین ہی پہر ہر چند خلیفہ مکتفی نے لڑکے
کی واسطی کوشش کی مگر کچہہ فائدہ نہوا اوسکی تصنیفین بہت
ہین خصوصًا علم طب اور نجوم مین بہت اچہی چیزین نکالی ہین

تمام شد حالات حکماے سابق

ترجمہ انتخاب بادشاہان عجم کا

غرض تاریخ کی دیکھنی اور سنی یہی ہے کہ خیال اس بات کا کریں کہ اگلی
بادشاہ کیسی قابل اور عقلمند تھے اور کیسی باتیں نکالی ہیں اور کون اچھا
اور کون برا تھا اچھونکا حال کیا ہوا اور بروں کا انجام کیسا اور اچھوں کو
لوگوں نے بعد مرنے کی کیا کہا اور بروں کو کیا کہا تا تو اچھی کام اختیار کرے
اور بری کاموں سے کہ جتنی بدنامی اور ملک و حکومت کی خرابی ہو
بچا کرے اور معلوم کریں کہ ہر کام کے لیے کیا تدبیر چاہیے اور ملک کس بات سے
بڑھتا ہے اور ملنا اور مصاحبت کن لوگوں سے بہتر ہے اور امیر کے پاس
کون لوگ ہوں اور کنسی دور رہیں اور کنکی عزت زیادہ کریں اور قدر ہونکو
کیسا رکھیں اور ہر شخص کے باتوں کے فریب میں نہ آوے سو سب یہ باتیں
مفید علم تاریخ سے معلوم ہوتی ہیں اور پہلی جو سب سے زمین میں بادشاہ ہوا ہے وہ یہ تھا

ذکر کیومرث کی بادشاہی کا

کہتے ہیں کہ تخت و تاج بادشاہی کا کیومرث نے نکالا ہے اور یہ ہمیشہ
پہاڑوں میں رہا کرتا تھا اور آدمی اوس وقت جانوروں کی جھڑی پہنتے تھے

اور اس بادشاہ کا ایک بیٹا تہا سیامک نام اور اس کیومرث بادشاہ کا ایک
دیو دشمن تہا اوس دیو کے بچہ نے باپ سی اجازت لیکر کیومرث سی لڑائی کو
آیا اور دیوون کی فوج لایا ادہر سے بہی بادشاہ کا بیٹا سیامک اوسکی مقابلہ
کو آدمیون کی فوج لیکر نکلا تقدیر سے یہ شہزادہ دیو بچہ کی ہاتہہ سے مارا گیا
اور شہزادہ لشکر شکست کہا کر بہاگ آیا جب کیومرث نی بیٹی کا مارا جانا سنا
نہایت غمناک ہوا اور ایک سال تک اوسکا ماتم کیا ایکدن غیب سی کیومرث کو
آواز آئی کہ پہر دیو کا مقابلہ کر کہ تیرے فتح ہوویگی تب کیومرث نی اپنی
پوتے ہوشنگ نام کو کہ سیامک کا بیٹا تہا لشکر دیکر دیو کی لڑائی پر بہیجا
مدد الہی سے اس لڑائی مین دیوونکا بادشاہ اور اوسکا بچہ دونو ہوشنگ
شہزادی کی ہاتہہ سے ماری گئی اور دیوونکا لشکر تباہ ہوا اس کیومرث
نے تیس برس بادشاہی کی اور بعد اسکی وفات کے
اسکا بیٹے پوتا ہوشنگ نام اسکے جگہہ بادشاہ ہوا انتہی

حال ہوشنگ کی سلطنت کا

اس بادشاہ نی اپنی عقل سے آگ پتہر سے نکالی اور اس آگ کو نور الہی
سمجہکر اپنی قوم کو آگ پوجنی کا حکم کیا جبتک آگ بجاکر نکہانی سے
میوہ وغیرہ گذران اوقات کرتے تہی اور لوہارونکا کام اور بہمورا اور سنجاب

اور قلم کا پہننا اور طرح طرح کی عمدہ کہانون کا کہانا اسی بادشاہ نی ایجاد
عقل سی نکال کر لوگون کو بتلایا یہہ بادشاہ بڑا منصف اور رحیم دل تہا چالیس
برس بادشاہی کی بعد اسکی وفات کی اسکا بیٹا طہمورث تخت نشین ہوا

حال طہمورث کی سلطنت کا

لباس اور فرش پشمینہ کا اس بادشاہ نی نکالا ہے اور باز اور شاہین
اور سیاہ گوش وغیرہ شکاری جانورون کو پکڑ کر اسی بادشاہ نے اپنی عقل
سے قاعدہ شکار کا سکہایا آگی آدمی انکے شکار پکڑوانا نہین جانتی تہے
نقل ہے کہ ایک وزیر اس بادشاہ کا جو بڑا عقلمند تہا اوسنی ایک روز کیسی
بڑے دیو کو قید کر کے طہمورث بادشا کی آگی لایا اور دیو اوس دیو کے
قید ہونی سے غصہ مین آئی اور اپنا لشکر لیکر طہمورث بادشاہ کی لڑائی
کو چڑہی اون دیوؤنکا سردار جو عونام تہا اس لڑائی مین طہمورث بادشاہ
کے ہاتہہ سے گرز کے چوٹ سے مارا گیا پہر سب دیوؤنکو پکڑ کے قتل کا حکم دیا
دیوون نے عرض کی کہ اگر آپ ہم سبکو چہوڑ دین تو ہم ایک عجیب چیز نذر
کرین طہمورث نی اونکو امان دیے دیوون نے دوات و قلم لا کر نذر کے
اور طریقہ لکہنے کا سکہلایا لکہنا اسی بادشاہ کے وقت سی عالم مین مشہور ہوا
آگے آدمی لکہنا نہین جانتی تہے تیس ۳۰ برس طہمورث نی

بادشاہ ہیث کے بعد اوسکی جمشید اوسکا بیٹا بادشاہ ہوا

حال جمشید کی سلطنت کا

جمشید بادشاہ بڑا عقلمند اور دانا تھا اسنے اپنی سمجھ سے زرہ اور
چار آئینہ اور تلوار اور دوسرے ہتیار نکالے اور لوہے سے بنا کر لوگونکو
دی آگی لتہ اور پتھر اور ہاتہ سے لڑائی کرتے تھی اور ابریشمی کپڑی بھی اسی
بادشاہ کی تدبیر سے نکلا ہے اور اس بادشاہ نے جہان بہتا پانی
اور زمین لائق کہیتی کے دیکھی وہان شہر اور گانون بسایا اور کہیتی اور
اناج بونا اسکی وقت سے مشہور ہوا ہے اور اسی نے کشتی بنا کر دریا پر
چلائی تا لوگ اوس پر ایک جگہ سے دوسری جگہ جاوین اور ایک
جڑاو کا تخت بنایا کہ جب اوس پر بیٹہتا تو دیو اوسکو لیکر اوڑتی اور جہان
چاہتا اوتار دیتے اور اسی بادشاہ نے ہر برس کی پہلی دنکا نام
نوروز رکہکر اوسمین بڑا جشن شروع کیا اور سات سو برس تک اسنے
بادشاہی کی اور اسکی یہان کا کوئی شخص اس مدت مین
مبتلا موت اور مرض کا نہین ہوا ایکبار اس بادشاہ کو غرور
اور تکبر آیا وزیر سے بلا کر کہا کہ زمین پر مجہسا کوئی بادشاہ نہین
یہہ غرور اوسکا اللہ تعالے کو برا معلوم ہوا اور سبب اوسکی زوال کا ہوا

حال ضحاک تازی کی بادشاہی کا

یہہ ضحاک پہلے عرب کا بادشاہ تھا اور دو سانپ اوسکی دونون کندہون پر نکل
آئی تھی اور آدمی کا مغز کہایا کرتے اور سبب اسکا یہہ ہوا کہ ایکدن ابلیس نیک
آدمی کے صورت بنکر ضحاک کی آگی آیا اور اپنی اچہی باتون سے اوسکو اپنے
کر کے اوسکا مصاحب اور رفیق بنا ایکدن ضحاک کو صلاح دی کہ تو اپنی باپ کو
مار ڈال اور ضحاک نی اوسکی صلاح پہ تیار ہوکر باپ کی راہ مین ایک کنوا کہودا
اور تنکون اور مٹی سے چہپا دیا اوسکا باپ ہمیشہ رات کو باہر عبادت
کرنے جاتا تھا اس رات اس کنوی مین گرکر مر گیا ضحاک اوسکی جگہہ
بادشاہ ہوا پہر ابلیس ہمیشہ اچہی کہانے پکاکر اوسکو کہلاتا اور جابتک
سوا روٹی اور ساگ کے اور کہانا لوگ نہین جانتی تھی مزیدار اکثر
کہانے ابلیس سے نکلی ہین ایکدن ابلیس انڈا پکا کر لایا ضحاک اوسکو
کہاکر بہت راضی ہوا کہا تو اسوقت جو مانگی سو دون شیطان نے
کہا اپنی دو نو کندہونپر مجکو بوسہ لینی دی تا لوگون مین میری عزت
ہو ضحاک نی یہہ بات قبول کیے اور شیطان بوسہ لیکر غائب ہوا فی الفور
دو کالی سانپ اوسکی کندہون سے نکل آئے پہر تہوڑے دیر کے
بعد شیطان طبیب بنکر آیا اور ضحاک نی کہا اس بیماری مین تیری زندگی

مشکل ہے ضحاک نے بہت عاجزی سی دوا پوچھی تو کہا اگر آدمی کا بہیجا ان سانپونکو کہلایا کری تو تو بچی گا اور جس دن انکو آدمیکا بہیجا نہ دیگا تو یہہ تیرا کلیجا کہاینگی یہہ کہکر چلا گیا اور شیطان نی یہہ فریب اسواسطی دیا کہ بادشاہ بسبب ظلم کے خراب ہوا اور آدمیون کی کمی ہو جاوی اور نجانا کہ اللہ تعالے حافظ آدمیون کا ہے غرض ہر جگہہ مشہور ہوا کہ ضحاک کی دو سانپ آدم خوار نکلی ہین انہین دنون ایران سے بہت لوگ جمشید کی پاس سے بہاگ کر خراسان مین آگئے اور ضحاک تمام روی زمین کا بادشاہ ہوا

حال اس ضحاک کی ماری جانی کا

جب جمشید خراسان مین آیا تو وہان کی بادشاہ کے لڑکے کورنگ نام سے نکاح کیا اور وہان رہنی لگا لیکن چونکہ ضحاک سے ڈرتا تہا اسواسطی چین کے طرف بہاگ گیا اور وہان سی بہی ڈر کر ہندوستان مین آیا راہ مین ضحاک کی لوگ جو اوسکو ڈہونڈتی تہے پکڑ کر ضحاک کی پاس لیگئی اونی جمشید کو مروا ڈالا کورنگ شہزادی اوسکی غم مین ایک مہینہ بیتاب رہے آخر کو زہر کہا کر مرگئی یہہ ضحاک قریب ہزار سال کے بادشاہ زمین کا رہا آخر فریدون بادشاہ کے ہاتہہ سے جو طہمورث کے اولاد مین تہا جمشید کے خون کی عوضمین مارا گیا اور فریدون جہان کا بادشاہ ہوا

حال فریدون کے بادشاہی کا تقسیم کر دینا ملک کا اپنی بیٹون کو اور مارا جانا ایرج چھوٹی بیٹی کا

فریدون بادشاہ عادل رعیت پرور تہا سب اوسکی انصاف اور سخاوت سی خوش تہی اور اسکی رحم سے سب ضحاک کی ظلمون کو بہول گئے اور فریدون کی تین بیٹی تہی سلم اور تور اور ایرج سو فریدون نی سلم کو ملک روم دیا اور ایرج کو ایران اور تور کو توران پہر دونو بہائیون نی ایرج سے حسد کیا کہ یہہ نسبت روم و توران کی ایران کا ملک آباد اور زرریز تہا اور اسی حسد سے دونون نے ملکر ایرج کو مار ڈالا اور فریدون اس ایرج کو بہت چاہتا تہا اوسکی مارے جانے کی وقت پریشان و غمناک ہوا

حال پیدا ہونی منوچہر کا اور اپنی باپ کی عوض لینی کا

ایرج کی عورت ماہ آفرید نام اوسکی مارے جانی کی وقت حاملہ تہی اوسکے ایک لڑکے پیدا ہوئی فریدون نے اوسکا نام پشنگ رکہا جب وہ جوان ہولی تو فریدون نے اوسکو اپنی بہتیجی پشنگ نام سے بیاہ دیا اوس سے ایک لڑکا پیدا ہوا منوچہر نام جب وہ جوان ہوا تو اوسکو فریدون نے اپنی جگہہ تخت پر بہٹہایا اور تاج اوسکی سر پر رکہا منوچہر بہت خوبصورت

اور عقلمند تھا لوگون نی جب اوسکو لایق سلطنت دیکھا تو جان و دل سے
سب اوسکی فرمان بردار ہوئی آخر منوچہر نے اپنی باپ کی خون کی واسطے
سلم اور تور سے لڑکر اونکو قتل کیا پھر منوچہر تمام زمین کا بادشاہ ہوا اور
خدا پرستی کے دین کو رواج دیا اور سبکو گمراہی سے نکالا اور سام
پہلوان کو مدار المہام اپنی سلطنت اور ملک کا کیا ۞

حال زال کی پیدا ہونی کا

جب سام مدار المہام منوچہر کا ہوا تو اس سام کا ایک لڑکا پیدا ہوا خوبصورت
مگر تمام بال بدن کی سفید تھی نام اوسکا زال رکھا سام نے اوسکو منحوس
جانکر البرز پہاڑ مین ڈال دیا تا جانور اوسکو کھا جاوین لیکن جو اللہ تعالے
نے اوسکی نگہبانی کی ایک سیمرغ کہ اوس پہاڑ مین گھونسلہ رکھتا
تھا زال کو اپنی پنجہ مین اوٹھا کر گھونسلہ پر لیگیا اور ہمراہ اپنی بچون کے
پالنی لگا یہان تک کہ وہ جوان ہوا ایک رات سام نے خواب مین دیکھا
کہ کوئی بزرگ کہتا ہی کہ تیرا لڑکا ابتک جیتا ہی سام کو اس بات سی خون
محبت کا جوش مین آیا اور زال کے ڈھونڈنی کو البرز پہاڑ پر گیا
اور اللہ تعالی نی زال کے ملنی مین مناجات سام کے قبول کیے اور
سیمرغ حکم الہی سے سام کی پاس آیا اور سب حال زال کے پالنی کا بیان کیا

اور زال کو لا کر سام کو دیا پھر رخصت کی وقت کئی پر اپنی سیمرغ نے اوکھیڑ کر
زال کو دیی اور کہا جب تجھکو کوئی مشکل پیش آئی تو ایک پر منبر جلانا فی الفور
مین اوسی وقت آجاونگا اور تیرے کام مین شریک ہونگا پھر سام سی کہا کہ زال
لائق بادشاہی کی ہے اسکو منحوس جاننا نہیں زال اور سام دونو سیمرغ سی رخصت
ہوی اور شہر مین آکر سام نی زال کو منوچہر بادشاہ کی روبرو کیا نجومیون نی
آکر کہا کہ ستارہ زال کا بہت بلند ہے تمام زمین کی پہلوان اس سے عاجز ہونگی
اور یہہ سب پر غالب آئی گا یہہ سنکر منوچہر نی زال کو بہت انعام دیا اور سام
کو حاکم کابل اور خراسان اور ہندوستان کا کرکے رخصت کیا سام نی ہر علم
وہنر کے قابل لوگون کو بلاکر زال کی تربیت پر مقرر کیا اور خراسان کو کہ اوسوقت
مین زابلستان مشہور تھا خوب آباد کیا اور رعایا کو خوش رکھا اور رودابہ
نام لڑکی مہراب بادشاہ کابل کی جو ضحاک کی نسل سے تھا زال سے بیاہ دی
رودابہ کو زال سے حمل رہا اور جننی وقت لڑکا نکلنا اسقدر مشکل ہوا کہ قریب ہلاکت
کی پہنچی زال نی اوسیوقت سیمرغ کا پر آگ پر رکھا جب سیمرغ آکر حاضر ہوا تو زال نی
سب حقیقت حال اوس سے بیان کی سیمرغ نی کہا بی پیٹ چیری یہہ لڑکا
نہین نکلی گا اور اوسکی پیٹ مین ایسا بچا ہی کہ تمام پہلوان اور دیو اوس سے
عاجز ہون گے زال نی کہا اگر یہہ عورت مرجاوی گی تو مین بھی آپ کو
مار ڈالون گا سیمرغ نی یہہ سنکر جنگل سے ایک گھاس لادی اور کہا

پہلی عورت کو شراب پلاکر بیہوش کر اوسکا پیٹ چیر کر بچہ کو نکال لی پہر بہہ
گہانس اوسکی زخم پر ملدی کہ فی الفور بہر جائیگا زال نے اوسیطرح
کیا اور رستم پیدا ہوا سب اقربای زال اوسکو دیکہکر خوش ہوی اور اوسکا
نام رستم رکہا اور رستم کی تصویر ریشمین بناکر پہیج کر سام کی پاس
کہ مازندران مین تہا بہیج دی مشہور ہے کہ رستم تین برس کی بعد
پیدا ہوا اوسی گہڑی پر بیٹہا اور باپ کا گرز ہاتہہ مین اوٹہا لیا اور ہر روز
پانچ بکرے کہاتا تہا اور جب جوان ہوا لشکر لیکر کوہستان مین اپنی
پردادا نریمان کے خون کا عوض لینی کو گیا اور اوس سے لڑا آخر رستم
ساتہہ کئی پہلوانون کے سوداگرون کی صورت بنکر اور اونٹون پر نمک
لادکر اندر قلعہ کے گیا اور اس حیلہ سی اندر جاکر وہان کی سپاہیون کو
مارکر فتحمند ہوا اور تمام جواہر اور خزانہ قلعہ
کا لیکر اور اوس قلعہ کو کہود کر خوشحال لوٹ آیا

حال منوچہر کی مرنی کا

جب ایک سو بیس برس منوچہر نی بادشاہی کی تو اوسکو غیب سے
معلوم ہوا کہ اب عمر کم رہی ہے تو منوچہر نے اپنی بیٹی نوذر نام کو بلایا
اور ملک و مال اوسکو دیکر کہا کہ مین اللہ تعالے کو ہمیشہ پوجتا رہا ہون

تو بہی اوسکی عبادت کرنا اور اگر افراسیاب پشنگ کا بیٹا تجہسے لڑنے آویگا
اور تجہپر زور دیگا تو تو سام اور زال اور رستم سے مدد چاہنا کہ وہ لوگ
میرے اولاد کی مدد کرتے رہینگے پہر چند روز کی بعد منوچہر بیمار ہوکر
مرگیا اور اوسکا بیٹا نوذر تخت پر بیٹہکر اوسکی جگہہ بادشاہ ہوا

بیان نوذر کی سلطنت کا اور مارا جانا افراسیاب کی ہاتہہ سے

نوذر نے اول تو کچہہ دنوں منوچہر کی کہنی پر عمل کیا اور آخر مین ظلم اور زور
کرنے لگا ایران کی لوگ اوس سی ناراض ہوی اور ہر طرف اپنی مظلومی
اور خرابی کے خط کہنے لگے اور نوذر کے اوٹہانی کے ہر کسیسے سی خواہش کی
پشنگ نام بادشاہ توران نے یہہ سنکر اپنی بیٹی افراسیاب کو معہ فوج
تیس ہزار کے نوذر سے لڑنے کو ایران کی طرف بہیجا نوذر نے ایک لاکہہ
چالیس ہزار سپاہ ایران لیکر افراسیاب سے لڑنی کو آیا اور اوس سے
عہدہ برا نہو کر اوسکی ہاتہہ مین گرفتار ہوا اور افراسیاب کی ہاتہہ سے
مارا گیا اور بادشاہت نوذر کی ایک سو سات برس رہی بعد اسکی افراسیاب
ایران کا بادشاہ ہوا

حال طہماسپ کا

افراسیاب جب ایران کا بادشاہ ہوا لشکر کابل اور زابل کیطرف

واسطے یعنی اوس ملک کے روانہ کیا زال کہ خراسان کا حاکم تھا ہمراہ مہراب حاکم کابل یعنی اپنی سسر کی ساتھہ ملکر افراسیاب کی لشکر سے لڑا اور اوسکو شکست دی پہر طہماسپ نام ایک شہزادی کو کہ فریدون کی نسل سے تہا بادشاہ اپنا بناکر اور ہر طرف سی سپاہ لیکر ایران پر افراسیاب سے لڑنی کو چڑہے گیے اور پہلی ملک پارس لیا پہر افراسیاب کیطرف کوچ کیا افراسیاب نے جب زال سے مقابلہ کے طاقت نہ دیکہی تو عین لڑائی میں میدان سی بہاگا اور ایران کا ملک چہوڑکر توران کی راہ لی یہہ طہماسپ ایران کا بادشاہ ہوا اور پانچ سال بادشاہی کی اور بعد اسکی گرشاسپ اوسکا بیٹا بادشاہ ایران کا ہوا

حال سلطنت گرشاسپ اور ملنا کیقباد کا

جب یہہ گرشاسپ تخت پر بیٹہا تو کم عمر تہا بندوبست ملک کا خوب نکر سکا یہہ حال پشنگ بادشاہ توران نے سنکر دوبارہ افراسیاب کو بڑی فوج دیکر ایران کیطرف گرشاسپ سے لڑنی کو بہیجا ان دنون کہ زال بوڑہا ہو گیا تہا لڑائی کے سرانجام سے کمزور ہوکر یہہ فکر کیے کہ فریدون کی نسل سے کیسے شخص کو جو ان عقلمند اور پہلوان بہت ہو اور فکر و تدبیر اچہی رکہتا ہو اوسکو لاکر ایران کا بادشاہ بنانا چاہیے لوگون کو اوسکی ڈہونڈنی کے واسطے ہر طرف روانہ کیا آخر جاسوسون نے زال کو خبر دی کہ ایک جوان

کیقباد نام فریدون کی نسل کا البرز پہاڑ مین رہتا ہے اور قابل بادشاہت
ایران کی ہے زال نے یہہ سنکر رستم کو اوسکی لانے کیلیے بہیجا رستم کیقباد
کو لی آیا تب زال ورستم نے اور امیرون نے صلاح کرکے کیقباد کو ایران کا
بادشاہ کیا

ذکر کیقباد کا اور لڑنا افراسیاب سے

زال ورستم نے کیقباد کو تخت پر بیٹھایا اور سامان لڑائی کا تیار کیا اور افراسیاب سے لڑنی
چلی جب دونو لشکر مقابل ہوے تو لشکر ایران سے قارن نام کاوہ لوہار کا بیٹا اور فوج
توران سے سماساس نام کہ دونو نامی پہلوان افسر فوج تہے میدان مین پہلی لڑائی کو نکلے
اور ہنر سپاہگری دکہلا ے تقدیر سے قارن ایرانی سماساس تورانی پر غالب آیا
اور اوسکو میدان مین قتل کیا پہر رستم کہ نوجوان تہا باپ سے اجازت لیکر
میدان کو نکلا اور افراسیاب کو بلایا افراسیاب نے رستم کو لڑکا دیکہکر بے
ہتیار مقابلہ مین آیا رستم بہی ہتیار رکہکر افراسیاب سے زور کرنی لگا پہلے
افراسیاب نے رستم پر خوب زور کیا مگر گہوڑے سے نہ اوتار سکا پہر رستم نے
افراسیاب کا پٹکہ پکڑکے ایک زور مین گہوڑے سے اوٹہا لیا اور چاہا کہ
اسطرح کیقباد کی روبرو لے آوے لیکن افراسیاب کی کمر کے پٹی ٹوٹ
گئے اور زمین پر گر گیا توران کے لشکر نے یہہ دیکہکر ایکبارگے
افراسیاب کی بچانے کو رستم پر حملہ کیا کیقباد نے بہی ایرانی

سواروں کو حملہ کرنیکا حکم دیا کہ رستم کی کمک کریں دونوں

لشکروں نی ملکر وہ لڑائی کیکہ نمونہ قیامت ظاہر ہوا آخر افراسیاب

کے فوج کی شکست ہوئی اور ایرانیوں کے فتح اور پشنگ افراسیاب

کے باپ نی سوا صلح کی تدبیر نہ دیکھی اور کیقباد سے اس بات پر صلح کیے

کہ دریای جیحون کے اوس پار علاقہ ایران ہو اور اس پار حد توران

کے اور کیقباد بھی اس اقرار پر راضی ہوا اور ایران کیطرف لوٹ آیا اور

سو برس تک عدل و انصاف اور داد و دہش سے بادشاہی کی جب

عمر آخر ہوئیے تو اپنی بیٹی کیکاوس کو کہ سب ہی بڑا تھا تخت پر بیٹھایا

اور باقی اپنی تین بیٹوں کو کیکاوس کے اطاعت کا حکم

کرکے خود عالم بقا کے طرف کوچ کیا

حال کیکاوس کے سلطنت کا

جب کیکاوس بادشاہ ہوا تو ملک کو عدل و سخاوت

سے خوب آباد کیا اور لوگوں کا دل شاد ہوا پھر ملک

مازندران کے لینے کے واسطے عمدہ لشکر لیکر گیا

وہاں کے بادشاہ نے کیکاوس سے عاجز آکر قلعہ

میں پناہ لی اور سفید دیو کو مع لشکر دیوان

کہ اوسکی تابع تھی اپنی مدد کو بلایا سفید دیو کی بات شکر دیوان آنکر کیکاوس
سے لڑائی کیے اور ایران کی لشکر کو تباہ کیا باقیون کو ستہ کیکاوس
قید خانہ مین بند کروا دیا پھر مازندران کی بادشاہی بارہ ہزار دیو دیکو
قیدیون کے پہری پر مقرر کیا تب کیکاوس نے ایک پہلوان ایران مین
زال ورستم کی پاس بھیجا اور اپنی حال سے خبر دیے جب اوس پہلوان نے
جاکر یہ حال زال سے کہا تو زال کمال غمگین ہوا اور واسطے رہائی بادشاہ
کیکاوس کے رستم سی مدد چاہی رستم اپنی رخش نام گھوڑی پر سوار ہوا
اور سام کا گرز اور باقی ہتیار کہ جس راہ کیکاوس گیا تھا اوسکو چھوڑکر
ہفت خوان کی راہ سے مازندران کو گیا اور ہر منزل مین ہر آفت کو دور
کرتا ہوا مازندران مین پہنچا اور سفید دیو اور باقی دیوون کو مار کر کیکاوس
کو قید سی چھوڑایا اور پھر وہان کی بادشاہ سے لڑکر اوسکو قتل کیا
تب کیکاوس ساتھ فتح کے مازندران مین گیا اور تمام خزانہ اور مال لیکر
ایک پہلوان کو وہان کا حاکم کرکے ایران کی طرف لوٹ آیا اور راہ
مین ہاماوران کی بادشاہ کے لڑکی سی نکاح کیا اور چند دنون وہان
رہا اوس بادشاہ نے ایکدن کیکاوس کو غافل پاکر قید کیا جب
پھر کیکاوس کی قید ہونی کی خبر ایران مین مشہور ہوئی تب افراسیاب
بادشاہ توران نے فرصت غنیمت جانکر مع لشکر ایران پر چڑھائی کیے

اور او سی ایران کو لیکر تخت پر بیٹہا رستم نے یہہ خبر کیکاوس کے قید ہونے کی سنکر لشکر لیکر ہاماوران کو آیا اور بعد بہت لڑائی کی وہ بادشاہ عاجز ہوا اور رستم سی امان مانگی اور کیکاوس کو قید سی چہوڑکر رستم کی حوالہ کیا کیکاوس نی وہان ایران کا ارادہ کیا افراسیاب اوسکی لڑائی کو نکلا جب دونو لشکرونکا مقابلہ ہوا افراسیاب تاب حملہ رستم کی نلاسکا اور ملک توران کو بہاگ آیا کیکاوس بفراغت تخت پر بیٹہا

کیفیت سہراب کی پیدا ہونی کی

کہتی ہین کہ ایکدن رستم اکیلا شکار کو گیا تہا اور شکار کا کباب کہاکر سورہا اور اپنی گہوڑے رخش کو چرنے چہوڑ دیا چند ترک آکر رستم کی رخش کو چرالی گئی جب رستم جگا تو گہوڑی کو نپایا جانا کہ ترک لوگ چرالیگئی تہا گہوڑی کی کہوج پر چلا اور شہر سمنگان کہ حد توران مین تہا داخل ہوا اور وہان کی بادشاہ سی ملکر گہوڑا چوری جانیکا حال کہا سمنگان کی بادشاہ نی رستم کی بہت تسلی کیے اور دعوت کا سامان کر کی کہا کہ خاطر جمع رکہو مین گہوڑی کو مع چورون کی پیدا کردونگا جب رات کو رستم وہان رہا تو وہان کی بادشاہ کی لڑکی تہمینہ نام نی بجانب رستم کی پاس آئی اور بولی کہ مین غائبانہ تیرا وصف سنکر

تجھپر عاشق ہوئی ہون اور تیری کلمہ سوا اورسے نکاح نکرون گی باپ نے
نکاح کا مجکو اختیار دیا ہے یہی تیرا گھوڑا اپنی لوگون سی چورا منگوایا ہے
اگر تو میرے باپ سی میری نکاح کا پیغام دی تو وہ قبول کریگا دوسری دن
رستم نی بادشاہ سمنگان سے اوسکی لڑکے کو طلب کیا اور اوسنی راضی
ہوکر رستم سی اپنی لڑکی کا نکاح کردیا رستم ایک رات تہمینہ کی پاس رہکر رخصت
ہوا اور جاتی وقت رستم نی ایک نگینہ کہ سام و نریمان سی پایا تہا اپنی پاس
سی اوس شہزادی کو دیا اور کہا کہ اللہ تعالی تجکو لڑکا دی تو یہہ نگینہ
اوسکی بازو پر اور اگر لڑکی ہو تو اوسکی بالو مین باندہنا یہہ تہمینہ سی گہوڑا
رخش لیکر اپنی شہر کو چلا آیا بعد چند دن کی شاہ سمنگان کی لڑکی کی ایک
فرزند نرینہ پیدا ہوا اوسکا نام سہراب رکہا جب دس برس کا ہوا تو ایکدن
اپنی ماسی پوچہا کہ میری باپ کا کیا نام ہی اوسنی کہا تیرا باپ رستم ہے
پہر اوسکی بہت اوصاف بیان کیی اور رستم کی باپ دادا کی کمال تعریف
کی سہراب نی کہا مین کسیکو باپ کی پاس بہیجتا ہون تا اوسکو میری خبر دے
مانی کہا تو ہرگز ایسا نکرنا کہ اگر رستم سنیگا تو تجہکو اپنی پاس
بلوالیگا اور مین تیری جدائی مین مرجاؤن گی ابہی چالین رستم نے
ایک قاصد تہمینہ شاہزادے کی پاس بہیجا اور پوچہا کہ تیری لڑکا
ہوا ہے یا لڑکی تہمینہ نے سہراب کو چہپا لیا اور رستم سے کہلا بہیجا

کہ میری لڑکا لڑکی کوئی نہیں ہوا غرض جب سہراب جوان ہوا تو ماں
بولا کہ میں کیکاوس سے لڑنی جاونگا اور سب ایران کا ملک اوس سے لیکر اپنی
باپ رستم کو دونگا اور اوسکو ایران کا بادشاہ کرونگا اور بہت لوگ
سہراب کی ساتھ ہوی جب افراسیاب نی یہہ خبر سنی خوش ہوا اور بڑی
فوج سہراب کی مدد کو بہیجی اور لشکر کے افسرونکو تاکید کیے کہ ہرگز سہراب
کو رستم کی نام و نشان سی آگاہ مت ہونی دینا کہ جب رستم سہراب کی
ہاتہہ سے مارا جائیگا تو پہر میں سہراب کو کیسے حیلہ سے مار ڈالونگا پہر
تمام ملک ایران میرا ہو جائیگا القصہ سہراب سعہ لشکر افراسیاب ایران
کے طرف آیا اور اوسوقت میں سہراب کی عمر بارہ برس کے تہی کیکاوس
بہی ہمراہ رستم کی بہت فوج لیکر سہراب سی لڑنی کو چلا جو تقدیر آلہی میں
یون ہی تہا سہراب نے اپنی باپ رستم کو نچانا اور رستم نی بہی سہراب
کو اپنا بیٹا نہ معلوم کیا آخر سہراب نے میدان میں نکلکر مقابل کو طلب کیا
طوس و گودرز اور باقی پہلوان ایران کے اوس سی خوف کہاکر مقابلہ
میں نہ آسکی لاچار رستم اوس سے لڑنی کو میدان میں آیا اور اوسکی ڈیل
ڈول سے حیران ہوا صبح سے شام تک لڑائی رہے کوئی دوسرے
پر غالب نہوا دوسری دن پہر ان دونوں کے لڑائی ہوئی
رستم نے کشتی کے پیچ سے سہراب کو پچہاڑا اور جلد خنجر مار کر

ہوسکا سینہ چاک کیا سہراب نی آہ کھینچ کر کہا کہ افسوس مین باپ کے
دیکھنی کو یہان آیا تھا اور نہ ملاقات ہوئی رستم نے پوچھا تیرا باپ
کون ہی سہراب نی کہا میری باپ کا نام رستم ہے اور میری ماسمنگان کی
شہزادی ہے جب رستم نے یہہ سنا غمسے بیہوش ہو گیا پھر جب
ہوش مین آیا تو سہراب سے کہا کہ رستم کے تیری پاس کیا نشانی
ہے اوسنی کہا میری ماں نے ایک نگینہ میری بازو پہ باندہ دیا ہے
کہ اوسکو رستم دی گیا تھا جب رستم نی اوس نگینہ کو کہولکر دیکھا
تو کہا مین بدنام زمانی کا ہون کیسے باپ نی اپنی بیٹی کو بیگناہ نہین
مارا اب مجکو زندگی حرام ہے اور چاہا کہ اپنی کو بہی ہلاک کرے سہراب
نے کہا ای باپ بیٹی اپنا خون بخشا تقدیر الٰہی یونہی تھی کہ باپ
کے ہاتھہ سے مارا جاؤن گا تو اب ہلاک مت ہو اور گریہ وزاری مت کر
پھر رستم کو وصیت کی کہ مین ترکستان مین پیدا ہوا ہون اور ترکون کے
مجہپر حق ہین اب ترکون سے مت لڑنا اور انکو کسیطرح مت ستانا
رستم نے یہہ بات قبول کیے اور سہراب نی یہہ کہکر وفات کی
رستم کے اقربا رونی لگی اور کیکاوس نے بموجب صلاح رستم
کے افراسیاب سے صلح کیے اور ہومان کہ سپہ سالار فوج توران
کا تھا اپنی ملک کو چلا گیا اور کیکاوس معہ لشکر ایران مین آیا

رستم تابوت سہراب کا خراسانیوں لی آیا اور سب عزیزوں نی اوسکی ماتمی
لباس پہنا جب سہراب کی ماں اس حال سی آگاہ ہوئی تو غصّہ سی چاہا کہ آگ مین
گر پڑے لیکن اوسکی قریبون نے بڑی تدبیر سے روکا پہر وہ غمسے آوارہ
رستم کی پاس آئی اور زابلستان مین سب کے ساتہہ سہراب کے ماتم مین شریک ہوئی

ذکر سیاوش اور مارا جانا اوسکا افراسیاب کے ہاتہہ سے

کاوس بادشاہ کا ایک بیٹا تہا سیاوش نام خوب صورت صاحب لیاقت کہ بادشاہی
اور پہلوانی کی کام خوب جانتا تہا اور ان باتوں مین رستم کا شاگرد تہا اور کاوس
کی ایک عورت تہی سودابہ نام وہ سیاوش پر عاشق ہوئی کیسے تدبیر و حیلہ سے
کاوس کو فریب دیکر سیاوش کی بلانی کی اجازت لی اور اوسکو گہر مین
بلاکر اپنی آرزو طلب کی سیاوش نے اسکام سی پہلو تہی کی سودابہ نی ناراض
ہوکر بدکاری کی سیاوش پر تہمت لگائی اور کاوس سے کہا کہ تینی اوسکو
بیٹا جانکر محبت سی بلایا تہا اوسنی میری بیحرمتی کا قصد کیا اور ہزار خرابی
اوس سے بچی کاوس یہہ سنکر غضب مین آیا او سیاوش سی سب حال
پوچہا اوسنی جیسا گذرا تہا کہدیا کاوس نے بڑی آگ جلائی اور سیاوش
سے کہا اگر تو سچا ہے تو بیخوف اسمین گہس جا سیاوش بیغم اوس آگ مین
چلا گیا اور تہوڑے دیر پیچہے صحیح سلامت نکل آیا کاوس سیاوش سے شرمندہ ہوا

اور سوداوہ کو مکارہ جانا اس درمیان میں کاوس نے سنا کہ افراسیاب
پھر لڑائی کو فوج جمع کرتا ہے سیاوش کہ سوداوہ سے اندیشہ رکھتا تھا اور خدا سے
چاہتا تھا کہ کسیطرح سے باپ سے دور ہو جاوے تو پھر ایسی تہمت میں نہ پھنسے
کاوس سے کہا کہ اگر مجکو رستم کے ہمراہ افراسیاب سے لڑائی کو آپ روانہ کریں
تو میں اس خدمت میں خوب کوشش کروں کاوس نے یہہ بات قبول کی اور سیاوش
کو مع رستم بڑی فوج دیکر توران کیطرف روانہ کیا سیاوش نے پہلے شہر بلخ کہ
ترکون کا تھا فتح کرکے توران کا ارادہ کیا افراسیاب نے اوس سے ڈر کر صلح کا
پیام دیا اور سیاوش نے جو صلح میں شرطیں کین اوسنے مانیں آخر سیاوش نے
اپنے باپ کاوس کو لکھا کہ افراسیاب بلخ کی فتح سے ڈر گیا لڑنا نہیں چاہتا
اور موافق میری شرطون کی صلح کرتا ہے آپ اگر حکم دین تو میں صلح کرون
کاوس یہہ خبر سنکر راضی نہوا اور سیاوش کو اپنے پاس بلوایا اور طوس کو
کہ ایران کا نامی پہلوان تھا افراسیاب سے لڑنے بلخ کی طرف بھیجا سیاوش
نے اپنا جانا ایران کو مناسب نجانا اور سب سامان اور لشکر بلخ میں چھوڑ
کر چیدہ تیس ہزار سوارون سے توران کو چلا گیا افراسیاب فخر کو استقبال
کو آیا اور سیاوش کو بڑے عزت سے لاکر اپنا بیٹا بنایا اور بعد تھوڑے دنون
کے اپنی لڑکی فرنگیس نام سے اوسکا نکاح کردیا اور ملک چین اوسکو
دیا سیاوش فرنگیس کو لیکر چین میں گیا کاوس نے جب سیاوش کا

توران مین جانا سنا کیکاؤس غمناک ہوا اور طوس کا جانا اور افراسیاب کے لڑائی کو موقوف
رکھا اور بلخ سے لشکر ایران مین بلا لیا اور رستم بھی بسبب چلی جانے سیاوش کے
کیکاوس سے ناراض ہو کر بے رخصت سیستان مین چلا آیا بعد تھوڑے دنون کے
افراسیاب نے گرشیوز نام اپنے بڑے داماد کو بہت تحفہ دیکر سیاوش کی پاس بھیجا
گرشیوز سیاوش سے دل مین عداوت رکھتا تھا جب چین سے لوٹ کر توران مین آیا تو
افراسیاب سے سیاوش کے بہت شکایتین کین کہ وہ تجھ سے جنگ کا ارادہ رکھتا ہے
افراسیاب نے کہا اس بات کا کسطرح اعتبار کرون گرشیوز نے کہا تو اوسکو
طلب کر اگر وہ نہ آوے تو میری بات سچ جاننا افراسیاب نے پھر گرشیوز کو سیاوش
کے بلانے کو روانہ کیا جب سیاوش توران جانے کو تیار ہوا تو گرشیوز نے کہا
تو ہرگز توران مت جا افراسیاب تجھے مرواڈالیگا سیاوش گرشیوز کے
فریب مین آگیا اور افراسیاب کو لکھ بھیجا کہ ان دنون فرنگیس بیمار ہے مین
اوسکی خدمت مین مصروف ہون بعد تھوڑے دنون کے آؤنگا گرشیوز
یہ خط سیاوش کا لی آیا اور افراسیاب کو دیکر کہا وہ ہرگز آپ کی پاس نہ آویگا
کہ سامان جنگ مین مصروف ہے افراسیاب کو گرشیوز کی بات کا یقین ہوا
اور ایک لشکر اوسکی طرف بھیجا اور سردار اوسکا گرشیوز کو کیا جب یہ خبر
سیاوش کو پہنچی اپنے جی مین دل مین کہا کہ گرشیوز نے سچ کہا تھا کہ افراسیاب
نے مجھکو واسطی قتل کے طلب کیا تھا پھر فرنگیس سے مشورت کی کہ مین

ایران کی طرف بہاگنا چاہتا ہون تو بہی میری ساتہہ چل فرنگیش نے کہا
مجکو پانچ مہینی کا حمل ہے تیری ساتہہ یلغار نکر سکون گی تو مجہکو یہان
چہوڑ جا سیاوش نے کہا اگر تجہکو اللہ تعالی فرزند عنایت کری تو اوسکا
نام کیخسرو رکہنا اور یہہ کہکر ہمراہ ہزار سوارون کی ایران کو اپنی باپ
کاؤس کے طرف بہاگا افراسیاب نے فوج اوسکی پیچہی بہیجی چونکہ ہمراہی
سیاوش کے کم تہی سب ماری گئی اور سیاوش پکڑا گیا جب افراسیاب کے
آگی آیا تو اوسنی سیاوش کو قتل کیا پہر فرنگیش کے لڑکا پیدا ہوا اور نام اوسکا
کیخسرو رکہا افراسیاب کا ایک وزیر معتبر تہا پیران ویسہ نام اوسنی افراسیاب
کے طرف سی اندیشہ کیا کہ ایسا نہ ہو یہہ کیخسرو کو بہی سیاوش کے طرح مار ڈالی
اسواسطی اوسکو پوشیدہ معہ دایہ جنگل مین بہجوا دیا اور خفیہ اوسکی خوب
تعلیم و تربیت کی اور افراسیاب سی کہا کہ مین کیخسرو کو صحرا مین ڈلوا دیا
تا جانور کہا جائین اور تو بہی خون سی بچی مگر اوسکی موت نہ تہی ایک
گانووالی نی اوسکو لاکر پالا اتفاق سی وہ مثل دیوانون کی ہو گیا ہے
افراسیاب نی پیران سی کہا اوسکو میری آگی بلوا پیران نی اپنا آدمی
اوسکی لانی کو بہیجا اور اوسکو سکہلا دیا کہ تو کیخسرو کو خوب سمجہا دینا
کہ جب افراسیاب کی آگی آوی تو گانون والون کے لباس مین
آوی اور دیوانون کے طرح باتین کری کیخسرو نی اوسیطرح کیا افراسیاب نے

اوسکو دیوانہ جانکر معلوم کیا کہ یہہ کچھہ سلطنت کی کام نہ آویگا اوسکی ماکی
پاس بھجوا دیا فرنگیش کیخسرو کو لیکر جہان سیاوش مارا گیا تھا اگر اپنی
نسلے کو رہنے لگے اور کے خسرو کو خوب تربیت اور تعلیم دیے

بھیجنا کیکاوس کا رستم کو افراسیاب کی لڑائی پر اور لانا گیو کا کیخسرو کو بعد تلاش ایران مین

جب کیکاوس سیاوش کے ماری جانی سی اندوہناک ہوا تو رستم کے ہمراہ لشکر
افراسیاب کے لڑائی پر بھیجا اور سوداوہ اپنی بیوی کو کہ سیاوش کو اوسکی تہمت سے
نکالا تہا مروا ڈالا رستم نی ملک توران مین جاکر افراسیاب سے جنگ کی اور فوج
توران کو شکست دی رستم بعد فتح توران مین آیا اور افراسیاب کی تخت پر
بیٹھا اور افراسیاب جب بہاگا تو کیخسرو کو مع اوسکی ما سے لیکر دریای
چین سے پر لیطرف بہیج دیا کہ رستم اوسکو نہ پاوی رستم نے گیو پہلوان کو کہ ایران
مین نامی تہا کیخسرو کے تلاش کو بہیجا اور اپنی بیٹی فرنبز کو توران کا
بادشاہ کرکے خود ایران مین لوٹ آیا گیو بہت دنون تلاش کرتا رہا
ایک کناری نہر پر پہنچا وہان ایک نوجوان کو بیٹہا دیکہا سوچا کہ یہی شاید
کیخسرو ہے جب پاس گیا تو کیخسرو نے بہی گیو کو پہچانا اور اپنی پاس

اور اپنی پاس بلا کر پوچھا کہ کیا گیو پسر گودرز تو ہی ہی اوسنی کہا ہان
پھر گیو نے کہا تو کیخسرو پسر سیاوش ہے اوسنی بہی کہا ہان پھر گیو اوسکی
قدمونپر گر پڑا اور پوچھا ای شہزادی تجکو کیسی معلوم ہوا کیخسرو نی کہا میری
باپ نی اپنی محل مین سب ایران کی پہلوانون کے تصویرین بنوائی ہین
ہین جسکو دیکہون پہچانون گا پہر کیخسرو کو معہ اوسکی ماکی لیکر ایران کیطرف
روانہ ہوا رستی مین افراسیاب کا لشکر انکو پکڑنے آیا مگر گیو لڑتا ہوا
چلا آیا اور اوس دریا مین کہ سرحد توران اور ایران کا تہا گیو اور کیخسرو
اور فرنگیس نے گہوڑی ڈالدیی اور فضل الہی سی بسلامت نکل آئی جب ایران مین آ
پہنچی کیکاوس نے پوتی کو دیکہکر کمال خوشی کی اور گیو کو بہت انعام دیا

تخت پر بیٹہنا کیخسرو کا

جب کیخسرو کیکاوس کی پاس آیا وہ اوسکو دیکہکر کمال خوش ہوا اور سب
سپاہ اور ارکان دولت کو جمع کرکے اپنی تخت پر بٹہایا اور تاج شاہی
کیخسرو کی سر پر رکھا چندروز جشن شاہانہ رہا پہر سیاوش کے خون کے
عوض کی تدبیر ہوئی کاوس نی ڈیڑہ لاکہہ فوج جمع کی اور فریبرز پسر
کو سپہ سالار کیا اور تمام نامی پہلوان کیخسرو کی ہمراہ کرکے افراسیاب
سے لڑنے بہیجا اودہر سے افراسیاب بہی لشکر با فوج کثیر آیا اور

بڑی بڑی نامی پہلوان ساتھہ اور بادشاہ چین کو بہی کمک بہیجی
ہمراہ لا باغرض کئی دنون سخت لڑائیان رہین بڑی بڑی نامی پہلوان توران
کے مارے گئے شاہ چین بہی رستم کی ہاتھہ سے پکڑا آیا ایرانیون کی فتح
ہوئی کہتی ہین کہ حیران سرگردان افراسیاب چین کی طرف بہاگا راہ
مین ایک نوجوان قوی ہیکل کو دیکہا افراسیاب نی اوس سے نام و نشان
پوچہا اوسنی کہا میری ما ایک دہقان کی لڑکی تہی جنگل مین ایک
جوان پری تمثال پر عاشق ہوئی آخر نوبت بوصال پہنچی وہ حاملہ
ہوئے جوان اپنی انگوٹھی دی گیا میری ما کا نام شہرو ہے اور باپ کو
نہین جانتا افراسیاب نی کہا تو میرا نوکر ہو کہ میرا ایک دشمن رستم ہی
اگر تو اوسی مار ڈالیگا تو مین تجہکو حاکم کرونگا برزو نی کہا تو کیسا بادشاہ ہے
کہ ایک پہلوان سے ڈرتا ہے اگر مجہکو اوسکی سامہنی لیچلے تو مین تیرے
دشمن کو زندہ قید کرون افراسیاب نے اوسکی قوت اور ہمت دیکھکر
ہمراہ لیا اور خوب سامان و فوج دیکر اپنی سرداروں کی ہمراہ رستم کی لڑائی
کو بہیجا جب ایران کے سرحد قریب آئی کیخسرو معہ لشکر مقابلہ کو آیا لڑائی
شروع ہوئی برزو ایران کے پہلوان میدان مین سے پکڑلایا اور لڑائی
مین فوج ایران کو پست پایا پہر برزو نے پکار کر کہا کہ رستم تہمتن
کون ہے میرے مقابلہ کو میدان مین نکلے اوسکا پہلا لکارنا سنکر

کیخسرو نے رستم کو میدان مین بھیجا رستم برزو کے ڈیل ڈول دیکھکر حیران
رهگیا بہانہ سے یہ بولا کہ تو شور کیون کرتا ہے مین اوسے شاگرد رستم
هون تجھکو هلاک کرنے آیا هون پھر دونون مین لڑائی شروع هوئی
برزو نے ایک ایسا گرز رستم کے مارا کہ اوسکا ہاتھہ ٹوٹ گیا مگر چونکہ بڑا عاقل
تہا اوسکی فریب دینی کو ہنسنی لگا اور کہا یہہ کیا لڑکون کی سے کھیل هین
تیری ضرب گرز سے مین خبر بہی نہوا پہلوان اپنا کیون نام کیا ہے برزو
حیران ہوگیا پہر رستم نی کہا کہ اب شام ہوئی گھوڑے بھوکے پیاسے هین
کل کو پہر خوب دل کھولکر لڑینگے اس اقرار پر پہر گئی مگر رستم نے
لشکر مین جاکر کیخسرو سے برزو کے قوت کا بیان کیا اور کہا اسکا مقابلہ
دشوار ہے میرا ہاتھہ اسکی ضرب سی ٹوٹا مین بیکار رہون میرا کوئی ضربہ اوپر
موثر نہوا اب لڑنے کی طاقت نہین اپنی گھر جاتا ہون ہاتھہ کا علاج
کراتا ہون افسوس میرا بیٹا فرامرز هندوستان مین لڑتا ہی اگر آج
وہ یہان ہوتا تو برزو کا مقابلہ کرتا کیخسرو ان باتون کو سنکر غمناک ہوا
مگر تقدیر الٰهی جو مددگار تہے خون کے وبال سے افراسیاب کی خرابی
کیے اوسی شب فرامرز هندوستان سی فتح کر کے کیخسرو کی لشکر
مین آیا سب فوج کے دل قوی ہوئی رستم کا ہراس گیا صبح نکلے
برزو میدان مین آکر رستم کو پکارنے لگا رستم نی اپنا گھوڑا

اور سب ساز و سامان اپنی بیٹی کو دیکر میدان میں بہیجا فریبرز نے
لڑائی میں چالاکی سے برزو کا سر کمند میں پہانسا رستم نے بہی دوڑ کر اوسکی
ہاتہہ سے دوسری کمند اور ڈالی افراسیاب کا لشکر تمام برزو کی چہڑانی کو آیا ادہر سے
کیخسرو بہی معہ لشکر بڑہا خوب کشت و خون ہوا تورانیوں کے شکست ہوئی برزو پکڑا آیا
پہر رستم نے برزو کی سفارش کیخسرو سے کی کہ یہہ نوجوان ہے حق نمک افراسیاب کا
ادا کر چکا اگر آپ کی پرورش دیکہیگا تو جان نثاری میں قصور نکریگا کیخسرو نے برزو کو
رستم کی سفارش سے چہوڑ دیا اور حوالہ رستم کیا رستم نے اوسکو اپنے گہر لاکر قید
رکہا جب برزو کی ماں بیٹی کا پکڑا جانا سنا روئی پیٹی سیستان میں آئی
اور پوشیدہ رہی رفتہ رفتہ رستم کی گہر کے ایک عورت معتبر سے موافقت کی اور
روٹی میں اپنی انگوٹہی برزو کی پاس بہیجی وہ اوسکو دیکہکر خوش ہوا اور
پوشیدہ سوہان منگا کر بیڑیاں کاٹیں اور اوس عورت اور ماں کو ہمراہ لیکر
توران کی طرف روانہ ہوا رستم راہ میں شکار کہیلتا تہا اوسکو دیکہکر روکنے کو بڑہا
پہر لڑائی شروع ہوگئی ہتیاروں سے نوبت بہ کشتی پہنچی گہوڑے ونکو کمر سے باندہکر
زور کرتے لگے رستم کی رخش نے برزو کی گہوڑی پر حملہ کیا وہ جہجک کر بہاگا
اور برزو کو کہینچا اور رستم نے ویسے سے زور کیا جب برزو گرا تو رستم
سینہ پر بیٹہہ کر چاہتا تہا کہ خنجر اوسپر مارے کہ اوسکی ماں چلائی کہ بیٹے کو مار کر
پوتے کو کیوں قتل کرتا ہے رستم نے کہا تو جہوٹی ہے شہرو نے کہا

میری پاس انگوٹھی سے برزو کی ہاتہہ مین دیکہہ لی رستم نی جب اوسکو
دیکہا تو خوشی سے پہولا نہ سمایا برزو کو اوٹہا کر گلی سی لگا لیا پہر اپنی ساتہہ
سیستان مین لایا زال سی ملایا شکر خدا بجا لایا بعد چند سال کی
افراسیاب کی اکثر امرا ما ری مرگئی اور ہر لڑائی مین افراسیاب نی شکست پایی
لاچار ہو کر ترک سلطنت کی پہاڑون مین چلا گیا آخر لوگ کیخسرو کی
پاس پکڑ لا ئی اوسنی اپنی باپ سیاوش کی عوض اوسکو مروا ڈالا
اور بعد تہوڑی دنون کی کیخسرو نی بہی ترک سلطنت کر کی ایک غار مین
چلا گیا ہر چند یہ قصہ دراز ہی مین شوقین کو مطالعہ کتاب شاہنامہ سی بخوبی معلوم
ہونگی یہان تہوڑا سا بیان کیا گیا

تمام ہوا ترجمہ انتخاب شاہنامہ کا

ترجمہ مطرب المجالس یعنی معرکہ چہار ارکان کا

اگلی عقلا نی یہہ کتاب واسطی بڑہانی عقل و فہم اور تدبیر ریاست
اور ملک داری کی بنائی ہی کہ آبادی ملک اور عدل اور انصاف

اسکی مطالعہ سے معلوم ہوتی ہے اور کام پر لوگون کو مقرر کرنا اور
اپنا ہمنشین ومصاحب بنانا جن لوگون کو چاہیی اس سے آتا ہے اور اصل
اسکی یہہ ہے کہ جب اللہ تعالی جل شانہ نے روی زمین پر انسان خاکی
کو اپنا نائب کیا تو جہان مین پہلی جتنی جانور وغیرہ تہے اپنی اپنی قوم مین
الگ الگ بادشاہت کرتے تہی انسان نے اون ہر ایک کو اپنی عقل وتدبیر
سے اپنا تابع کیا اور اون سے خدمت لینا شروع کیا تو سب جانور گہبرائی
اور آپس مین مشورت کی کہ یہہ نئی کون مخلوق ہے کہ ہمکو اپنی تابع کرتی ہے
اور ہمارا ملک وریاست لیتی ہے اتفاق کرکے اسکو نکالا چاہیی اور اپنی حکومت
اور ریاست بچانا چاہیی تو پہلی سب جانورون کی بادشاہون نے ملکر
اپنی وکیل جنات کی بادشاہ کی پاس بہیجی اور اونکو بڑا جان کر اپنا
موافق کیا پہر ایک بڑا دربار ہوا اوسمین سب جانورون کی وکلا حاضر ہوئے
اور وکیل آدمیون کا بہی گیا اور بعد بڑی بحث وتقریر کے وکیل انسان
غالب آیا اور اپنی عقل وتدبیر سے سب کو قائل کرکے اپنا تابع بنایا اب
اسکو بغور سننا چاہیی کہ جانورون مین کام کیسی عقل سے ہوتی ہین
اور معاملات ملک اور دربار انکی کس تدبیر وخوبی سی ہین افسوس
جو اپنی کو آدمی سمجہے اور وہ جانورون سے بہی کم ہو اور کسی بات
کا خیال نہ کرہی تو ایسی شخص کو جہان مین دولت نہین ملتی

اب شروع قصہ کا یون ہے

مشورت کرنا جانورون کا اور بہیجنا وکیل کا نزدیک بادشاہ جنات کی

جب انسان روی زمین پر غالب ہوی اور ہر جانورون کو پکڑکر اپنا تابع کرنی لگے تو تمام حیوانات جمع ہوی اور صلاح کیے کہ قوم جن زبردست اور بڑے اور صاحب عقل ہی سب ملکر اپنی وکیلون کو اونکی پاس بہیجو اور اون سے فریاد کرکے اس ظلم کی داد چاہو تو اوس جماعت مین جانورون کا خارپشت یعنی سیہی بہی حاضر تہی اوسنی سب جانورون سی کہا کہ غلبہ انسان کو ہم سب پر بواسطہ عقل کے ہی اور چونکہ آدمی اللہ تعالے کا نائب ہی زمین پر اسواسطی ہم سبکو اپنا مملوک جانتا ہے تم سب کو لازم ہے کہ اپنا ایک وکیل بہیجو اور خود فریاد کرو باقی جانورون نے بہی اپنی صلاحین بیان کین آخر یہہ بات ٹہیری کہ گہوڑا اسب جانورون مین سردار ہے اور سمجہ اور دانش مین ممتاز ہے اوسکو وکیل کرکے پاس بادشاہ جنات کے روانہ کرو جب دربار برخواست ہوا اور گہوڑا اپنی گہر آیا تو ججر سے کہ اوسکا وزیر تہا یہہ بات بیان کیے اور کہا ہماری نوکرون مین کون لیاقت اس امر کی

رکہتا ہے کہ میری طرف سے وکیل ہوکر شاہ جن کی پاس جاوی خچر نی تمام
جانوروں کو جمع کیا اور عرض کیے کہ ہمین جسکو حکم ہو خدمت وکالت پر جاوی
گہوڑی نے کہا یون ہر کسی کو بہیجنا روا نہین اس کام کے لایق وہ شخص ہوتا
جو بچا اور دیانت دار ہو بیفائدہ نبولے خوبیون مین مشہور ہو زبان فصیح اور
عقل صحیح رکہی اور تو جانتا ہے کہ یہہ باتین ان جانورون مین کم ہین مگر اونٹ
کہ باوجود صورت غریب اور ہیبت عجیب کی کہ دراز قد اور سادہ دل ہے لیکن صحبت
مین مسافران شام و عرب کی ہمیشہ رہا ہی اور حج کیے ہین ہر طرح کا تجربہ اسکو ہے
میری نزدیک اسکا بہیجنا مصلحت ہے پہر اونٹ سی فرمایا کہ ای سرفراز جمیعت
و وقار تو ہماری جماعت مین امام عاقل اور حکیم فاضل ہے اور بزرگون نی کہا ہے
کہ وکالت مین عقلمندون کو بہیجا کرو اوسکو کچہہ سکہانی کی حاجت نہین
اب یہی یہہ کام تمام تیری حوالہ کیا تو جیسی سمجہی اس ظلم کو ہماری اوپر سے
دور کر اور عبارت شیرین اور عمدہ بادشاہ سی جنون کی کہو اونٹ نی قبول
کیا اور جنون کی بادشاہ کی طرف چلا جب جنون کی مکان سی قریب ہوا تو
اوسکو ایک مصاحب شاہ جن کا ملا اور بولا کہ یہہ چرائی کا مکان نہین
گستاخی وا رست چل اونٹ نی کہا مین اپنی گروہ کے پاس سے وکیل ہو کر
آیا ہون تا بادشاہ سے جنون کچہہ پیغام کہون غرض جب بادشاہ نی سنا
کہا ہماری یہان جانورون کا آنا خلاف رسم ہے شاید کوئی بڑی مصیبت

پڑی یا مشکل انکو واقع ہوئی ہے دریافت کرو اونٹ نے کہا مجھکو میرے
جماعت نے آپ کی حضور مین بھیجا ہے اور عرض کی ہی کہ ہم ہمیشہ سے
آپ کی سایہ عنایت مین اور پناہ دولت سے جہان کی تکلیفون سے بچے
رہی اور کسی نے ظلم ہمپر آج تک نہین کیا اب ہمپر وہ ظلم ہوا کہ کبھی نہوا تہا
کہ انسانون کی جور سے تنگ ہوئی اور بے سبب اونہون نے ہمسے عداوت
ظاہر کیے کہ ہمکو مارتے اور پکڑتے ہین امیدوار ہین کہ بادشاہ کی عنایت
اور پرورش سے اپنی انصاف کو پہنچین اور ہمپر نظر بندہ پروری کی ہو
جنون کی بادشاہ نے کہ بہت کریم و رحیم تہا یہ حال سنکر اونٹ کے
بہت خاطرداری کیے اور وعدہ کیا کہ ہم ہر طرح تمہاری مدد کرین
پہر فرمایا چند دن یہان خوشی سے چرا کرو اور راہ کی تہکائی دور کرو تا مین
اس کام مین سوچ لون اور کوئی تدبیر اچھی نکالون. فقط

مشورہ کرنا شاہ جنات کا اپنی امیرونسے حیوانات کی مدد مین

پہر شاہ جنات نے ایک دربار کیا اور سب اہلکار اور سپہ سالار اور امیر جمع
ہوے اور فرمایا جانورون کی مقدمہ مین تم ہر ایک اپنی صلاح بیان
کرو کہ مین کیا کرون اوس دربار مین ایک دربان شیرین سخن پسندیدہ
خصال خوبصورت عقلمند حاضر تہا اوسنے بڑھ کر آداب عرض کیا

اور بادشاہ کو دعا دی پھر عرض کیے کہ ای بادشاہ عالیجناب آپ کی رای
روشن پر خوب ظاہر ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کی وقت سی درمیان
انسان اور جنات کی عداوت واقع ہے اور بغض وکینہ ہر ایک کا دوسری کے
دلمین مضبوط ہو گیا ہے اب اگر ہم آدمیون کو روکین اور جانورون کی مدد
کرین تو بی شک آدمی ہم سے اور بدگمان ہو جاوینگے اور عداوت زیادہ ہوگی
اور قطع نظر اس بات کی خیال سے جانورون کی ہمراہ ہے اور گفتگو مین اہل عقل
کے نزدیک دیوانی کہلاوینگی اور سب محنت ہماری بیفائدہ ہو جاوی گی
اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ بہتر اسلام آدمی کا جب ہوتا ہے کہ بیفائدہ
باتون کو چھوڑ دے میری نزدیک بہتر یہہ بات ہی کہ عرض جانورون کی
آپ قبول نکرین اور اونکی وکیل کو رخصت کر دین کہ بادشاہ کو انکی واسطی
رنج و تردد نہوا اور مقدمہ دراز نکھچی بادشاہ نے یہہ سنکر فرمایا کہ یہہ صلاح
بہتر ہے لیکن مین کسطرح یہہ کام کرون کہ ان مظلومون سے اقرار مدد کا کر چکا
ہون اور تسلی دی ہے اور اہل مروت کی نزدیک خلاف وعدہ کرنا
اچھا نہین جب بادشاہ یہہ فرما چکا تو ایک نواب جنون مین کا عالی درجہ
آگی بڑہا اور بادشاہ کو دعا دیکر یون عرض کرنی لگا کہ ای جہان پناہ
انسان ہماری جنس نہین اور قدیم سے ہمکو اپنا دشمن جانتی ہین اور
جانور بہی ہماری جنس کے نہین شاید جو فیصلہ کہ آپ فرماوین اور کوئی اونکا

راضی نہوا اور بادشاہ کی ارشاد کو نمانی تو باعث فضیحتی اور زائد دشمنی کا
ہوگا اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ نہین جائز مومن کو کہ اپنی نفس کو
ذلیل کرے اس وکیل کو راضی کر کی کسی حکمت سے رخصت کر دیجے اور ذمہ
اسکا اپنی ذات مبارک پر نہ اوٹھائیے اور جانورون کو صبر و تحمل کی نصیحت
کریے کہ تا بہ زندگی اس بلای ناگہانی پر صبر کرین جب اوس نواب نے یہہ عرض
کیے تو دربار مین ایک وزیر بوڑہا منصف نام کہ دیانت اور امانت مین مشہور
خیر خواہ رعیت اور ترقی طلب مملکت حاضر تہا آگی بڑہا اور بعد اداب بادشاہ کو
دعا دیکر بولا کہ ای عالیجاہ کیوان بارگاہ شریعت محمدیہ اور دین اسلام نے
عداوت قدیمہ اور قومیت کو نظر سے دور کر دیا ہے اور سب کو ایک کام کا
حکم دیا ہے خصوصاً ان دونون کہ آدمی اور جن اور جانور وغیرہ کہ سب آنحضرت
پر ایمان لای ہین اور اقرار توحید اللہ تعالی کا کرتے ہین ہر کامون
مین ایک دوسری کی شریک ہین اور لحاظ عداوت اور قومیت کا رسم
جاہلیت کی تہی اور تاثیر کفر و نفاق کیے اندنون شکر ہے اللہ تعالی کا
کہ جو بادشاہ اسلام اور ایمان سے آراستہ ہی اور عقل و حکمت سے
مزین چاہیے کہ محکمہ عدل و انصاف کا موافق حکم اللہ تعالی کی آراستہ
کرے اور مسند حکومت پر بیٹہہ کر موافق قواعد شریعت کی ظالمون سے
انصاف مظلومونکا دلوائے اب بہتر یہہ ہے کہ سب حیوانات اور آدمی انکی

دربار مین حاضر ہون اور آپسمین بحث کرین تا ظالم و مظلوم اور غالب و مغلوب
مین تمیز ہو پھر جو آپ کی حکم عدالت سی بھری اور سر انصاف سی بھیرے
تو معلوم ہو جاویگا کہ ظلم و سرکشی اونکی طرف سی ہی بادشاہ کو یہہ بات اوس
وزیر کی پسند آئی اونٹ سی پوچھا کہ اور حیوان کیا تسی اس ظلم مین موافق ھین
یا نھین اونٹ نی عرض کیے کہ ای جہان پناہ اگرچہ مین گروہ بہایم کا وکیل
ہون مگر حقیقت مین درندی اور وحوش اور پرند اور گزندہ اور حشرات
سب اس شکایت مین موافق ھین اور آپ سی دادہ خواہ ہین اور خاص و عام
اور رذیل و شریف جانورون کی سب اس مشورت مین ایک ھین اسواسطی
کہ سب انسان کی ظلم مین مبتلا ھین اور اون کی جور و تعدی سے عاجز آئی
ھین بادشاہ نے پوچھا کہ سب جانور کے قسم پر ھین اونٹ نی عرض کیے
کہ شمار جانورون کی قسمون کا احاطہ فہم سے زائد ہی لیکن ظاہر مین تمام
جانور سات قسم ھین اول بہایم کہ مین بھیجا ہوا اونکا ہون اور آج کے
دن ریاست انمین ہے دوسری درندی اور سردار اونکا شیر ہے
تیسری پرندی کہ دریا اور جنگل مین رہتی ھین اور اونکا امیر سیمرغ ہے
چوتھی شکاری پرند اور نیر حاکم عقاب ہے پانچوین دریائی جانور
کہ اون سردار ناگا ہے چھٹی جانور زمین کے کہ رئیس اون کا
اژدہا ہی ساتوین اور کیڑی کہ شہد کی مکھی یعسوب نام اونکی سردار ہے

بہیجنا جنون کے بادشاہ کا اپنی وکیلونکو واسطے بلانی تمام جانورون کی اور حاضر ہونا اون سبکا

بادشاہ جن نی جب یہہ اونٹ کی بات سنی اپنی یہان کی چند عقلا اور فضلا کو کہ مقرر فصیح زبان شیرین بیان تہی بلوایا اور اون کو جانورون کی گروہ مین بہیجا کہ سب کو جمع کرین جانورون کو خود صورت حال معلوم تہی اور منتظر حکم بادشاہ جن کی تہی غرض جب وکیل بادشاہ جن کا پہلے شیر کے پاس پہنچا اور بادشاہ جن کا پیغام پہنچایا تو پہلے تعظیم شیر کی بادشاہون کی طرح کیے اور جہک کر آداب بجالایا شیر نی اوس وکیل کی تعظیم کے اور بہت مہربانی سی قریب بٹہایا پہر شیر نی اپنی وزیر سے کہ چیتا تہا وہ پیغام بیان کیا اور فرمایا کہ ہماری دربار سے کسی کو مقرر کر کہ واسطی اس کام کے جاوی چیتی نے آداب بجالا کر عرض کیے کہ ہم سب تابع حکم ہین جسکو آپ کی مرضی مبارک چاہی بہیجین شیر نی کہا اس رو کار ہی اور بحث مین حکیم فاضل اور عقلمند کامل کا بہیجنا چاہی چیتی نے عرض کیے کہ دربار مین سب اہلکار اور سپہ سالار اور فاضل و منشی حاضر ہین اور آپ کی حکم کے تابع ہین منتظر ہین کہ جسکو جو حکم ہو بسر و چشم بجالاوی کہ ایک اون

سب مین بہر ہے اگر آپ کی مرضی ہو تو اوسکو اسکام پر روانہ کرین شیر نے
کہا یہہ سپہ سالار سب فوج کا ہے اور سب درندون کا افسر سخت مزاج اور
ہیبت ناک ہے اور یہہ وہ جانور ہے کہ لڑائی اور خون ریزی خوب جانتا ہے
بحث اور روبکاری کرنا اسکا کام نہین پہر چیتی سنے شیر سے یوز کی واسطے
عرض کیے شیر نے کہا وہ کم عقل تیز مزاج ہے اور سپاہی ہے جوان طبع بالا ہے
جہپٹ کم سمجہہ جنگلون مین پلا ہے آزاد وضع خود کام پیٹ بہرنی کو انسان
کا خون روا رکہتا ہے وہ بہی لایق دربار امرا اور سلاطین کے نہین ہے
پہر چیتی نے بہیڑیے کی واسطی عرض کیے شیر نے کہا وہ بہی جنگلی اور کم عقل
ہے تقریر اور بحث نہین جانتا رات کا پہرنے والا اور حریص طبع ہے غرض
کہ ایک ایک سردار کا نام لیتا تہا مگر شیر کسی مین عیب و ہنر نکالتا تہا
اسی گفتگو مین دور سے دیکہا کہ لومڑی آتی ہے چیتی نے اوسکو دیکہکر
شیر سی عرض کیے کہ یہہ بہت عقلمند اور سمجہہ دار ہے لایق اسکام کے
بہی معلوم ہوتی ہی اگر آپ کی مرضی ہی تو یہہ بہیجی جاوی شیر نے
کہا اسکی صورت اور آواز خوب نہین تقریر اچہی نہین کرتی لیکن بلند بیرونا
جانتی ہے اور نکتی خوب پہچانتی ہے اس لیاقت سی یہہ خدمت بجا
لاہی یگی خیر اسکو روانہ کرو **وکیل دوم** شاہ جن کا سیمرغ
کے دربار مین آیا اور جو کچہہ کہنا تہا اوس سے بیان کیا سیمرغ نے

وہ سنکر فرمایا کہ دربار آراستہ ہو اور سب وضیع و شریف ہماری یہان
کے جمع ہوں پہر طاوس سے کہ اوسکا وزیر معتبر تہا فرمایا کہ اے دانای شیرین
بیان اپنی یہان کے چند جانوروں کو بلاتا اون مین سے کسی کو اسکام کے
واسطی بہیجوں مور نے پہلے دریائی جانوروں سی حواصل کو روبرو کیا
سیمرغ نے کہا صوفی صفت اپنی پیر تکبر رکہتا ہے اگرچہ بہت مشہور ہو لیکن
آواز اسکا چہوٹا ہے اور کوتہ نظر گردن دراز ہے یہہ لایق اسکام کے نہین کہ
وکیل ہوکر دربار شاہ مین جاوی پہر مور نے کلنگ کو بلایا سیمرغ نے
کہا وہ ایک مسافر ہے جہان دیدہ ہر طرح کی حالات جہان سی واقف
اور حوادث ایام سے آگاہ ہر طرف اسکی نظر پڑتی ہے مبادا کچہہ کم و بیش
کہے کہ سعدی علیہ الرحمہ فرماتی ہین مصرع جہاندیدہ بسیار گوید دروغ
پہر طاوس نے کہا بگلا اس کام پر بہیجی سیمرغ نے کہا کہ یہہ حکمت پیشہ
اور درست اندیشہ ہی لیکن مدت سی گوشہ نشین ہوا ہے اور نفس کشتہ اور
فاقہ کشی پر قناعت کی ہے اسکی مزاج مین قبض اور خشکی ہے مبادا اوسکی
دیکہنی سے ملال طبع ہو پہر طاوس نے جنگلی جانوروں سے ایک ایک
کا نام لیا سیمرغ نے کہا ہر ایک میرے روبرو بلاتا جا طاوس نے کوی
کو پکارا سیمرغ نے کہا ہر چند یہہ حکیم اور عقلمند ہماری یہان ہے لیکن بسبب
مکر و غدر کے اس کام پر بہیجنی مین اوسپر اعتقاد نہین کہ شاید ہمسینی کا

پہر وہی معاملہ کری جو ایک نی اسکی بزرگون مین سے زمانہ طوفان مین حضرت
نوح علیہ السلام کے ساتھہ کیا تہا پہر طاوس نے کبوتر کا نام لیا سیمرغ نی کہا
وہ جو بصورت نیک خصلت ہی اور بسبب غلبہ حرص و بی شرمی کے دانہ انسان
کی گہر کا کہاتا ہے شاید اسواسطی اون سی ال جاوی پہر طاوس نے ہدہد کے
واسطی عرض کی سیمرغ نے کہا وہ لایق جاسوسی اور مخبری کی ہی نہ واسطے
بحث اور تقریر کے اگرچہ خوش طبع اور لطیف چہرہ ہے مگر بردباری اور
کچہہ شان و شوکت نہین رکہتا اب میری یہی صلاح ہے کہ ایسی عمدہ
خدمت پر خود تو جاوی اور اوسکو اچہی طرح تمام کرے طاوس نے قبول کیا
اور سلام کر کے روانہ ہوا تیسرا قصہ تمثیل شاہ جنگا عقاب کی پاس جب
آیا اور سب احوال کہا تو اوسنی بہی اپنی امرا اور افسرون کو جمع کیا
پہر سفید باز سے کہ اوسکا وزیر تہا اس مقدمہ کے تقریر شروع کی سفید
باز نے آداب بجا لا کر عرض کیے کہ ہم سب فرمان بردار حکم کے ہین اور
جان نثاری کو تیار اور امرا و ملک مثل چرغ اور شاہین اور باز وغیرہ
سب صدور حکم کے منتظر اگر مرضی ہو تو کرگس یعنی گدہ کو اسکام پر روانہ
کرین عقاب نی کہا گدہ اگرچہ معمر اور تجربہ کار ہے لیکن اوسکی طبیعت
مین خست ہی اور بزرگون نے کہا ہے کہ وکیل شریف نفس اور عالی
ہمت چاہیی اور یہہ سب باقی شکاری جانور کہ تو نی جنکا نام لیا

آدمیون کی ہاتھہ پر پلے ہوئی ہین اور بسبب کمینہ پن کی حرص مین آدمی
کے قید ہین لایق وکالت کی نہین ہماکو بلا کہ صاحب اقبال اور مبارک
فال ہے نیک خصلت اور پاک عادت ہے چوتھا وکیل جنون کی بادشاہ
ناگی کی دربار مین آیا اور سب حال بیان کیا اوسنی کو سچ ایک مچھلے کو کہ
خدمت وزارت رکھتا تھا بلا کر اس حال سے مطلع کیا تمام سردار اور
اہلکار حاضر ہوئی پہر ناگی سے نے کہا مجکو ایک پیر روشن ضمیر درکار ہے
کہ بادشاہ جنون کی دربار مین اوسکو وکیل کرکے بھیجون تا بنی آدم کے
ساتھہ بحث ومناظرہ کری اور اکثر لوگ ہماری ضعیف مزاج لطبی اسی ہین
اور بیمار طبع بدصورت اب امرا سے چند شخصون کو بلا کہ جسمین اسکام کے
لیاقت دیکھون اوسکو روانہ کرون وزیر نے عرض کی کہ اکثر قوم ہماری
طلب معاش مین گئی ہے مگر اسوقت کینکڑا اور مینڈک اور سانپ اور
مچھلے اور کچھوا یہان حاضر ہین ناگی نے کہا کینکڑا اور مینڈک بدشکل
ہین اور سانپ اور مچھلے اگر نیک ہین اور ظاہر وباطن مین اہل زمانہ
نسبت تمام رکھتی ہین لیکن خشکی مین خوب نہین چل سکتی کچھوی کو
بھیجنا چاہیی کہ اسنی دریا اور خشکی مین مسافرت کی ہے اور بحر خشک
وتر سے موافقت رکھتا ہے پانچوان وکیل شاہ جن کا اژدہا کی خدمت
مین آیا اور سب ماجرا بیان کیا اژدہا نے اوسی وقت ناگہہ کو کہ مدار المہام

اور کارگذار اوسکا تہا بلوایا اور سب حال بیان کیا ناگہ نے عرض کی کہ امرا
اور علما ہماری قوم کی جناب شاہی مین حاضر ہین انمین سچی قول و فعل پر
صدق و صواب کا بادشاہ کو اعتماد ہو روبرو بلا کر اس خدمت پر روانہ
فرماوین لیکن اب دن آخر ہوا ہے اور ہر کوئی دربار سے اوٹہہ کر اپنی گہر کو
گیا ہے لیکن اسوقت تک ابہی اژدہا کہ صاحب ہیبت اور حشمت ہین بارگاہ
بادشاہی مین حاضر ہین اژدہا نے کہا فی الواقع مگر ابہی تند و تیز مزاج
اور بچہو تا بینا ہے اس کام کے لایق نہین پہر سوسمار کی واسطی عرض
کیے بادشاہ نے کہا سوسمار بزرگ صفت ہی خصلت عرب کی بدوون جیسے
رکہتا ہے اداب مجلس شاہانہ اور رسم و راہ دربار ملوکانہ اوسکو معلوم نہین
مگر مکڑی کہان ہی اوسکو بلا کہ وہ باریک بین اور ہوشیار ہی اور جولاہے
کو اگرچہ کم سمجہ کہتی ہین لیکن یہہ مکڑی بہت ہوشیار اور بیہودہ گوئی
مین کم ہے چہٹا وکیل شہد کے مکہیون مین آیا اور اون کی بادشاہ
یعسوب نام کو دیکہا کہ اپنی مجلس مین بیٹہہ کر عدل کر رہا ہی اور ہر ایک
کو ایک ایک خدمت پر مقرر کیا ہے جنون کے وکیل نے پیغام اپنی بادشاہ
کا کہا یعسوب نے ایک مکہی سے کہ خدمت نیابت رکہتی تہی حکم کیا کہ ہماری
نوکرون مین سے کسی تجربہ کار ہوشیار کو طلب کرو وزیر نے عرض کیے
کہ اکثر ملازم خدمت عمارت مین مشغول ہین سوا کالی بہڑ اور مکڑی

اور پسو اور چیونٹی کی فارغ نہین یعسوب نے سوچ کر فرمایا کہ زنبور سیاہ
زنگی طبع ہے اور بسیار گو آواز اوسکا ناخوش بیفائدہ ہر طرف پھرتی
رہتی ہے اور ٹڈی اگرچہ خوش شکل اور ظریف ہی لیکن حرص اور کمینہ پن
اوسمین غالب ہے ہمیشہ لوگون کی جوار گیہون مین بھرتی رہتی ہے اور مچھر
گویا ہے لیکن بیخبر نال وسری اور پسو مجرد وضع برہنہ بدن خونخوار ہے
پر طیار بدن مین ضعیف اور چیونٹی اگرچہ صورت مختصر رکھتی ہے اور حریص
و بی شرم ہے لیکن مینی سنا ہے کہ اسنی ایکبار حضرت سلیمان علیہ السلام
کے ساتھ خوب بحث و مناظرہ کیا تھا اور عمدہ باتین کین تھین اوسکو
اس کام پر روانہ کر غرض کہ تمام جانورون نی خواہش ولی سی اپنی
اپنی وکیلون کو بادشاہ جنات کی خدمت مین بحث و مناظرہ کے
لیی بھیجا تا دربار مین وکیل انسان سے تقریر و تدبیر کرین

ساتوین فصل آنی مین ان سب وکیلون کے دربار مین بادشاہ جنات کے

جب جنون کی بادشاہ سنے کہ اوسکا نام دادبخش تھا سب جانورون کے
وکیلون سکے آنیکا سنا تو اپنی ایک خاص مصاحب کو آدمیون کی بادشاہ
کے پاس بھیجا اور وہ بادشاہ ذوالقرنین کی اولاد سی تھا بڑا صاحب
شوکت اور قوت اور آنحضرت علیہ السلام کی خلفا کی وقت اسلام لایا تھا

تہا اور ائمہ متقین سی علم سیکہا سب کاروبار اپنی موافق اسلام اور شرع شریعت کی کرتا تہا جب اوسنی خبر وکیل کے آنی کی سنی اوسکا استقبال کیا وکیل نی بادشاہ جنات کی کمال تعظیم وتکریم سے آداب بجا لاکر عرض کیے کہ مجھکو جنات کی بادشاہ نی آپ کی خدمت فیض درجت مین اسواسطی بہیجا ہے کہ یہان وکلا سب جانورون کی حاضر ہین آپ بہی اپنا ایک وکیل معتبر بہیجین تا بحث ومناظرہ سے بعد بیان براہین وادلہ کی ایک امر قرار پاوی اور ملک داد بخش ابن فیروز نے کہ بادشاہ جنات کا ہے خود اپنی اوپر فیصلہ اس امر کا رکہا ہے غرض جب بادشاہ نے پیام وکیل کا سنا ارکان اور دانایان ملت کو بلوایا اور چونکہ جانورون مین سی ساتہہ وکیل آئی تہی اسواسطی اس بادشاہ نی بہی ہفت اقلیم سے لیکر سات وکیل جماعت بنی انسان کی بادشاہ جنات کی دربار مین بہیجی اور چند دنون مین وہ بادشاہ جنات کی خدمت مین پہنچی

آٹھوین فصل اونٹ کی مناظرہ مین ساتہہ حکیم عرب کے

دوسری دن جب آفتاب نکلا بادشاہ داد بخش دربار مین بیٹہا اور نوکر اہل تخت حاضر ہوئی اور جماعت وکلا دربار مین آئی تو منادی نی پکارا کہ اسوقت سر دربار جو دادخواہ ہو اپنی عرض حالات کری منصف تام کہ

شاہ جن کا وزیر تھا اوسنی عرض کیے کہ اونٹ جو کل جانورون کا وکیل ہے
اوسکا مقدمہ ذرا سے عرض اوسکی اگر مرضی ہو تو اول سب سے سنی جاوے
بادشاہ سے نے اجازت دی اونٹ آگی بڑہا اور ادب سے روبرو بیٹھہ کر آواز
بلند دلجمعی اور بی خوفی سے پہلے حمد الہی اور نعت حضرت پناہی ادا کیے
پہر بادشاہ کو دعا دیکر عرض کیے کہ ای قبلہ عالم کئی ہزار برس ہوی کہ بنی
آدم ہم پر قادر اور غالب ہین اور کوئی بات ظلم و تعدی کی باقی نہین رکہی
ہمارے بزرگ اونکا بوجہہ اور سواریان اوٹہاتے مین ہلاک ہوی معلوم نہین
کہ یہہ غلبہ ہم پر اور بڑائی کس وجہہ سے کرتی ہین اور اپنی فوقیت اور فضیلت
کس دلیل سے ثابت رکہتی ہین اگر فقط غلبہ زور اور شوکت سے ہی تو ہم اپنا زور
ظاہر کرین اور اگر باعث اسکا فضیلت ذاتی ہے تو وسکو دلیل عقلی اور حجت
نقلی سی ثابت کرین جب الشان کی وکیل نے یہہ سنا تو تکبر اور غرور سے چاہتا
کہ اونٹ کو مارے اور غصہ سے اوسکو کچھہ کہنے لگا منصف وزیر نے یہہ دیکہکر کہا
کہ یہہ میدان جنگ نہین مقام انصاف ہی دعوی دلیل سے ثابت کرو اور راہ
انصاف کی چلو اور تکبر اور زور آوری سے باز ہو کہ لڑنا اور برا کہنا باعث بی شرمی
اور بیوقوفی کا ہوتا ہے خصوصا دربار مین ایسی بڑی بادشاہ عدالت پناہ
کے کہ ہر طرح کے فضل و دانش رکہتی ہین بیہودہ بات اچہی نہین جب حکیم
عجب الشان کے وکیلون مین سے کہ قریب کہڑا تہا یہہ سنکر بی تکلف

اور بی توقف آگی بڑہا اور پہلے سب سی برسم عرب اللہ تعالی کی حمد وثنا اور
نعت حضرت مصطفی بیان کی اور بادشاہ کو دعا دیکر بولا کہ ای دقیقہ
شناس معدلت آساس جو کچھہ وکیل بہایم نی کہا سچ ہے بی شک بنی
النسان انپر غالب ہین اور انکی قتل وضرب مین سعی کرتی ہین لیکن
یہہ کام نیا نہین اور یہہ قانون جدید نہین بلکہ یہہ ایک قاعدہ ہی کہ ابتداے
خلقت عالم سے مقرر ہوا ہی اور حضرت آدم کی پیدایش سے جاری ہوا اور
یہہ غلبہ بسبب فضیلت کی ہے کہ اصل وفرع اوسکی دلیل عقلی اور برہان نقلی
سی ثابت ہی اور ایک اون دلیلون مین سی نطق فصیح اور بیان صحیح
ہی کہ بیان کرنا معرفت الہی کا اور اظہار صفات کمالیہ کا کہ کلمہ طیبہ اوسکو
مشتمل ہے اور قواعد شرایع انبیا اور بنا امر ونہی اور امید وخوف کی
اوسکی سبب سی مضبوط ہے اور اہل عقل جانتی ہین کہ بہتر سب وصفون
مین نطق ہے اور قوت کلام کی قوت حیات اور قوت غذا پر فضیلت رکہتی
ہے اور اسی واسطی آدمی کو فضیلت اور بڑائی ہے اونٹ نی کہا
اگر مقصود نطق سے وہ بولی ہے کہ سننی والی کو اوس سی فایدہ ہو
اور کہنی والی کے دلکی مطلب کو سمجھی تو اسطرحکا نطق سب جانور رکھتے
ہین تو ہم تم سب برابر ہوئی اور قصہ کلام حیوانات کا قرآن مجید اور
حدیث حمید مین وارد ہے اور احکام عقل وشرع مین جایز حکیم عرب نے کہا

که نطق جانورون کا سات زبان حال کی ہی اور نطق انسان کا زبان قال
سی آدمی کی باتین صحیح ہین اور جانورون سے مخفی اونٹ نی کہا ای
حکیم تو نی غلطی کیے الله تعالی نے جانورونکو بہی زبان قال دی ہے
لیکن تم جو نہین سمجھتی تو جانتی ہو که اونکا کلام زبان حال سے ہی کیا نہ سنا تمنی
که الله تعالی نے قصه چونٹی اور ہدہد کی باتون کا فرمایا ہی اور یہه باتین اونکی
زبان قال سی ہین که جس سے تم اپنی فضیلت ظاہر کرتی ہو اوسنی والاجب
مراد سمجہتا ہی تو دونون کا ایک حکم ہوا بلکه زبان حال سے زبان قال بہتر ہے
بموجب اشاره حدیث شریف کی که فرمایا آنحضرت صلی الله تعالی علیه وسلم نے
جو شخص چپ رہا اوسنی نجات پائی پس سلامتی موقوف ہی زبان قال کے
بند کرنی پر اور اسیواسطی کہا ہی که بلا ساتہه باتون کی ہے اور یہه بہی فائده
ہے که اگر کوئی زبان حال سی کہی اور اوسپر عمل نکری تو پکڑا نجاوی گا
اور اگر زبان سی کہکر عمل نکری تو اوسپر مواخذه ہی که قرآن شریف مین
آیا ہی که الله تعالی کے نزدیک سبب غصه کا ہوتا ہی یہه که کہو تم وه بات
جسپر عمل نکرو کیا نہین معلوم که منافق جو سزاوار بڑی عذاب کی ہین اسواسطے
ہین که منہه سی کہتی ہین جو بات اونکی دلین نہین ہوتی اور یہه بہی جانا
چاہیی که جیسی آدمی پر جانورون کی زبان سی باتین کرنا واجب نہین
اسیطرح جانورون کو آدمی کی زبان سے بولنا ضرور نہین ہر ایک کو

عجب مزاج اور خصوصیت کی اصطلاح اور اشارہ جدا ہے کہ اپنی کار وبار کو
اوس سی درست کرتا ہی کیا نہیں دیکھتی کہ پورب والون کی بولی
پچھم والون کو فقط آواز بی معنی معلوم ہوتی ہی اور اسیطرح اون سے
انکو اور سب مخلوقات کا یہی حال ہے پس جو دوسری کا کلام نہ سمجھی
تو اوسکو یہہ کہنا چاہیی کہ یہہ زبان حال سے کہتا ہی نہ زبان قال سے
اب جان لو کہ تم ہمپر کچھ فضیلت نہین اور سوچنی سے معلوم ہوتا ہے
کہ قرآن شریف مین جو وارد ہے لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
كُلٌّ لَهُ قَانِتُوْنَ اسکی کیا معنی ہین اور اِنْ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ
کیون فرمایا اور سَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ کیون کر ہوا اگر
دلکی آنکھیں کھلے ہو تو معلوم ہو جاوی کہ انسان اور حیوانات اور جمادات
سب باتین کرتے ہین اسقدر فرق ہے کہ ہر ایک کی اصطلاح اور اشارات
جدا جدا ہین لیکن آدمی باتون مین تکلف اور زیادتی بہت کرتا ہے
حضرت نظامی علیہ الرحمہ فرماتی ہین ع ہوئی ہر چیز سرگردان
جو پیر کا ✲ کہ ہیگی اپنی خالق کی طلبگار ✲ حکیم حجاز نے کہا کہ ہمکو تمپر اور
طرح بھی فضیلت ہے کہ اللہ تعالے نی ہمکو تمہارا مالک کیا جیسا
قرآن شریف مین جابجا فرمایا اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِمَّا عَمِلَتْ
اَيْدِيْنَا اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مَالِكُوْنَ اور تم سبکو ہماری نفع کیواسطی پیدا

کیا ہی کہ فرمایا جعل لکم الانعام لترکبوا منها و منها تاکلون و لکم فیها
منافع و لتبلغوا علیها حاجة فی صدورکم و لکم فیها جمال حین
تریحون و حین تسرحون پس یہہ سب آیات شریفہ ہماری فضیلت
پر دلیل قطعی ہین اور دوسری دلیل یہہ ہے کہ تمہارا پانی اور دانہ اور
گھانس ہماری حوالی کیا ہی اور تمہاری بیچنی اور مول لینی کا ہمکو اختیار
دیا اور تم ان سب باتوںمین ہماری آگی مجبور اور تابع ہو اوسٹ نی کھا
ہم تم سبکو واسطی حصول منافع اور دفع نقصان ایکدوسری کی آپسمین
بنایا ہے اور تمہارا مالک ہونا ہمیر مجازا ہے نہ حقیقتا اور اسطرح کی مالک
ہونی سے کچھہ بزرگی اور فضیلت ثابت نہین ہوتی کہ بنی انسان سب
آپسمین ہمیشہ یہہ معاملہ کرتی ہین حضرت یوسف علیہ السلام کو عزیز مصر نے
مول لیا اور ظاہر مین مالک بنا لیکن اس مالک ہونی سی وہ کچھہ حضرت
یوسف سی بہتر اور افضل نہین ثابت ہوی اور یہی جواب آب و دانہ
کا ہے کہ اختیار اوسکا تمکو مجازا ہے اسواسطی کہ حقیقت مین سب کا روزی
دینی والا اللہ تعالی ہے وما من دابة فی الارض الا علی اللہ رزقها
اور تابع اور مسخر ہونا ہمارا واسطی تمہاری بسبب تعظیم حکم الہی کے ہے
نہ بجہت تمہارے فضیلت کے کہ آیات قرآن سی یہہ بات خوب ظاہر ہوتی
ہی سخرها لکم لعلکم تشکرون اور ان لکم فی الانعام لعبرة

پس تمکو چشم عبرت کہولنا چاہیی اور شکر نعمت الہی بجالانا سزاوار ہے
نہ یہہ کہ تم اپنی کو مستحق جانو اور یہی موجب تمکو تکبر و اور پندار و اور ہمیشہ سوار
ہونا واجب جانو اور اپنی کو کم سمجھی اور بیوقوفی سے معلوم کرو کہ ہم تمہارے
مملوک اور تم ہمارے مالک ہو حکیم حجاز نے کہا ہماری فضیلت اور بزرگی
تمیز اور دلیلون سی بہی ثابت ہی اونٹ نی کہا سر دربار وہ بہی بیان
کرو تا مین جواب دون حکیم نے کہا فرمایا اللہ تعالی نے وَلَقَدْ كَرَّمْنَا
بَنِي آدَمَ یعنی تحقیق بزرگی دی ہمنی بنی آدم کو پس اس سے سمجھ لو کہ کچھ
بیان کی حاجت نہین اونٹ نی کہا اسپر دو اعتراض ہوتی ہین
ایک یہہ کہ بنی آدم سی مقصود اس آیت مین ہر خاص و عام مین
یا فقط خاص لوگ حکیم نے کہا ظاہر آیت دلالت عموم پر کرتی ہی کہ
سب آدمی مراد ہین اونٹ نی کہا اے حکیم تونی غلطی کی کہ اگر سب
بہتر اور بزرگ ہوتی تو پہر اون کی حقمین أُولَئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ
یعنی وہ لوگ مانند جانورون کی ہین بلکہ اون سی گمراہ زاید یہہ کسطرح
درست ہوا اور دوسرا یہہ شبہہ ہی کہ جب ساری آدمیون کو فضیلت
دی تو پہر یون کیون فرمایا وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقْنَا +
تَفْضِيلًا یعنی بزرگی دی ہمنی اون کو اوپر بہتون کی اونمین سے
بزرگی دیا سو معلوم ہو کہ فضیلت اور بزرگی تمکو ہے لیکن یہہ نہین

معلوم کسپر سے طرف ثانی مقرر نہین شاید وہ کوئی اور مخلوق سوا
حیوانات کی ہو اور جب اونٹ نے اسطرح کی اعتراض کئی تو حکیم
حجاز خاموش ہوا اور حاضرانِ دربار حیران ہوگئی بادشاہ اوٹھہ
کھڑا ہوا اور حکم دیا کہ کل پہر دربار مین یہہ روبکاری کرونگا

نوین فصل چونٹی کی مناظرہ مین حکیم شام سے

دوسری دن جب آفتاب نکلا جنون کا بادشاہ تخت پر بیٹھا اور
خواص و عوام دربار کے حاضر ہوی اور جانور اور انسان روبکاری
مین موجود ہوی چونٹی آگی بڑہی اور بادشاہ کو دعا دینی لگی
بادشاہ نی پوچہا یہہ شخص ضعیف بدن قوی سخن کون ہے
عرض کیے کہ یہہ حشرات الارض کی طرف سی بادشاہ یعسوب کی وکیل
ہے چونٹی نے عرض کیا کہ جنگل اور پہاڑ کے جانورون کی طرف
سے عجز و پریشانی سے عرض کرتے ہون اور بنی آدم کے جور و ظلم
فریاد کرتی ہون کہ ہمکو نہین معلوم انسان کو شرافت ہمپر کس
جہت سی ہے بادشاہ نے آدمیون کی طرف دیکہا اور فرمایا
تم مین سے کون اسکی ساتہہ مناظرہ کرتا ہے اور اسکی دعوی کا
جواب دیتا ہے حکیم شام کہ چونٹیون کی وادی پر گذرا تہا

اور اون پیکے اصطلاح سے ماہر تہا آگی بڑہا اور حمد و ثنا اسکے
کے بعد بولا کہ ان جانوروں نی جو ہمسی بحث کی ہی اور فضیلت
کلام کی جو جواب شافی کہ کہی ہیں خاطر عالی مین بادشاہ کے
مقبول ہوی اور سب حاضرین دربار نی سنا لیکن اور بہت دلیلین
ہین کہ اونسی ہمکو سب حیوات پر فضیلت اور بزرگی ہی اور پہلی اون سب
دلیلون سی حسن صورت اور اعتدال قامت ہی چوتھی نے کہا اب اس
دلیل کا جواب سنو کہ اہل عقل کو کام معنی سے ہی نہ صورت سی اور دانشمندان
پیکے نظر اوپر قلب کی ہی اگر باعث فضیلت حسن صورت ہوتی تو یہ تقریر نہ ہوتی
کہ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ کہ تحقیق اللہ تعالی نہین نظر کرتا
تمہاری صورتون کی طرف اگر مراد حسن صورت سی یہی خط و خال اور
ملاحت اور ناز پیکے ہنے تو اسپر احمقون کو فخر ہوتا ہے اور اگر بڑا ہونا
بدن کا اور قوی ہونا جسم کا ہے تو اللہ تعالی منافقون کے حقمین فرماتا ہے
وَاِذَا رَاَیْتَہُمْ تُعْجِبُکَ اَجْسَامُہُمْ یعنی جب تو اونکو دیکہی تو تعجب کرے
اون کی قد و قامت سے پس ہرچند وہ صورت انسان رکہتی تہے
لیکن چونکہ اونمین معنی نہ تہا تو لکڑی اور پتہر کے برابر فرمایا کہ کَاَنَّہُمْ
خُشُبٌ مُّسَنَّدَۃٌ یعنی گویا وہ لکڑیان ہین تراشی ہوئے حکیم شام نے
کہا قرآن کے آیتین میرے دعوی کے دلیل ہین کہ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ

فِيْ اَحْسَنِ تَقْوِيْم یعنی البتہ پیدا کیا ہمنی آدمی کو اچھی ساعت مین تو بیشک
اس وجہ سی ہمکو سب حیوانات پر فضیلت ہوئی چونٹی کہا نی ہمکو بہی کلام الہی
سے اس باب مین بہت دلیلین ہین کہ فرمایا اَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ یعنی ہر چیز
کے پیدایش اچھی طرحسی کیے اور دوسری جگہہ فرمایا اَعْطٰى كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهٗ
یعنی ہر شی کو پیدایش اوسکی جو کہ اون کی حقمین مناسب او بہتر تہی بس
اسوجہ سی فضیلت تمہاری ہمپر ثابت نہین ہوئی پس حسن صورت مین
ہم اور تم سب برابر ہین لیکن ترکیب اعضا اور ترتیب جسم مین فرق اور
اختلاف ہی پس پاک ہے وہ خدا کہ پیدا کیا اوسنی ہر شی کو اچھی اندازہ پر
اب نظر پیدایش سے دوسری کو حقیر اور کم دیکہنا کمال غلطی ہی اور بڑے
جہالت پہر چونٹی نے کہا کہ مانا ہمنی جو صورت تمہاری بہتر سب سے ہی اور
حسن صورت کی سبب تم ہمسے افضل ہوی اسواسطی باتین تمہاری بہتر
ہوئین اور ہماری کمتر حکیم شام نے کہا ہان اسیطرح ہی چونٹی نے کہا کہ
ہر ایک اپنی رسم و عادت مین واسطی فخر کے مشابہت ساتہہ شریف
اور بہتر کے حاصل کرتا ہے اور صورت و سیرت اچھی کے ظاہر کرتا ہے
نہ خلاف اسکی اور ہم دیکہتی ہین کہ بنی انسان اپنی کاروبار مین کمینہ
چیزون کی ساتہہ اپنی کو منسوب کرتے ہین اور حیوانون کی باتون کو
اپنی ملین بطریق فخر ثابت کرتے ہین اور درختون کے مشابہت سی

بڑائی ثابت کرتے ہین کہ نظم و نثر مین تمہارے عشاق و شعرا اور
معشوقون کو آہو چشم کبک رفتار بنفشہ زلف لالہ رخسار سرو قامت یاسمین بو
نسرین بر سنبل مو کہتے ہین پس یہہ باتین تمہاری اہل کمال کے تمہارے
دعوی کو باطل کرتے ہین کہ صورت اور شکل انسان کی اورون سے بہتر
نہین ورنہ فخر کے واسطے اپنی تشبیہ انسے نہ دیتے بلکہ اون کو اپنے ساتھہ
مشابہ کرتے اور چونکہ اس تقریر مین دن تمام ہوا بادشاہ نے روبکار موقوف کیے

دسوین فصل لومڑی کی مناظرہ مین ساتھہ حکیم ترک کے

صبح کو ملک جنات مسند حکومت پر بیٹھا ارکان دولت حاضر ہوے داد خواہ
آگے بڑھے اوس دن لومڑی کھڑی ہوئی مضامین بحث دلمین تکرار کر رہی
تھی بادشاہ نے پوچھا کون جانور ہے حاضرون نے عرض کیا کہ یہہ
وکیل درندون کے امیر یعنے شیر کا ہے یہہ سنکر لومڑی آگے آئی اور
بعد دعا و ثنا بادشاہ کے کہنے لگی کہ اے بادشاہ عدل گستر ہم بنی
آدم کے ظلم و جور سے فریاد کرتے ہون اور انصاف اون کی تعدی کا
چاہتی ہون بادشاہ نے پوچھا وہ تمسے کیا معاملہ کرتے ہین لومڑی
نے عرض کیا کہ اسسے کیا زیادہ خرابی ہوگی کہ ہمنے اونکے ظلم سے
رہنا آبادی کا چھوڑ دیا اور بیابان مین عمر بسر کرتی ہین اپنے

مار ڈالتے ہو ہمکو کیسے جالین نہین چھوڑتے ہو ہم نہین جانتی کہ بنی آدم
یہہ زور وظلم اسقدر کس بڑائی پر کرتی ہین اور ہمسے کیا چاہتی ہین بادشاہ
بنی انسان کی طرف دیکھکر کہا کون تم ہین کہ اسکا جواب دیتا ہی حکیم
ترک یہہ سنکر آگی بڑہا اور بعد حمد وثناء الہی اور درود وسلام حضرت رسالت
پناہ کی بولا کہ امی کامگار معدلت اساس فضیلت اور شرافت انسان کی
سب حیوانون پر بلکہ تمام مخلوق پر ہر حالین ثابت اور معاین ہے اور شرح
وبیان سے مستغنی چنانچہ ہماری خوبی لباس اور لطافت اکل وشرب
اور لذت معیشت اور عشرت عورت سے یہہ بات بخوبی روشن ہے لومڑ نے
کہا آنکھ پر گزیہ وجہ اس بات کی ہمپر فضیلت نہین کہ سراسر ہیچ وبیہودہ بیان
کیا اسواسطی کہ لباس عمدہ تمہارا تین قسمون سے خالی نہین یا تو بنا ہوا
بال وپشم کا ہے سو تمنی اون جانورون کو ظلم سے مار کر لیا ہے اور اپنی کہینچ
لینی اور عداوت اور حرص پر فخر کرتے ہو یا قسم پوستین سے ہی سو وہ بھی
چند مظلوم جانورون کا چمڑا ہے کہ انکو حیلہ سے انکو مار کر لیا ہے اور زیادہ
بنا ہوا ریشم کا ہے سو اسکو ضعیف جانورون سے تار تار بحنت جمع کیا تھی
واسطی بنا تہا تمنی اون سے بزور چھین کر اپنا لباس کیا اصل مین
جسکو اپنا عمدہ لباس کہتی وہ پوشش جانورون کی ہے لیکن تمنی
زور وظلم سے چھینا ہے اور اپنی کہانے پینے کی جو ستر ا ... اور یہہ لائے

بیان کیے تو عمدہ جنس کیا تمہارا گوشت و پوست سی ہم جانوروں کے
ہی تو حقیقت مین یہہ فضیلت اور خوبی ہماری ہی اور جسکو تم عمدہ شربت
کہتی ہو یعنی شہد سو وہ ہم سب کمزور جانورں کا لعاب دھن ہے کہ اونھون
نے تمہاری خوف سی کوہ و صحرا مین وطن کیا ہے اور بہزار محنت
جو اپنا قوت جمع کرتے ہین تم اوسکو حرص و بدشری سی چھین لاتی ہو
اور جو اپنی لذت معیشت پر بڑائی کرتی ہو سو معلوم نہین کہ بسبب کس
بات کی ہے اگر بسبب جاہ و مال دنیا کے ہی تو وہ سب فنا و زوال سے
خالی نہین او سپر اترانا جہل و حماقت کا باعث ہی دیکھو کہ قرآن
شریف مین جابجا اللہ تعالی دنیا اور اوسکی مال کے برائی فرماتا ہے
پس وہ سبب فخر و بڑائی کا نہین ہو سکتا اور یہہ جو تمکو اپنی فضیلت
ستر چھپانے پر بیان کیے تو یہہ تمپر حکم الہی سے فرض ہوا ہے
اگر ستر نہ چھپاو تو گنہگار اور عذاب کی سزاوار ہوگے اور جانورون کے
ستر عورت کی حاجت نہین اسواسطی کہ انکی شرمگاہ اصل خلقت سے
پوشیدہ اور مستور ہے اور ہمسی اس بات کا مواخذہ نہین کہ امر و نہی
اور وعدہ و عید تمہاری حقمین نازل ہے نہ جانورون کے حق مین حکیم
ترکانی کہا ای لومڑی تجکو یہہ جواب دینا لائق نہین اسواسطی کہ تو
اور سب درندی ان باتون کے سزاوار نہین کہ کوئی گروہ حیوانات

سخت دلی اور کم نفع اور بہت نقصان میں تمہاری برابر نہیں
اور کوئی جاندار حرص و بغاوت اور سرکشی اور شکم پروری میں تمہارے
مثل نہیں سب جانتی ہیں کہ تم گوشت کی غرض سے اور جانوروں کے
ساتھہ کیا کچھہ ظلم کرتے ہو اور تمہاری دلمیں ذرا رحم و رافت نہیں تو مرغ
نے کہا اے حکیم درندوں نے یہہ خصلت ظلم و خونریزی کی بنی انسان
سے سیکھی ہے اور پہلے خلقت آدم سے درندوں کی یہہ عادت نہ تھی
کہ کسی زندہ جانور کو شکار کریں بلکہ یہہ رسم گشت و خون کی قابیل و ہابیل
سے نکلی ہے اور اس بری کام کے موجد تمہیں ہو اور باوجود ان سب
عیبوں کے پھر بھی ہم درندوں کو تم پر فضیلت ہی اسواسطے کہ کوئی ہم میں
اپنی ہم جنس پر وہ ظلم نہیں کرتا جو تم اپنی ہم قوم پر کرتے ہو دوسری
یہہ کہ جو شخص تم میں سے دنیا ترک کر کے خدا و رسول کے طرف متوجہ ہوتا ہے
تو وہ آدمی سے تنفر کر کے دشت و کوہ میں اپنا گھر بناتا ہے اور ہم جانوروں
سے دل لگا کر محبت پیدا کرتا ہے اور سب ہم اوس سے اور اوسکی خدمت کرنی میں
اور الفت دل سے اوسکی خدمت میں رہتی ہیں اگر درندی اور یا سے
جانور لایق صحبت اور الفت کی نہوتے تو بزرگوں کا دل ہرگز ہمارے
درمیان میں نہ لگتا اور اگر تمہارے ملنی سے وہ اپنا نقصان سمجھتے
تو کیوں نالایق سمجھکر تم سے دور بھاگتے اور ہم اون کے بزرگی کی اتنی

تعظیم کرتے ہین کہ وہ شیر ونیر پاؤن رکھتی ہین اور سانپون کو
گلے مین ڈالتی ہین اور تم اون لوگو نپر ہنستی ہو اور دیوانہ سمجھکر بہاگتی
ہو اور جانور شکار کرتے ہو غرض لومڑی نی جب یہہ طنز و تشنیع کی تو
حکیم ترک چپ ہوگیا اور اوسکو کچھہ جواب نہ آیا اور دن آخر ہوا
بادشاہ نے دربار برخواست کیا لوگ رخصت ہوی کل معاملہ دو بجے
موقوف رہا ؂

گیارہوین فصل مکڑی کی مناظرہ مین حکیم رومی

صبح کو جب آفتاب نکلا بادشاہ مع اہلکارون کی دربار مین رونق
افروز ہوا نواب و وزیر بند و بست مین مشغول ہوی دادخواہ آئے
بادشاہ نی مکڑی کو دیکھا کہ پردی کے آڑ مین تسبیح کہتی تہے پوچھا
یہہ باریک کون جانور ہے کہ صاف باطنی سے باتین کہہ رہا ہی لوگون نے
عرض کیے یہہ وکیل اژدہا ہے ملا عنکبوت تام بخوف مناظرہ بنی آدم
اور حضور کے دہشت سے ایک تار پر لٹکے ہی مکڑے نی جب بادشاہ کو
اپنی طرف متوجہ دیکہا باواز بلند پہلی حمد و نعت خدا و رسول کے بعد عرض
کیے کہ مجکو زمین مین رہنی والے جانورون نے درگاہ جہان پناہ
مین بہیجا ہے کہ بنی آدم کا ظلم و جور حد سے گذر گیا اور ہمکو طاقت

اون کی جوانکی سیکھے نرهی نہین معلوم وہ اپنی کو کسو واسطی اتنا بہتر اور برتر
سمجھتی ہین کہ ہم سبکو اونکا مطیع ہونا چاہیی یہہ سنکر حکیم روم آگی بڑھا
اور مکڑی کے جواب مین بعد ثنای الہی اور نعت حضرت رسالت پناہی یون
کہنے لگا کہ ای فضل الہی ملا عنکبوت اگر ہماری قدر ومنزلت معلوم کرنا چاہتا ہی
کہ بسبب اوسکی ہماری فضیلت اپنی اوپر معلوم کرے تو اوسکو چاہیی کہ بنظر
تحقیق دیکھی کہ اللہ تعالی نے بنی آدم کو اپنی مدد توفیق اور الہام سی عجیب
باریک اور لطیف چیزین بنانا بتلائی ہین اور کیسی کیسی علوم اور ہنر
سکھلای کہ اقسام طلسم اور نیرنجات اور سحر اور شعبدہ سے نمونہ قدرت
کاملہ خدای تعالی کا ظاہر کرتی ہین اور تمام جانورون کو ان باتون سے
کچھ اطلاع نہین ملا عنکبوت نی کہا کہ اگر یہہ زور وشور تمہارا اوسی باعث
سی ہی تو اللہ تعالی نی ہر ایک کو عقل اوسکی کاروبار کی دی سے
اور ہر ایک مین جدا جدا صفاتین اور ہنر رکھی ہین جیسا کہ فرمایا
کُلٌّ یَّعْمَلُ عَلٰی شَاکِلَتِهٖ فَرَبُّکُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ اَهْدٰی سَبِیْلًا پس اس کلام
سحر نظام مین ہم تم سب کو سمجھ اور لیاقت مین شریک کیا جانورون کو
دیکھو کہ اپنی گھر اور گھونسلہ بناتی ہین کیسی دانائی خرچ کرتے ہین کہ
اون سے تمام عمر ہندسہ کی اور مثلث اور مربع اور مسدس اور مدور
بناتے ہین اگر ہر جانور کا کمال جدا جدا بیان کرین تو کلام طویل ہو فقط

اس باب مین میری کلام پر قیاس کریجیی اور مین کہ سب بین ضعیف اور نحیف ہون مگر کیا کچھہ کار ہی گرہی ظاہر کرتے ہون حکیم رومی نے کہا کہ سب سے بڑی دلیل علم و دانش کی فن کتابت ہی اور سب صفات بنی آدم مین بہتر ہے کہ ہزارون معانی عمدہ بواسطہ کتابت کی لکھی جاتے ہین اور اسرار ملک و ملکوت قالب حروف مین سماتی ہین ملا عنکبوت نے کہا کہ جواب اسکا یہی کہہ دیا اگر سب صفات بنی آدم سی لکھنا بہتر ہوتا تو اللہ تعالے نے حضرت آدم علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اسا صفت سے مشرف و ممتاز کرتا پس حکیم روم کو اسکا جواب نہ آیا اور خاموش ہو گیا اور دربار برخواست ہوا ہر کوئی اپنی گھر گیا

بارہوین فصل چھچھوکی مناظرہ مین حکیم عراق سی

پھر جب دن ہوا بادشاہ بڑی توزک سی دربار مین آیا امرا اور وزرا حاضر ہوی چھچھوی نی سر اوٹھایا اور لوگون کو چشم عبرت سی دیکھنے لگا بادشاہ نی کہا یہہ باوقار نے بیجہ و منقار کون ہی لوگون نے عرض کیے یہہ وکیل ناگی کا ہے چھچھوی نے یہہ سنکر پہلے اللہ تعالے کے حمد و ثنا کیے اور نعت حضرت سرور کائنات کے کہہ کر بادشاہ کو بہت دعا دیے اور یون عرض کیے کہ بادشاہ جم جاہ مجھہ ضعیف کو ننگ

با فرہنگ نے بارگاہ سلطانی مین دادخواہی کو بہیجا ہے تا جو کچہہ بنی آدم
اپنی فضیلت اور بڑائی مین اور حیوانون پر بیان کرین اوسکو بگوش
ہوش سنون کہ اون کے دعوی فوقیت پر کیا دلیل ہے اور اون سے
مناظرہ کرون آدمیون مین سی حکیم عراق اوس کے جواب کو آگی آیا
اور کہنی لگا کہ یہہ جانور بحث کو آیا ہی نہین جانتا کہ پہلے تقدیر الہی مین
یہہ مقرر ہو چکا ہے کہ تمام حیوانات بنی آدم کے مطیع ہونگے اور طوعاً
او کرہاً متابعت اختیار کرینگی اور اس میری دعوی کی دلیلین بہت
ہا ہین مگر جانورون کو خیالات فاسدہ اونکی خراب کرتی ہین کچہوے
نے کہا بیفائدہ تقریر مت کرو اور کوئی دلیل واضح بیان کرو نہ کسیون
کے ستانی سی ہاتہہ کوتاہ کرو تا تمہاری شر و فساد سے بچین حکیم عراق
نے غضب ہوکر کہا کہ ای بدشکل کوتاہ نظر ہماری امرا اور ملوک اور طبیبان
صادق اور منجمان حاذق اور مدرسان خوش تقریر اور مفتیان روشن
ضمیر سی تم ذلیل و عاجزون کو بحث و مناظرہ کی طاقت نہین کچہوی نے
کہا یہہ فضیلت تمہاری فوقیت اور بڑائی کی نہین ہوسکتی کہ اس جہت سے
اپنی کو برتر گنو جانورون مین کوئی جماعت نہین کہ حاکم اور امرا اونمین نہون
بلکہ ہماری سردار بہ نسبت تمہارے کمال عدل و انصاف کرتی ہین اور
قواعد ریاست اور سیاست سے بہ نسبت تمہارے زیادہ خبردار ہین

کیا تجھکو نہین معلوم کہ آدمی جو چند روز حکومت اور امارت مین مبتلا
ہوتی ہین تو دو حال سے خالی نہین کہ وہ حاکم یا کافر ہے یا مومن اگر خدانخواستہ
کافر ہے تو اوسپر فخر و مباہات کرنا خلاف شرع و سنت ہے اور اگر مومن ہو
تو پہر یہ ظالم ہے یا عادل اگر ظالم ہے تو وہی حکم کفار اسکی واسطی ہی اور اگر
عادل ہے تو باوجود کمتر ہونی اس بات کی ہمیشہ خواہش اور رغبت آدمی
کثرت مال اور تحصیل عشر و خراج پر ہے بخلاف امرا اور سلاطین جانورون
کی کہ سب خدا اور رسول کو جان و دل سی مانتی ہین اور روز و شب پیراہ
عدل رعیت پر رحمت اور شفقت کرتی ہین اور اپنی حکومت فقط غرض دنیاوی
کو نہین سمجھتے بلکہ ریاست دنیا کو واسطہ سعادت آخرت کا جانتی ہین
شہد کی مکھیون کے بادشاہ کو دیکھو کہ سپاہ اور رعایا کے کسطرح خبرگیری
کرتا ہے اور باوجود صغر جسم اور ضعف بنیہ کے رعایا اور زیردستونپر
کیسی توجہ فرماتا ہے اور ہر جانورون کے بادشاہ کو اپنی قوم پر اسیطرح
خیال اور عنایت ہے کہ طرح طرح کی رحم رعایا پر کرتی ہین اور سب باتون مین
سی ایک قصہ اوس بادشاہ چونٹی کا ہے کہ اللہ تعالی نے اوسکی رحم
و شفقت سی قرآن مجید مین خبر دی ہے کہ قالت نملة یا ایہا النمل
ادخلوا مساکنکم لا یحطمنکم سلیمان وجنودہ وہم لا یشعرون کہ
جب حضرت سلیمان علیہ السلام کی لشکر کو آتی دیکھا تو نظر مہربانی سے

اپنی قوم کو کہا ای چیونٹیو اپنی بلون مین گہس جاؤ کہ کہین سلیمان کا لشکر
تمکو نہ پیس ڈالی اور اسطرح کیے رعایت وعنایت ہماری سب سردار انکو بہی
اور تم اپنی بنی آدم کے سردارون کو دیکھو کہ ابتدای دنیا سے آج تک جو فتنہ
وفساد کہ رسولون کے شریعت مین نکلی ہین اور جو بدعت کہ عوام انسانو نمین
ظاہر ہوئی سب کے سب امرا اور سلاطین بنی آدم ہین اور جو تمنی اپنی نجومیون
اور طبیبونکا فخر کیا تو تمکو انکی طرف احتیاج بسبب کثرت حرص کے ہی اور آخر کو
ہلاکت تمہاری بہی انہین کے قول وفعل پر ہے کہ اپنی اٹکل اور گمان سے
چند باتین بنا کر کہہ دیتی ہین اور تمکو گمراہ کرتی ہین اور تم اون کی فریب
مین آجاتی ہو باوجودیکہ جانتی ہو کہ صحت ومرض اور سعادت ونحوست
اور حیات وموت سوا تقدیر الہی کے نہین اور ہمکو کہ بسبب نہونی حرص کے
نظر ان باتون پر نہین اونکی احتیاج نہین رکہتی اور فقط پیٹ بہر لینی کے
سوا کچہہ جمع مال کی خواہش نہین رکہتی حکیم عراقی نے کہا اگر جانور ایسے
صاحب قناعت ہین کہ سوا کہا لینی کے زیادتی کی حرص نہین رکہتی تو
آدمیون کو قرآن شریف مین جانورون کے ساتھہ حرص ملین اکل
وشرب کے کیون نسبت دی ہے کہ یاکلون کما تاکل الانعام چیونٹی نے
کہا اول تو اس آیت شریفہ مین سب جانورون کو حریص وبسیار خوار نہین
فرمایا فقط ایک قسم خاص جو چہار پایہ ہین اون کو بیان کیا ہے

اور اون کی بہت کم ہانیکا باعث بہی تمہارا جور و ظلم ہے کہ اون سے
ایسی مشقت لیتی ہو کہ تمہاری ایذا سے اونکو امید حیات نہین رہتی
اور کسیطرح اپنا چھٹکارا نہین جانتی سوا صبر و تسلیم کے اور جو تمہاری مار
دہاڑ سے امان نہین پاتے اور فرصت آرام نہین دیکھتی تو واسطی زیادتی
اور بقای طاقت کی کہانی پینی مین زیادتی کرتے ہین کہ اوس قوت سے
تمہاری کامون مین مصروف رہین حکیم عراق نے کہا ای کشف
اگر تو نے ہر بات مین میری شبہ کیا لیکن انسان کے رسوم و عادات
مین کیا کہیگا اور اون کے محافل بیفائدہ اور مجالس بیفائدہ مین کہ
مخصوص انکے ساتھ ہے کیا اعتراض کریگا اور اون کے آرام و تکلفات مین
جو باغ اور محلون سے حاصل کرتے ہین کیا شبہ رکہتا ہے اکچہوی نے
تہوڑی دیر سوچ کر کہا کہ تجکو حکیم عراق کہتی ہین اور واسطی بحث کے
تجکو بہیجا ہے تا علم و حکمت اور دلیل و حجت سی کلام کرے یہ کیا بیہودہ
اور بیمعنی کلام کرتا ہے کہ یہ خلاف قول و مذہب اہل عقل و فراست کی ہے
آخر نہین جانتا کہ حکیم کو کوئی عیب اس سے زیادہ نہین کہ جب اوسکو
علوم و فضائل مین سمجہہ ہو تو پہر رسم و عادات کیطرف توجہ کری اور
اونکو سبب فخر و امتیاز کا جانے اور ترک معنی کر کے متعلق صورت اور
ظاہر کا ہو اگر رسم و عادات کا کچھ اعتبار ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اوسکی مٹانے کو نہ آئی اور اوسکی ترک کو لقرماتی اور جو تونے بنی آدم کے
مجالس اور محافل کیے بڑائی کے تو جان لی کہ کل حزب بما لدیہم فرحون یعنی ہر گروہ
درمیان اپنی دوستون کے خوش ہے حیوانات جب آپسمین ملتی ہین تو تجکو کیا
معلوم کہ اونکو کسقدر لطف و لذت حاصل ہوتی ہے اور کتنا خوش ہوتی ہین اور
ہرچند تمہاری محفلین عمدہ ہین مگر اونپر طریقہ جاہلیت اور صحرا نشینو کی بخلاف
ہماری مجلسون کے کہ اجتماع ہمارا صرف واسطی تسبیح اور ذکر الہی کی ہے
پس اور جانورون کو تمپر فضیلت ہوئی نہ تمکو اونپر اور ان باتون سے
کہ تمنی اونکو اپنا ہنر اور کمال گنا اونہین سے جہل و حماقت اور ظلم و تعدی
تمہاری معلوم ہوئی حکیم عراق اسکی جواب سی خاموش ہوا

تیرھوین فصل مناظرہ مین طاوس کے حکیم ہند کی ساتھہ

چھٹی دن کہ خورشید عالم افروز شبستان افق سے نکلکر مسند خاور پر جلوہ افروز
ہوا بادشاہ جنات نے دربار آراستہ کیا اور امراء ملک اور افسران سپاہ
حاضر ہوی دادخواہ صف باندہ کر کہڑی طاوس اپنی بال و پر درست کرنے
لگا بادشاہ نی اوسکو دیکہکر پوچہا کہ یہہ مرغ خوبصورت مبارک فال کون ہے
اور کہان سے آیا ہے حاضرون نے عرض کی کہ جناب مرغ سی وکالت کو
آیا ہے طاوس یہہ سنکر آگی بڑہا اور پکار کر حمد و ثنای الہی اور نعت حضرت

رسالت پناہ ہے ادا کی بعد بادشاہ کو دعا دیکر بولا کہ یہہ بندہ وکیل سیمرغ
سے ہے بنی آدم کی جور و ظلم ظاہر کرنیکو آپکی درگاہ فلک پناہ مین بہیجا ہی
کہ بنی آدم نے ہمکو بسبب اپنی حرص و طمع کے ہر طرح ستایا ہی اور دشت
و صحرا اور آب و ہوا مین متفرق کیا ہی پہر آپکو افضل جانکر نے باکی سی پکڑتے
اور مارتے ہین حکیم ہند کہ زبان طاوس جانتا تہا اوسکی جواب مین بعد حمد
حضرت آفریدگار اور نعت سرور ابرار کے بادشاہ کو دعا دیکر بولا کہ جہان پناہ
طاوس نے جو بنی آدم کی شکایت کی یہہ نہین جانتا کہ اللہ تعالی نے جو
انسان کو صورت و سیرت مین آراستہ کیا ہی تو ذہن صافی اور تمیز دانے
کرامت کی ہے اور بہت اوصاف عمدہ انمین رکہی ہین کہ کسی جانور علاوہ
نہین ہے ذرا اونہین نہین اور اون کی باعث سی آدمی کو اونپر فضیلت ہے اور تصرف و حکم
طاوس نے کہا اگر دلیل تمہاری ذہن و فراست اور تمیز و ذکاوت پر یہی
ہی جو اور تمہارے حکیمون نے مناظرہ مین خوبی صورت اور لباس و صنعت
اور رسم و عادت سی بیان کین ہین تو یقین ہو کہ سب بیہودہ ہین اور
اگر تجکو اسمین شک ہو تو مین بخوبی بیان کرتا ہون کہ وہ باتین جانورون مین
تمسے زیادہ ہین اونٹ کو دیکہو کہ چلنی مین نظر اوپر رکہتا ہے مگر اوسکی پانو
زمین پر برابر دوڑتا جاتا ہے اور اندہیرے اوجالی مین اونچی نیچی راہ کس
واسطے اوجڑ جہاڑے سی کاٹتا ہی بلکہ اور لوگ اوسکی راہ پاتی ہین

گہوڑی کو دیکہو کہ دور سے بن دیکہی آواز سنکر پہچان لیتا ہی اور اپنے
سوار کو بہت دفعہ بسبب خوف کی آہستہ آہستہ سی جگا دیتا ہے اور اسیطرح
اور جانوروں کی بہی دانائی اور سمجہ ظاہر ہے اور جو کسی جانور کو ایکبار
کہیں لیجاؤ تو پہر اوسکو راستا بتانی کی حاجت نہیں ہوتی اور اندہیرے
مکان میں اگر ایک رات برابر سو بکریاں جنی تو فجر کو ہر ایک اپنی اپنی بچی
کو پہچان لیگی اور وہ بچہ کمسن بہی سوا اپنی ماں کی اور کی پاس نجاویگا
علی ہذا القیاس سب حیوانوں میں ایسی باتیں موجود ہیں اب تمیز فقرات
میں انسان زائد ہوی یا جانور پس اس جہت سی تمکو ہمپر فضیلت نہوئی
حکیم ہند نے کہا کہ انسان کی اور وصف ہیں جنکی باعث تمیز فضیلت ہے
جیسے سخاوت اور شجاعت اور قناعت اور موانست اور صبر و تسلیم وغیرہ
کہ اور جانوروں میں یہ باتیں نہیں طاؤس نے کہا کہ اوصاف تو جانوروں
میں بہ نسبت انسان کے زیادہ ہیں اور اگر شجاعت سبب فضیلت کی ہوتی تو
آنحضرت علیہ السلام شجاع کو احمق نفرماتے اور قطع نظر اس سے اگر بہادری
پر فخر ہے تو شیر اسبات میں سب سے زیادہ ہے کہ تم بہی اپنی بہادروں کو
شیر سے تشبیہ دیتی ہو اور سخاوت میں مرغی کو دیکہو کہ زیادہ انسان سے
ہے اور قناعت تو خود لازمہ اور خاصہ حیوانات ہی کا ہے اور الفت
اور صبر اور تحمل جیسے حیوانوں میں موجود ہے وہ کون سے بڑی ہے

کہ ہمین نہین مگر تمہارے ظلم و تعدی سے مجبور ہین حاضرین دربار کو یہہ تقریر
طاؤس کے پسند آئی اوسکی تعریف کرنے لگی اور حکیم ہند جواب سے عاجز ہوا
بادشاہ نے دربار موقوف کیا لوگ اپنی مقامون پر رخصت ہوے

چوہوین فصل مناظرہ بیچ ہما کی حکیم خراسان کی ساتھ

صبح کو جب مہر جہان افروز نے طلوع کیا بادشاہ تخت پر بیٹھا دربار بھرا
جانورون کی فریاد کا شور بلند ہوا اور بنی آدم کا ظلم اپنی زبانون مین بیان
کرنے لگی بادشاہ نے وہ فریاد سنکر سبکو روبرو بلایا اور آدمیون سے کہا کہ
کئی دن سے جانور تمسے بحث کرتی ہین اور اپنا دعوی دلیلون سے ثابت کرتے
ہین اور تم ہر روز ہارتے ہو آج انکو یا دلیل سے قایل کرو یا ہاتھہ اپنا انپر تصرف
اور ضرب و قتل سے کوتاہ کرو ہمکو تمہارے ہار جانی سے معلوم ہوتا ہی
کہ جانور حق پر ہین اب ہمکو موافق ارشاد حضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
کے ضرور ہوا کہ ظلم تمہارا اون سے دور کرادین اور مظلوم کی مدد کرین اور
بادشاہ بہی تقریر فرما رہا تہا کہ ہما دور سے ظاہر ہوا بادشاہ نے اوسکو
دیکہکر پوچہا یہہ کون ہے حاضرون نے عرض کی یہہ وکیل عقاب ہے
اور یہہ ایک جانور ہے کہ گوشہ نشینی اور قناعت مین موصوف ہے
اسواسطی دولت و اقبال اوسکی ہمراہ ہے جب ہما نے یہہ آواز بادشاہ کا سنا

دعا کو ناتمہ اوٹھایا اور بعد مدح و ثنا ہی خدا اور نعت خواجہ دو سرا بادشاہ کا
وصف کیا اور یوں عرض شروع کیے کہ ملازمان عالی پر روشن ہے کہ
بحث ہماری بنی آدم سی دراز ہوئی اور یہہ کسی دلیل سے اپنی فضیلت
ثابت نکر سکی اور فقط لاف و گذاف سی اپنی بڑائی بیان کرتی ہیں لیکن
ضمیر منیر بادشاہ پر انکی زیادہ گوئی پوشیدہ نہیں اب توقع کرم کریم اور لطف
عمیم بادشاہی سی یہہ ہے کہ جو حقیقت حال معلوم ہوی تو انسان کو ہمیں دست
درازی سے منع فرماویں اور محکمۂ عدل و انصاف میں لا دعوی النسی لکھوا
جادی حکیم خراسان نے یہہ سنکر تھوڑی دیر فکر کیے پہر یوں بولا کہ تو استخوان
کہاتا ہے اوسکی خشکی سے تیری عقل جاتی رہے ہی بی دریافت باتیں کرتا ہے
ہمانی کہا میں جانور مبارک طالع ہوں چند منحوس نہیں بی حرص و طمع ہوں
جو مجکو خدای تعالی دیتا ہے اوسپر قناعت کرتا ہوں حکیم عراق کو اوسکی
اس بات سی غصہ آیا اور بولا کہ ای مرغ زیرک معنی میں غور کر کہ اللہ تعالی نے
بنی آدم میں وہ استعداد اور خاصیت رکہی ہی کہ انوار ذات و صفات الہی
کو معلوم کرتے ہیں اور مظہر اخلاق الہی ہیں فیض کامل الغیب انکا ہے اور
ایک انسان کے اوصاف سے علم ہے کہ انسان کو عنایت ہوا تا بسبب اوسکی ظلمت
بشریت سی نکلکر صفائی نورانیت کے حاصل کرتے ہیں اور سب جانوروں میں
مکرم اور محترم ہیں قرآن شریف میں اللہ تعالی فی الانسان کے بہت صفات بیان

کہتے ہین کہ ھل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون یعنی کیا جانتی والی اور
نہ جانتی والی برابر ہین ہمائی کہا تو نے جو علم کو باعث فضیلت مقرر کیا ہے تو بیان
کر دہ کونسا علم ہے حکیم خراسان نے کہا علم وہ چیز ہے کہ اوسکی سبب سے معلوم ہو جاوے اثبات
ہمائی کہا اگر ایسی علم پہ فخر و بڑائی ہی تو ہر جانور یہہ علم رکہتا ہے اور سب مین اسقدر
سمجہہ اور تمیز ہے کہ پانی کو گل سے اور پہول کو خار سے جدا جانتی ہین حکیم عراق نے
کہا کہ علم کے واسطی اصل و فرع ہے اور فرع سی تمکو تہوڑا سا ملا ہے کہ اپنی معاش
اوسکی سبب سے حاصل کرتے ہو اور یہہ علم تمہارا ایک ذرہ ہی ہماری علوم سے
اور ہماری علوم سے ایک علم شریعت ہے کہ تمین نہین ہمائی کہا ہم بہی یہہ علم
رکہتی ہین اور ہماری ہر گروہ کے واسطی ایک شریعت مقرر ہے جیسا قرآن
شریف مین آیا ہی کہ کل امة تدعی الی کتابها یعنی ہر جماعت پکاری گئی ہے
طرف اپنی کتاب کے اور جسطرح آدمیون کے انبیا اور رسول وحی و الہام سے
اپنی شرع و سنت جاری کرتے ہین اسیطرح ہماری جماعت مین بہی الگاہ کرنے
والی ہین کہ امام اپنی جماعت کی ہوکر قانون شریعت پر حکم کرتے ہین شہد کی
مکھیون کو دیکہو کہ بموجب الہام کے جنگلون مین کوشش کرتی ہین
اور موافق اوس حاکم کے گہر باندہتی ہین اور اگر علم شریعت سے مراد نماز
و تسبیح اور ذکر الہی ہے تو اللہ تعالے ہر گروہ سے خبر دیتا ہے کہ کل
قد علم صلوته و تسبیحه یعنی ہر کوئی نماز اور ذکر الہی جانتا ہے تو سب کے

واسطے علم وشریعت ثابت ہوئی اور انسان دیوان میں بھی ...
پر فضیلت نہیں بلکہ جانور بہتر زیادہ ہیں اسواسطے کہ سب آدمی عالم نہیں
ہوتی اور اکثر موافق اپنی گمان کے عمل کرتے ہیں اوگمان دائرۂ علم سے خارج ہے
اور جو علم کہ ساتھ عمل کے نہو وہ حقیقت میں علم نہیں اور جو اکثر لوگ نے عمل فقط علم
پڑھتے ہیں تو اوسکو طلب منصب اور دولت کا سبب گردانتے ہیں نہ دین وآخرت کا
حکیم خراسانی نے کہا یہ تو نے سچ کہا لیکن تمہارا علم وہمی ہے اور ہمارا علم عقلی
اور عقل بہتر ہے وہم سے ہمانے کہا کام علم سے ہی کسطرح کا ہو اعد علم عقلی
تمہارا اس کام کا کہ علما انسان کے بسبب حرص وغرض کے حکم قرآن حدیث
کے بدل دیتے ہیں اور صلحا اور زہاد کبر وریا میں گرفتار رہتے ہیں امرا وقضات
ظلم وخیانت کرتے ہیں اور سب جانور عام وخاص شہری اور صحرائی اوس
علم میں کہ نصیب اونکی سے برابر ہیں اور رضا وتوکل اور صبر وتسلیم سے کام
رکھتے ہیں اور تمام عمر تسبیح اور عبادت گذارتے ہیں حکیم خراسانی نے کہا انسانکو
فضیلت اس باعث ہی کہ دل اسکا اسقدر صاف وصنوبر ہوتا ہے کہ اخلاق الٰہی کو
حاصل کرتا ہے اور یہ خاصیت سوا انسان کے کسی میں نہیں ہمانی کہا
تہذیب اخلاق اور تبدیل اوصاف کا حکم ہمکو بھی ہے دیکھو بہت وحشی
جانور تھوڑے ہی دنوں میں اہلی ہو جاتے ہیں اور درندگی اپنی طبیعت سے
دور کر دیتے ہیں اور شکاری پرند کیسی پلے جاتے ہیں اور بعضی حشرات الارض

جی اسیطرح ہین اب اس بات مین تمکو ہمپر فضیلت نہ رہی حکیم خراسان نے
کہا مانا کہ تہذیب اخلاق تمین بہی ہے مگر انسان کے خوف سے اور انسان
مین خوف آخرت اور ہول عذاب سی اور یہہ فیض نور عقل کا ہے ہمانے کہا
جب عقل سے بہی وہی حاصل ہے جو وہم سی تو تمکو عقل سے کچہہ فائدہ نہین اسواسطے
کہ عقل باعث عبادت کی ہی اور عبادت مین ہم حیوانات تمسی بہتر ہین حکیم نے
کہا ای نادان جانورون کا یہی کمال ہے کہ صفات انسان حاصل کرین
اور انسان کا کمال یہی ہے کہ اخلاق الٰہی سیکہی ہمانے کہا حصول کمالات الٰہیہ کا
بطریق وجود عینی کے ہی یا وجود ذہنی کے حکیم نے کہا اس بات کی سمجہنے
کو صفائے باطن درکار ہے جب تک انسان مرتبۂ محویت حاصل نہین کرتا ہے
اس مقام کو نہین سمجہتا ہمانے کہا یہہ بات لائق اعتبار نہین کوئی دلیل عقلی
یا نقلی بیان کر حکیم نے کہا اس مسئلہ مین عقل کو دخل نہین وہ خود حیران ہے
مگر ہان دلیل نقلی میری پاس ہے ہمانے کہا خیر وہی بیان کر حکیم نے کہا
حدیث شریف مین آیا ہے کہ انسان بسبب آدا نوافل کے اللہ تعالی سے
وہ قرب و اتصال حاصل کرتا ہے کہ اللہ تعالے اوسکو محبوب رکہتا ہے
اور بسبب محبت کے اوس انسانکا ہاتہہ پاؤن آنکہہ ناک اور تمام اعضا
ہوجاتا ہے کہ انسان پہر جو کام اپنی اعضا سے کرتا ہے وہ حقیقت مین
کام اللہ تعالے کے ہوتی ہین ہمانے پوچہا یہہ مضمون کہین قرآن شریف

میں بھی آیا ہے حکیم نے کہا ہاں وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى کہ آنحضرت
صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کے کنکر پھینکنے کو اللہ تعالی نے اپنی طرف منسوب فرمایا
ہمانے کہا اب حق ظاہر ہوا کہ جب آدمی اسقدر قرب واتصال اللہ تعالی سے رکھتا ہے
اسیواسطے فرشتوں نے اوسے سجدہ کیا الغرض یہہ فضیلت اور یہیں نہیں اس جہت سے
ہم سب حیوانات اوسکے محکوم ہیں اور اون کے متابعت اور حکم برداری رضا ورغبت
سے اختیار کرتے ہیں پھر ہمانے کہا جب مرتبہ فضیلت تمہارا مرتبہ عقل سے بلند
ہوا کہ عقل وہانتک نہیں پہنچتی تو اول بحث میں جو فضیلت انسان کے تمیز بحث
عقل بیان کیے تھے وہ غلط ہوئی اور علم تمہارا سبب برتری کا نہیں ہوا حکیم نے
کہا میں پہلے کہہ چکا ہوں کہ علم کے ایک اصل ہے اور ایک فرع عقل سے علوم فرعیہ
معلوم ہوتے ہیں اور یہہ علم کہ اصل ہے بعد زہد وتقوی کے تعلیم الہی سے حاصل
ہوتا ہے عقل کو یہاں گذر نہیں جیسا کہ اللہ تعالی قرآن شریف میں فرماتا ہے
وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ یعنی ڈرو اللہ تعالی سے اور سکھلاتا ہے تمکو اللہ تعالی
اور اسی علم پر بنیاد تمام شرایع انبیا علیہم السلام کے واقع ہے غرض کہ حکیم خراسان
نے جب یہہ تقریر شیرین بیانی سے ادا کی تو سب جانور قائل ہوکر انسان کے
تعظیم وتکریم بجالائے اور اپنی خطا معاف کراکر متابعت اختیار کی بادشاہ جنات بھی
اس فیصلے سے کمال راضی ہوا اور بنی انسان کی تعریف کی اور حکیم
خراسان کو خلعت و دعا دیئے بعد تعریف کے

زبان یہہ ہے یا خنجر آبدار
کہ باتون مین کرتی ہے گوہر نثار
کوئی اوسقدر مرد فاضل نہین
بیان دلائل مین کامل نہین

تمام شد ترجمہ خلاصۂ اخوان الصفا

ترجمۂ انتخاب تاریخ الوزرا

غرض اسکی بیان سے یہہ ہے کہ سلاطین و امرا اپنا وزیر و نائب اور ہمنشین
و مصاحب اہل علم اور ارباب کمال کو کیا کرین اور نادان اور بیہودہ لوگون کی
دوستی اور پاس بیٹھنے کو برابر زہر کے جانین کہ اچھے مصاحب سے جو لکھا
پڑھا ہو نیک نامی اور ہر طرح سے ترقی ہوتی ہے اور بیوقوف و بد کام سے بدنامی
اور زوال ملک و دولت مونہ دکہاتا ہے اگلے بادشاہون سے ترقی ملک

اور ناسوری کا بھی سبب ہی کہ اون کی نائب اور مصاحب عقلا ہوشیار
قدیم تجربہ کار ہوا کرتے تھی اور جس حاکم نے ایسا نکیا جلد خراب ہوا اور مطلب
کو نپہنچا اون وزیروں مین ایک بقراط حکیم ہے کہ شاگرد فیثاغورث اور
وزیر بہمن بن اسفندیار کا تہا علم طب مین اسکی تصنیفین بہت ہین اور
طب مین اسکا کلام بہت معتبر ہے یہہ کہا کرتا تہا کہ عمر کوتاہ اور کام دراز ہے
عاقل وہ ہے کہ تہوڑی عمر کو ایسی کام مین صرف کری جو بہت ضروری
ہو یعنی آخرت اور رضای الہی مین سقراط حکیم شاگرد بقراطیس اور وزیر
ہمای بنت بہمن کا ہے یہہ کہا کرتا تہا کہ علم و عقل کی مثال روح و جسم
کے ہے عقل بے علم جسم بی روح ہے اور علم بی عقل روح بے جسم ہے اور کوئی
چیز سستی کی برابر بری نہین جو اپنی سی زیادہ عقل والی سے مشورت لیتا ہے
اوسکو کبھی خرابی اور رسوائی نہین ہوتی اور دشمن سے آدمی مشورہ
لیا کرے کہ اوسکی دشمنی معلوم ہو جای گی پہر اوسکا خلاف کری افلاطون
حکیم شاگرد سقراط اور وزیر دارا تہا اور یہہ کہا کرتا تہا کہ بیدون کی ساتھ
مت بیٹہا کر اور حاکم کو نشہ پینا بحکم عقل حرام ہے اسواسطی کہ بادشاہ
نگہبان رعیت ہوتا ہے اور بہت بری بات ہے کہ نگہبان کی واسطی
اور نگہبان ہو اور کہتا تہا کہ شریر آدمی کے پاس مت بیٹہہ کہ
طبیعت تیری اوسکی شرارت کو خفیہ سیکہہ لے گی جو تیری تعریف کری

اوس بات کی کہ تجھمین نہو تو وہ جب تجھسے رنجیدہ ہوگا تو ایسی بات
کے ساتھہ برابری کریگا کہ تجھمین نہو گیے اور جو درویش اپنی کو تونگر گنے
اوسکی مثال ورم کی ہے کہ بدنکو موٹا کرتا ہے اور بخیل کو برائی معاف کرنا
بہت آسان ہے نیکی کے عوض کرنے سی اور جب تجکو کوئی مصیبت پہنچے تو
اوس سے بڑہکر مصیبت کو دلمین خیال کرتا غم پہلے مصیبت کا دل سے کم ہوجانے
اور تھوڑی نیکی کو کم نجانو کہ مرتبہ نیکی کا بڑا ہے جو شخص بی بھلائی دیکھے
شکر کرے تو اوسکے بہلائی کرنے مین جلدی کرتا تیری شکایت نکرے اور تین آدمیونپر
رحم کرنا چاہیی جو دانا کہ محکوم جاہل کا ہوا اور جو کمزور کہ قوی کا بندہ ہوا اور جو کریم
شخص کہ لئیم کا محتاج ہو بد آدمی اور دون کے برائی ظاہر کرتا ہے اور بھلائی
چھپاتا ہے جیسے مکہی کہ زخم پر بیٹھتی ہے اور ہاتھہ پر نہین بیٹھتی دوسرونکی برائی
اور رنج پر خوش مت ہو کہ زمانہ بدلتا رہتا ہے شاید تجھی بہی اوس مصیبت
مین ڈالے اور عاقل کو چاہیے کہ جاہل سے جھگڑا نکرے اور ہشیار مست سے
تکرار نکرے بہتر خصلت بادشاہ کیے یہ ہے کہ سچ کہا کرے کہ خوف دشمن اور
امید دوستون کے اوسمین ہے سخاوت یہ ہے کہ نئے مانگی دی کہ مانگی سے
دنیا عوض سوال کا ہوتا ہے اچھی باتون کو آدمی اپنی دلپر لکھلیا کرے
ارسطاطالیس حکیم شاگرد افلاطون اور وزیر سکندر کا تہا کتابین حکمت
اور منطق اور ریاضی اور ہیئت وغیرہ کے عمدہ عمدہ ایسا ان کے ملک سے

روم مین لایا اور بارے کتب خانہ جلادیا اور ان علمونکو ایران کے ملک سے
ناپید کردیا وہ کہا کرتا تہا کہ بادشاہ مثل دریا کے ہی اور امرا مثل نہرون کے
کہ دریا سے نکلتی ہین جیسا رنگ و مزا دریا کا ہوتا ہے ویسا ہے نہرون کا ہوتا ہے
پس بادشاہ کو واجب ہے کہ اپنی خصلت اچھی کری تا اوسکی امرا بہی اچھی عادت
حاصل کرین اور علم کے ذریعہ سے مال مت طلب کر تا کمال کو پہنچی علم ایک درخت ہے
کہ دلمین اوگتا ہے اور زبان پر اوسکی پہل لگتی ہین اور تین آدمیون کو دیا ہے
رکہی کہ شریر ہو جاوین عورت اور فرزند اور غلام اور تین باتون سے انسان کو
نقصان ہوتا ہے ایک تو کام کرنا اپنی بدن کے طاقت کی اعتبار پر اور بہت کہانا
تندرستی کے گہمنڈ پر اور دوسرون کو ستانا قدرت کی بہروسی پر جو شخص عقل سے
انجام کار کو دیکہتا ہے تو جب اوسمین واقع ہوتا ہے تو غمناک نہین ہوتا بزرجمہر
حکیم بیٹا بختکان کا اور وزیر بادشاہ نوشیروان عادل کا تہا وطن اسکا
شہر ہرات ہے ابتدا اسکی ترقی کی یون ہے کہ نوشیروان نی ایکبار رات مین
خواب مین دیکہا کہ ایک شراب کا پیالہ اوسکی آگی دہرا ہوا ہے اور سور آکر
اوس شراب کو پیتا ہے فجر کو اپنی عاقلون سے اوسکی تعبیر پوچہی سب تعبیر سے
عاجز ہوی نوشیروان نے اپنی لوگون کو تمام ملک ایران مین بہیجا
کہ کسی قابل شخص سے ملکر اسکی تعبیر دریافت کرین غرض سب مصاحب اوسکے
ہر طرف گئی اور بہت تحقیق کیے سے اوسکی تعبیر نہ ملی آخر آدہی لوٹ آئی

ایک مصاحب سفر کرتا رہا اور شہر مصر میں گیا وہاں دیکھا کہ ایک ملا لڑکون کو
پڑھا رہا ہے اور ایک لڑکا سات برس کا اوسکی روبرو سبق پڑھتا ہے وہ مصاحب
اوس مکتب میں گیا اور اوستاد سے اوس خواب کی تعبیر پوچھی اوستاد نے کہا
مجکو اتنا علم نہیں کہ اسکی تعبیر کہون وہ لڑکا سات برس کا کہ اوستاد کی روبرو
پڑھتا تھا بولا کہ میں اوسکی تعبیر جانتا ہون اوستاد اوسپر خفا ہوا کہ کیا تو نے سبق
خوب یاد کر لیا ہے جو جواب تعبیر خواب نوشیروان کی کہتا ہے اوس مصاحب نے
اوستاد کو روکا اور کہا شاید اسکو قسمت نے رہبری کی ہو اور اوسکی عقل میں
تعبیر آئی ہو پھر لڑکے سے کہا کہ بیان کر لڑکے نے کہا مجکو نہ کہون گا خواب دیکھنے
والے سے بیان کرونگا پھر مصاحب نے اوس لڑکی کا حال دریافت کیا تو معلوم
ہوا کہ یہہ یتیم ہے اور بوڑھی ما اسکی زندہ پھر وہ مصاحب اوس لڑکیکو ہمراہ لیکر بادشاہ
کیطرف روانہ ہوا راہ میں دوپہر کو پہنچی ایک درخت کی اوتری وہ لڑکا سو گیا
اور مصاحب اس سوچ میں کہ یہہ لڑکا بادشاہ کی روبرو کیا تعبیر کہیگا سو اسی اثنا میں دیکھا
کہ ایک کالا سانپ آیا اور لڑکے کی پاوں پر اپنا موتہ ملنی لگا مصاحب نے اوس سانپ
کو دیکھکر مارنا چاہا تو وہ سانپ درخت پر چلا گیا اور ایک ڈالی پر جو اوس لڑکے کی
سر پر تھی آکر بیٹھ گیا جب وہ لڑکا جگا تو سانپ چلا گیا وہ مصاحب اس بات سے
حیران ہوا اور لڑکے کو ہونہار سمجھا جب نوشیروان کے پاس پہنچا تو لڑکے کو
باہر چھوڑکر دربار میں گیا اور بادشاہ سے سب قصہ کہا نوشیروان نے اوس

لڑکیکو سامنے بلوایا اور تعبیر خواب پوچھی لڑکے نے کہا تنہائی مین عرض
کرونگا نوشیروان نے کہا دربار خالی کرو تب اوس لڑکی نے کہا کہ تیرے
محل مین ایک مرد عورت کی شکل مین ہے اور تیری کیسے بیوی سے آشنائی
رکھتا ہے نوشیروان کو اس بات سے غیرت آئی سب عورتون کو بلوا کر حکم
فرمایا کیسے مین یہ بات معلوم ہوئی پہر سبکو اپنے روبرو ننگا کیا تو ایک مرد
نے ریشہ اونمین نکلا سلطان روم کے بیٹی جو نوشیروان کی بیوی
تھی پکار کر بولے کہ یہ میرا دودہ شریک تھا اور مجہے ہمیشہ کہیلا کیا ہے
اور میری ساتہہ بڑا ہوا مین اسکو جدا نکر سکے اسواسطے اس عورت میر
اسکو اپنی پاس رکہتی ہون نوشیروان نے دونو مرد وعورت کو
سزادی اور اس بات سے بادشاہ کو بزرجمہر کا اعتقاد کمال ہوا ہر روز
اوسکی تعریفے کرنے لگا کمالات بزرجمہر کے بہت ہین اور اوسکی
یہ باتین مشہور ہین کہ تین باتین محض تقدیر سے ہوتی ہین آدمی کا
اوسمین اختیار نہین عورت موافق مزاج کے ملنی اور لڑکا پیدا ہونا
اور دولت پانا اور پانچ چیزین آدمی کے کوشش سے ملتی ہین
علم وادب اور شجاعت اور پانا بہشت کا اور بچنا دوزخ سے اور پانچ
چیزین طبیعت مین اصلی ہین وفا اور مدارا اور تواضع اور سخاوت اور
سچ بولنا اور چار چیزین عادت مین داخل ہین چلنا اور سونا اور پینا اور

پاخانہ کرنا اور پانچ چیزیں موروثی ہوتی ہیں حسن اور خوشخوئی اور بلند ہمتی
اور تکبر اور کمینہ پن اور بزرجمہر نے کہا ہے کہ میں اپنی اوستاد سے پوچھا
کہ اللہ تعالی سے کیا مانگوں کہ اوسمیں سب چیزیں آجاویں اوستاد نے
کہا تین چیزیں مانگا کر تندرستی اور تونگری اور ایمان پھر پوچھا کہ اپنی کام
کسکے سپرد کروں کہا اوسکو کہ اپنی سے لایق زیادہ ہو کہا کسپر اعتماد رکھوں
کہا اوس دوست پر کہ حاسد نہو پوچھا کون سے چیز ہے کہ ہر وقت سزاوار ہے
کہا اپنی کام میں مشغول رہنا پوچھا کون سا کام جوانی اور پیری میں
بہتر ہے کہا جوانی میں عقل سیکھنا اور بڑہاپی میں اوسپر عمل کرنا پوچھا
کون سے بات لوگوں کے نزدیک حقیر معلوم ہوتی ہے کہا اپنی کمال کا
بیان کرنا پوچھا نالایق دوست سے کسطرح الگ ہو کہا تین طرح سے اوس سے
کم ملی اور کم بولے اور بہت نا مانگی پوچھا لوگونکا کام کوشش سے حاصل ہوتا ہے
یا تقدیر سے کہا کوشش تقدیر کا سبب ہے پوچھا جوانوں سے کیا اچھی ہے اور
بوڑہوں سے کون سی کہا جوانوں سی شرم و دلیری اور بوڑہوں سے عقل و ہنر ہے
پوچھا سرداری کے کون لایق ہے اور سردار کون چاہیے کہا لایق سرداری
کے وہ ہے کہ نیک و بد کو پہچانی اور سردار وہ ہے کہ کام تجربہ کار کو دی
پوچھا خوف کس سے چاہیے تا نجات ہو کہا نالایق سے پوچھا سخی زیادہ کون ہے
کہا جو دیکر خوش ہو پوچھا کہ مردوں کو جان سے زیادہ کیا عزیز ہے

کہا تین چیزین کہ بیان اونکی لیی بالتی ہین دین اور علم اور عوض لیت
دشمن سی کہ سختی سے جہوٹے پوچہا وہ کون سی چیز ہے کہ اوسکو سب
ڈہونڈتی ہین اور کوئی اوسکو پوری نہین پاتا کہا وہ تین چیزین ہین
تندرستی اور خوشی اور دوست خالص پوچہا نیکی کرنا بہتر ہے یا بچنا برائی
سے کہا برائی سے بچنا شروع سب بہلائیونکا ہے پوچہا کوئی ہنر ہے کہ جیسے
وقت مین عیب ہو جای کہا سخاوت بی احسان کی پوچہا کیا باعث کہ آدمی
حقیر شخص سے علم نہین سیکہتی کہا عالم کبہی حقیر اور حقیر شخص کبہی عالم نہین ہوتا
پوچہا کونسی چیز دلیری کی علامت ہی کہا عفو کرنا باوجود قدرت کی پوچہا
کونسی چیز مین کوئی عیب نہین کہا وہ ذات پاک خدا ہی تعالی کی ہے
پوچہا زندگانے مین کون سی ساعت ضائع زیادہ ہی کہا وہ گہڑی کہ
اوسمین کیسے سے بہلائی کرسکے اور نکرسے پوچہا کونسے حکم کو خوار بنایا نے
کہا چار کو حکم الٰہی اور حکم عقلا اور حکم بادشاہ اور حکم ماباپ کا پوچہا کونسا ہیج ہے
کہ ایک جا بو وین اور دو جا اوگی کہا نیکی کہ دنیا مین عوض ملتا ہے اور آخرت
مین ثواب پاتا ہے پوچہا کونسے زندگی بہتر ہے کہا فقیر سے اور خوف مین
رضا پوچہا تندرستی مین کیا بہتر ہے کہا رضامندی اللہ تعالی کی پوچہا
کونسے چیز مروت کو تباہ کرتی ہے کہا وہ چار چیزین ہین بزرگونکو بخیلی
اور عقلمندونکو بڑائی اور عورتونکو بی شرمی اور مردونکو جہوٹ

پوچھا کون سی بات مرد پارسا کو خراب کرتے ہی کہا تعریف کرنا ظالمون کے
پوچھا جہان کو کس بات سی دریافت کری کہا دانائی اور شکر گذاری سے
پوچھا لوگو مین کون عاقل ہے کہا جو کم بولی اور بہت سمجھے پوچھا کون شخص کم رنج
مین ہی کہا جو تنہا ہو پوچھا بی سامان کون زیادہ ہے کہا جسکے عیال بہت ہون
پوچھا نامورے کس بات سی ہوتی ہی کہا عدل اور سچ بولنی سی پوچھا شرم کہان سے
حاصل ہوتی ہے کہا نیکون کو خوف دین سے اور بی دینون کو نادانی سی پوچھا
کون سے چیز آبرو دور کرتی ہی کہا حرص طمع پوچھا دنیا مین کون سے چیز بہت بہتر ہے
کہا دین دین کی کام مین رنج اوٹہانا اور سخاوت کرنا بی غرض عوض کے پوچھا
کون سی چیز جہان مین بہت بری ہے کہا غصہ بادشاہ سے اور بخل امیر سے پوچھا
اصل تواضع کیا ہے کہا اپنی چہوٹی سے تازہ روئی اور ریا کا کام نکرنا پوچھا
صلاح کس کی کہ مصیبت مین نپڑی کہا تین خصلت والی سے جسکا دین پاک
او صحبت نیک اور عقل پورے ہو پوچھا بادشاہ کس چیز کا بہت محتاج ہے
کہا عقلمند کا پوچھا اس جہان مین کون بہت بی پایا کام ہے کہا جو نادان
زیادہ ہے پوچھا کون نیک بخت زیادہ ہے کہا جو شخص اپنی کام سخاوت سے
آراستہ کری اور سچی بات کہی پوچھا اچھی باتون سی کون سی اختیار کرون
تا تنہائی مین غریب نہون کہا تہمت کی باتون سے دور رہو اور کمینے کو آزار
مت دو اور ہر کسیکا ادب بجالا پوچھا بڑی کا چہوٹی پر کیا حق ہی کہا یہہ

کہ اوسکی بہید کو نگاہ رکہی اور اوسکی صحبت سی الگ نہو اور اوسپر اور کسی بڑی کو
اختیار نکری پوچہا دوست کا کیا نشان ہے کہا یہہ کہ تیری خطا چہپاوی
اور تجہکو نصیحت کرتا ہی اور تیرا عیب ظاہر نکری اور گذری ہوئی بات پر برائی
نکری پوچہا کیا کام کرون جس سے زندگی ساتہہ سلامتی کے گذری کہا بادشاہ
اور علما کی تعظیم کر اور سچا دوست ڈہونڈہ پوچہا نیکی کس سے کرنا چاہیی کہا
عاقل اور شریف سے پوچہا کتنی لوگون سے نیکی نکرنا چاہیی کہا احمق اور بدکار
پوچہا نیکی کتنی باتون سی پوری ہوتی ہے کہا ہر وقت کی تواضع اور بے
احسان کے سخاوت اور خدمت سے بی غرض عوض کے پوچہا کتنی چیزین ہیں
کہ اون سی زندگی آسان ہوتی ہی کہا عزم درست اور ہنر کامل پوچہا کتنی
چیزون سے انسان بی پروا نہین کہا عقل سے کہ انسان کتنا ہے سمجہدار ہو
مگر عقلمند دوسری کا محتاج ہوتا ہے اور سپاہی اگرچہ قوی ہو مگر حیلہ
اوسکو ضرور ہے اور مومن کتنی سے عبادت کری مگر زیادتی کے طلب
کرتا ہے پوچہا کیا کرون جس سی لوگ میری دوست ہون کہا معاملہ میں ستم
نکر اور جہوٹ مت بول اور زبان سے کیے کو مت ستا پوچہا علم سے کیا
فائدہ ہوتا ہے کہا بزرگ کو نامور ہی اور فقیر کو تونگری اور مشہور کو زیادتی
شہرت کے پوچہا مال کس کام آتا ہے کہا قریبون اور عزیزون کی آوارگی کو
اور ماباپ کے خدمت کو اور آخرت کے سفر کے تیاری کو اور دشمن کی طلبی کو اور

دوست کی خوشی کرنی اور پوچھا کیا چیز ہے کہ بن کہای بدن کو فایدا دے
کہا نرم کپڑا اور حمام اور اچھونکا دیکھنا اور بزرگون کے صحبت اور بہلائی
دوستون کی اور تواضع کرنا دشمنون سے

حکایت

ایکبار نوشیروان نے بزرجمہر کو قید کیا اور ہر روز دو روٹی جو کی اور ایک کوزہ
پانی کا مقرر کیا اور تنگ و تاریک پر وحشت جگہہ مین رکہا اور پاؤن زنجیرون سے
باندہے اور پہرے والون سے کہا خوب خیال رکہنا کہ یہہ جو کچہہ کہی حرف بحرف
مجہسے کہا کرو کہ اسکی باتین حکمت آمیز ضائع نجاوین لیکن وہ کئی مہینہ قید رہا
اور خاموشی اختیار کیے کچہہ نبولا بادشاہ نے اپنی مصاحبون کو اوسکی پاس
بہیجا کہ اوس سے کچہہ باتین کرکے بعینہ میری آگی نقل کرنا اون لوگون نے اکر پوچہا
کہ ای حکیم تو ایسی سختی مین اور کمال تکلیف مین ہے لیکن تیرا رنگ رو اور قوت
جسم پر قرار ہے کچہہ تغیر اور تبدل تجہمین نہین ہوا حکیم نے کہا مینی چہہ چیزون کے
معجون بنا رکہی ہے ہر روز اوسکا استعمال کرتا ہون اس سبب سی تندرست
ہون یارون نی کہا وہ معجون ہمکو بہی بتلا کہ اگر خدا نخواستہ کبہی اس بلا مین
ہم بہی مبتلا ہون یا کسی یار کو کام پڑے تو یہی معجون استعمال کرین حکیم نے
کہا وہ چہہ چیزین یہہ ہین ایک تو اعتماد کرنا اللہ تعالے کے فضل پر کہ ہر حال مین
عاجزون کے دستگیر ہے فرماتا ہے دوسری علم اس بات پر کہ جو تقدیر مین ہے

ہوگی رہیگا رونی دو ہونے سے کچھہ فائدہ نہین تیسری یہہ کہ صبر سب دوائین بہتر ہے پریشان کا وسیلہ شفا ہوتا ہے چوتھی یہہ کہ اگر صبر نکرون تو کہان مجکو طاقت تدبیر کیے ہی کہ اس سے خلاصی ہو پانچوین یہہ کہ جانتا ہون اس سے بڑی بڑی بلائین اور تکلیفین اور بہی ہین شکر خدا کا ذرا اسمین نہ ڈالا جہٹی مجکو امید ہے کہ ہر گہڑی رنج کے ساتہ میرا مالک اچہا کرتا ہے بس جو ان چہہ باتون کا ہمیشہ خیال رکہیگا اوسکو کبہی رنج و غم نہوگا ✢ ✢ ✢ ✢ ✢

تمام شد ترجمہ تاریخ الوزرا

ترجمہ انتخاب خمسہ نظامی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان

اخلاق مین

صدق کا بیان مخزن اسرار سے

صدق سے رکھہ کام کہ ہو رستگار — دی ہے ظفر صدق سے پروردگار
ہوتی ہے کچھ سے بھی کم و کاستی — غم نہیں اوسکو جو رکھے راستی
گل جو ہوا کج تو چبھا اوسکی خار — شیرین ہوا نیشکر راست کار
جسنے کری راستی اپنی عیان — بات سے اوسکی نہیں آتا زیان
تو بھی جو سچ بات کو لاوے بجا — تو ہو تیرے بات کا ناصر خدا
ہوسکتے ہی سچ بات اگر جملہ دُر — کڑوی سمجھتے ہیں کہ الحق مُر

شیرین خسرو

کجی سے بات کی بس قدر کم ہے — کہی جو سچ وہ دائم محتشم ہے
سکے جو راستی کو خرچ کرنا — نہیں جھوٹ اوسکو لایق درج کرنا
ہوئی جو صبح صادق راست گفتار — جہانکا اوس سے ہے بنتا سدا کار
جو کوئی راستی دل سے بنا دے — جہان پاوے جہان اوسکو بناوے

لیلی مجنون

ہے تیر کا راستی سے جو کار — رہتا کف شاہ میں ہے ہر بار
دل راست کر اور بلا سے مت ڈر — یاقوت تو کیا ہوا سے مت ڈر

تعالیٰ	ہفت پیکر	
رستگاری کو راستی سے لین		چاہیی سب کجی سے مونہ پھیرین
	بیان صبر شیرین خسرو سے	
کہ ملتا صبر سے ہیگا دل آرام نہ بز ہو دوڑنے سی فربہ اندام بہت کہانا ہی جلدی سستی آور کہ مردہ صبر چاہی سے نہ فریاد تجہے بہی سے وہ ملی نرمی سی سب کام کہ کنجی سختیون کے صبر آسے		جو بیدی صبر سے انسان سب کام نہی عاقل کا گرمی سی نہ کچہہ کام جو مطلب دیر سے ہووی تو بہتر نکر تو مردہ پہ روفی سی بیداد کری جو چڑہ کی گہوڑی کی تئین رام مقید صبر سے یادی رہا ہے
	لیلے مجنون	
دولت ملی تجہکو اندک اندک		تو صبر اگر کری تو بلیک
	ہفت پیکر	
اوسکا سید ہا لگی نہ تیر ای یار		ہووی نا صبر جو بوقت شکار
	قناعت کا بیان مخزن اسرار سی	
گیہون سے آدم نے ہی کہایا فریب غیرون کے کہانی نہ کر دل خراب		نان جوین کہا کی رہو باشکیب تجکو جو ملجا ہی فقط نان و آب

سادہ خورش رکھہ تو مثال پلنگ — متی میں جب کے نہ تیرا دل ہو تنگ
خون جگر اپنا تو سالن بنا — اور کباب اپنی ہی دل کا بنا
شمع جو اٹھی ہوئی آخر میں پست — چاند بڑا تو ہوئی او سیر شکست

شیرین خسرو

رہا گر تو خوشی میں ہر دم آزاد — کہ انسان خود پرستی ہی سے ہو برباد
اگر ہے تاج اور کرسی کا محتاج — زمین کو تخت کر خورشید کو تاج
نہ رہے غیر کے تو سرخ کر کاخ — کہ بگڑی دین و ہمیان ہوئی سوراخ

ہفت پیکر

جو ترازو کہ زر کے گرد پھرے — وہ ہر ایک در پہ سنگسار رہے
سر پہ مست گنج اوٹھا جو ابر سفید — گنج پر رکھہ قدم کو جون خورشید
زر میں دو حرف اور دو نو جدا — خنجر اور تیر نگر کہ ہو جو جدا
اپنی دیکھہ تو کر انزلی سنگ — ہوتی ہی دوستوں میں باہم جنگ
جانہ روٹی کو غیر کے گھر پید — روزی حق پہ تو قناعت کر
اپنی دانہ ہی جو کہ ہو خوشتر — وہ صدف کی طرح بنی بے سرور
روٹی غیروں کو جا کی دی تو اگر — حلوا غیروں کا کھا نہیں خوشتر
جو قناعت سے اپنا کام رکھے — سب میں اپنا وہ احتشام رکھے
آنزو جو کیا کرے دلیں — وہ رہیگا مدام مشکل میں

شیرین خسرو

کر اپنا جامہ جون خورشید او ماہ	کہ ہو وی زندگی تک تیری ہمراہ
نکھول آنکھہ اپنی تو غیرون کی جانبر	قناعت کر فقط اپنی تو نان پر
کہ مرنا پاؤگی ہاتھی کی بے شکر	خسیسون سی طلب کرنی مین بہتر
جہان ہی سانپ کی مانند پر پیچ	نہین اس سے کسیکو فائدا ہیچ
ہے ہستی کو یہان کی نیستی زود	نہ ہست و نیست پر ہو اسکی خوشنود
سمجھ تو رسم شادی کو زنجیر	کہ ہی طفل اور پستان ہے وہ اور شیر

لیلی مجنون

کم عمر سے رکھہ تو کام سی کام	دلتنگ نہو ز دور ایام
سگ ہو نہ طمع مین تو بھی ناکا	بلی نہو دوسرون کے خوان کا
دل حرص سے کر نہ اپنا برباد	جو تجھکو ملی اوسی پہ ہو شاد
آزاد کو ہے ہمیشہ آرام	بی قید رہے مدام باکام
جب تجکو ملےگی سر بلندی	جو دل مین نہو نیازمندی

نصیحت بادشاہونکو مخزن اسرار سے

رخنہ گر ملک سرافگندہ خوب	لشکر بدعہد پراگندہ خوب
شاخ نئی کا نہین ہوتا ظہور	پیڑ سے جبتک نہ پرانی ہو دور

شیرین خسرو

جہان اوسکو ہی جسمین ہے شتابی ۔ امیرون کو ہی سستی ہی خرابی
عدم سے چیز جو دنیا مین آئی ۔ تامل اوسمین کر جب بادشاہی ہے
ریاست سی تو کر فتنہ کو باہر ۔ کسی پر زور بہی ظاہر کیا کرتے
جو نیت نیک ہوی بادشاہ کے ۔ تو پہر پہولون لگے جا او کے چمن مین
جو پاسی ہاتہہ نا خوشنود ہووے ۔ تو جرم پایین سر با خوذ ہووی
نگاہ تیز مت کر سوی درویش ۔ معزز وہ بہی ہے در خانہ خویش
بہت ڈرتا رہو دنیا مین اوس سے ۔ کہ تجکو بد دعا گوشہ نشین دے
فجر کو جبکہ روتے ہی زن پیر ۔ تو خالی اوسکا پہر جاتا نہین تیر
ہی بیہودہ سب اوسدم رنج و فریاد ۔ کیا جب بد دعا تی اوسکو برباد
کہ آئینی بہت ہاتون کی اندر ۔ ہوی کالی دعای بد سے اکثر
کوز تون کو اگر کوئی سنپاوی ۔ کمند چارہ سے قابو مین آوے
ہرن جنگل مین گرچہ خوب بہاگے ۔ مگر چیتی سے وہ بازی نپاوے
اگر ہو ساری دنیا کا کوئی شاہ ۔ مگر چیتی نہ پنجہ کر سکے با ماہ
متہائی پر بزرگون کو نہ پہسلا ۔ شکر پہندا ہی طفل و طوطیو نکا

لیلی مجنون

جسکا نام مین ہو صلاح دولت ۔ سستی کری اوسمین تو ہو وفوت
جس کام سے ہووی جسم کو رنج ۔ چہوڑ اوسکو اگرچہ ہووی وہ گنج

جو شخص کہ نیک خواہ ہووے — بخش اوسکو اگر گناہ ہووے

دشمن کرے جو کہ عذر اظہار — بخش اوسکو ولی رہ اوس سے ہشیار

قادر کو پہلے سے برد بار ہے — مستی مین ہو کچھ تو ہوشیار ہے

رکھ اپنا جدا شراب سے دست — بدخواہ نہ تاہز و رہین مست

ہے عقل مین تو اگرچہ برتر — اور ونسے بھی مشورہ لیا کر

مت بھیج پیام داد جویان — لیکن بزبان راست گویان

کر قول مین اپنی استوار ہے — تا ہووے امن مین زینہار ہے

مت عہد پہ تو کسی کی رکھ دل — جبتک نہو دلین اوسکی منزل

وہ بھید کسی سے تو نہ کہنا — اظہار سے جسکے غم ہو دونا

دی جڑ سے گرا جسے گرا وے — مت اوسکو گہٹا جسے بڑہا وو

سکندر نامہ

رکھی جسکی تو سر کی اوپر کلاہ — نکہ پاؤن سے ملکی پہر خاک راہ

سنورتا ہی غیرت سی کار جہان — کہ پاوی حیا سی بلندی نشان

امیرونکا مت قتل کر زینہار — کہ فتنہ نہ عالم مین ہو آشکار

کمینون کو اپنا مصاحب نکر — کہ دولت مین ہوتا ہی اون سے ضرر

بیان نصیحت عام کا مخزن اسرار سے

ہرگی ولی پیرو شیطان نہو — شیر خدا ہو سگ دربان نہو

لطف و کرم اپنا سدا کار کر — اپنی گناہون کا تو اقرار کر
شرم سے تو جب کرے ترک ہوس — رحمت حق ہو تیری فریادرس
ہووی نہ دنیا مین اگر شرمسار — کیسے سے نہ تیرا قیامت مین کار
فکر کیا کر ہیے اپنی نیک خو — تا تجھے یہان سی نکل جاوی تو
عیب نکال اپنی طبیعت سے یار — آپ سے اور حق سے ہو شرمسار
سے کر اسمین کہ آراستہ — نور الٰہی سے ہو پیراستہ
وانہ نہ شیطان کی شراکت سی ہو — ایک سی کر سات سو اپنی نیک خو
سوچ لے جب تک نہ تو انجام مین — پاون نہ رکہہ کرنے کو اوس کام مین
سؤیو غفلت سے نہ ہرگز یہان — کار نہ غفلت سی رکہی کاروان

شیرین خسرو

برائی دیکہہ جو ہی تیری اندر — برائی پر نظر غیرون کی مت کر
جوان کرتی ہین جب شمشیر بازی — کٹی سر جو کرے گردن فرازی
کرامت غیر کو لاگتا ہے — گدا اپنی کو جو چاہے ہی شاہے
تجسس عیب کا نیکون کی مت کر — نظر ڈال اپنی اور اونکی ہنر پر
کہو باتین بجا لاکی و جیتی — کہ ستی مین نہین ہی کچہہ دریتے
رہا گر ہر گہڑی لوگون سے شاد — بہلائی سی کرین تا تجھکو سب یاد
نکہا دنیا کا اپنی دلمین تو غم — نہین یہہ بی وفا نہ پایان نا تم

اسی مین نفع ہے تیرا حرز و در	جو تجہسے مانگی وہ اوسکو دیا کر
اوٹہا اوس کام مین مت رنج بیہم	کہ ہو اوسکی نہونی سے تجہی غم

لیلے مجنون

کر کام وہ تو کہ جون نظامی	شہرہ ہو تیرا بہ نیک نامی
عیسے کی طرح طبیب بن جا	ہو باعث عیش دوسرون کا
گلدستہ کہ ہو دماغ پرور	سو پہولون سی گہانس کی ہے بہتر
دل عشق سے اوسکی کر نہ برباد	پر سخن کری نہ تجکو جو یاد
وہ یار نہین ہے مرد چالاک	جو گنج کو چہوڑ اور لے خاک
دولت کی سبب کا ہو طلبگار	مخلوق سے تو ادب نگہدار
صحبت سی کر اوس کسی کے پرہیز	جو ہو کبہی نرم اور کبہی تیز
احسان کو کر کے بہول جانا	نیکی کو کسے سے مت جتانا
جب تک تو جہان مین عمر پاوے	کر کام وہ تو کہ کام آوے
جب موت کہ تجکو آدباوے	کون عذر سنی کسی سناوے
پہلے ہی سے فکر موت کی کر	تا موت کی وقت ہو نہ کچہہ ڈر
وہ رنج سے موت کی نجی گا	جو موت سی بیشتر مری گا

ہفت پیکر

جب تلک صحبت و جوانی ہے	پاس اسباب کا مرا ہے

اسطرح جی که گر لگی کوئی خار
طعن دشمن سے تو نہو بیزار

حق خدمت پہ جسکی ہووی نظر
دولت اوسکو زیادہ ہو آخر

جسنی کینہ کے تخم کو بویا
اپنی رافت کو اوسنی ہی کھویا

چاہیی بادشہ کو بہیجی فوج
اوسکی جائی مین گرد کی ہی موج

سکندرنامہ

نصیحت بزرگون کی کرنا قبول
سخن سے نہونا تو اونکی ملول

جہان غم کی لائق نہین کر خوشی
که دنیا نہین غم کے خاطر بنی

یہ دنیا ہے شادی خوشی کے لیی
نہ بیداد و محنت کشی کے سبی

نہ کر غم دنیا کے تو گریہ سخت
اس اندھی کوہی سی نکال اپنا رخت

خوشی کے سوا تو نکر کوئی کام
نہین یان پہ رہنا کا کوئی مدام

نہین لایق اس جان پہ کرنا ستم
رہے عمر بہر تا مقید بغم

اگر رہزنون کا تجھے خوف ہو
که غارت کرین وہ تیرے مال کو

تو درویش کو بانٹ دی اپنا مال
نہین گہر کو درویش کے کچھ زوال

نہین چند روزہ سی زاید جہان
نکر گنج صدسالہ اسمین نہان

خوشیے سی اب آ تا که شادی کرین
جہان مین لب کیقبادی کرین

خوشی سی رہین آج کی رات شاد
کرین کل نہ کچھ اور پرسون کو یاد

که دل ہے جو سرمایۂ زندگی
دکھانا اسکا نہ فرخندگی

حساب جہان مین ہی سخت گیر	کہ سختے سے مرتا ہی ظالم امیر
کرآسانی اور ون سی تو ہشیار	کہ ہے نرم دل مرد آسان گذار

بیان اثر صحبت کا مخزن اسرار سی

ہوتی ہی خدمت صفت مردمی	ہی یہی ہر جا شرف آدمی
طالع فرخندہ ہی دوست پرست	بندۂ دولت ہو نکر خود کو مست
جو بڑونکا جو اوٹھا یا کرے	رتبہ بزرگی کا وہ پایا کرے
خار کہ جو گل کا ہوا ہمنشین	سر پہ رہے گل ہی کی طرح ہر کہین
جو کرے صحبت نیک اختیار	وقت ضرورت مین بنی اوسکا کار
صحبت نیکون سے نہ مونہ پہیر تو	دور ہوا جہون سے کچھہ دیر تو

ہفت پیکر

حسن اطہر

نیک جو ہو تی اوسکو دور نکر	حسب بڑھا جو کہ ہو وہی بدگوہر
جو کمینہ ہو وہ وفا نکرے	اصل پر سے خطا خطا نکرے

لیلے و مجنون

وحشی سی جب ہوا انسست پلو	عادت مین ہی پہر موافقت ہو

شیرین خسرو

نہ ذرہ سے کرے خورشید یاوری	نہ چیز یا باز کو پہندی مین لاوے

شریفون سی شرافت بیشتر ہو — اوسی رکھہ پاس جسکی نیک ہو خو

کہ سنبل کہا ہی جو آہو ہی تاتار — تو خون اوسکا بنی مشک آخر کار

مجھی یہہ باپ کی تھی نصیحت — کہ دایم ہو خدا کی اوسپہ رحمت

کہ تو بید ولتون سی بھاگ جون تیر — نہو ملنی کسی دولت ور کی دلگیر

گہر اسواسطی ہے بیش قیمت — بزرگون سی سدا ہے اسکو صحبت

ملی موتی جہان آب ہو پاک — جو ڈھونڈہی خاک کو اوسکو ملی خاک

عدل کا بیان مخزن اسرار سی

غیر کی ہو حق مین جو تو نیک خواہ — چاہی ترقی تیری شہر و سپاہ

ظلم سی ہوتا ہی دولت تباہ — رحم سی دولت کی ملی سبکو راہ

عدل سی جڑ نیک کی ہو پایدار — عدل سی ہو کام کو تیری قرار

بحر ہون جس بات سی خوش کردہ کار — تا رہی خوش تجہسے بہی پروردگار

سایہ مین نیکون کی تو آرام لے — رنج اوٹھا یارون کو آرام دے

درد دل غیر کا کر تو علاج — تا کہ ملی حق سے تجھی تخت و تاج

جسنی کیا عدل یہان ایک رات — ہو وی گا محشر مین وہ عشرت کے ساتھ

عدل سمجھہ رات کا اپنی چراغ — کل کے لیی آج ہی کرلے فراغ

ہاتھہ غریبون کے نہ سر سی اوٹھا — آہ غریبون سی ہی ڈرنا بھلا

داد و دهش سے تو سدا کام رکھہ ‫—‬ اور ده ویران پہ نہ تو دام رکھہ

شیرین خسرو

کری جو آدمی اپنی تئین شمع ‫—‬ تو غیروں کی دل اوس سی ہوئی ہین جمع

ستم ہرگز نہ سلطانکو روا ہو ‫—‬ ستمگر سی نہ دولت آشنا ہو

لیلی مجنون

احسان سی مطیع سب جہان ہو ‫—‬ آزاد غلام جان فشان ہو

نرمی کری اور دی جو انعام ‫—‬ آزاد ہوئی بندی او سکی بنے دام

جو خوان پہ تیری ہو بادشہ نام ‫—‬ وہ تیرا غلام ہے بنا کام

هفت پیکر

شہ جو عادل ہو تو نہ قحط سی ڈر ‫—‬ تنگ سالی سی عدل ہے بہتر

سکندرنامه

تو آ ظلم کو کر طبیعت سے دور ‫—‬ کہ ظالم پہ ہو ظلم آخر ضرور

بنایا خدا نی تجہی بہتر داد ‫—‬ نہیں ظلم سلطان عادل سی یاد

تعریف عقل کی مخزن اسرار سی

اہل فراست کی یہی کام ہے ‫—‬ احمقو نکو کیا غم ایام ہے

گر شرف عقل نہو تا تجھے ‫—‬ نیک و بہلا کوئے نہ کہتا تجھے

مست نکر عقل ادب ساز کو
طعمہ گنجشک نکر باز کو

جی کر نہیں اوسکی برائی کا کام
دشمنی عقل سے ہی وہ حرام

یہ شرف عقل معانی سی ہے
قدر نہ پیری نہ جوانی سی ہے

سیکھہ ہنر دعوی کاذب نکر
قید ہنر ہو یہی رکھہ تو نظر

دشمن دانا جو عزیز جان ہو
یار سے بہتر ہے جو نادان ہو

جسمین کہ ہی جوہر دانش عیان
اسکو ہی ہر چیز پہ تاب و توان

خاک زمین غیر ہنر ہو نہ پاک
شمع ہنر سے ہو جہان تابناک

شیرین خسرو

سمجھہ سے کام کر تا ملک پاوے
سمجھہ دانش تجھکو دولت سی ملاوے

بہت باتین نکر بیہودگی سے
سمجھہ بڑہا کہ یہہ آسودگی سے

جو دیکھی آپ کو وہ بی بصر ہے
ہنر کو دیکھہ خود بین بی ہنر ہے

سخن ہو جو بطرز ہوشمندی
سخن گو کو وہ بخشے ہی بلندی

کر اپنی دلکو تو دانش سے روشن
نہ مثل شمع کی سارا جلا تن

کہ دانا ہے ہر ایک جا پر سلامت
نہو نادان کو حاصل جز ہلاکت

لیلے مجنون

دانش کو ہمیشہ تو طلب کر
تا ہو تو ترقی دل سی خوشتر

ہر روز یہہ کر سبق مین کوشش
تا یاد سی اوس کی ہی دانش

انسان شریف تو بنا ہے — شیطان کا یار کیون ہوا ہے
بادام کو دیکھ تو گر آخر — ایک پوست مین ہین دو مغز آخر

ہفت پیکر

قدر اہل ہنر کی وہ جانی — علم بے جو کتاب پہچانے
جو ہنر عیب سی جدا نکری — علم کچھ اوسکو فائدا نکری
علم وہ ہے کہ اوس سے باری ہو — سب ملی جسکو ہوشیاری ہو
عقل کے جو کوئی نہ دیوی داد — آدمی شکل ہے وہ دیو نہاد
اور جسکو نہ عقل ہو روزی — شرم جانی وہ دانش آموزی
اہل دانش کو ننگ ہی سستی — کاہلی چھوڑ تن مین رکھ چستی
گندہ ہون کو ہو اگر تعلیم — ہون وہ قاضی قضات ہفت اقلیم
ہوسکہائی سے با ادب گتا — اور انسان فرشتہ سی بالا
خضر کے طرح تو یہان بن جا — عقل سے آب زندگانی کہا
ہو وہی اہل ہنر کا یار و محبت — بی ہنر کو ملے نہ تاج و تخت
گر نہ نیکون کے تو بھلائی سے — تو بدون کی ہی مت برائی لے
وہ ہنر آدمی کے آدمی تمام — جس سے اہل ہنر مین ہو وہی نام

سکندرنامہ

ہر ایک شی سی بہتر ہی کار آگہی — شہو اسکی دولت سی کوئی تہی

جہان مین اوسی رتبہ بالا ملا — جو کار آگہون سی شناسا ہوا

بیان تدبیر کا شیرین خسروسی

نہین محتاج لشکر صاحب رای — کہ وہ بی فوج کی ہی عالم آرای

ہزاروہی فوج کو تدبیر کے سات — کہ ماری تیغ سی دو تین جہسات

کہ بوڑہی لومڑی گرگ جوان کی — فریبون سی سبب ہووی زیان کی

ملی ہی گرگ پر روبہ کو شاہی — کہ روبہ چال دیکہی گرگ ماہی

کری تدبیر گر دنیا مین انسان — تو کرے دیو کو بہی پا بجولان

لیلی مجنون

بی راہی نہو کہ حرف بی رای — بی مایہ ہی جیسی کرم نے پای

روباہ کہ بہتر ہی سی کم ہے — تدبیر مین اوس سے تیز دم ہے

کم بختی یہان نفاق سی ہو — اور فتح سب اتفاق سی ہو

سکندر نامہ

اگر گر پڑی طشت مین کوئی مور — تو تدبیر سے نکلی وہ بی بزور

حقیقت مین دانش نہین رای بد — کہ ہی راہ دولت کی اوسکی وہ سد

لڑائی سے مطلب جو حاصل نہو — تو تدبیر سے اوسکو حاصل کرو

کہ بنتا ہے تدبیر سے کار سخت — بہت دن مین ہووی بہار درخت

تواضع کا بیان مخزن اسرار سے

سب سی تو مانند زمین پست ہو	مثل ہوا سب سے تہی دست ہو
کام وہ کر جسمین ہو سبکی رضا	چوم تو ہر ایک کی اب دست و پا

شیرین خسرو

جہان ہی دیو آنکھہ اس سے چھپا لے	تواضع کر کے جان اپنی بچا لے
نہ گر دو زخمین اپنی خودی پر سے	تو لی جنت نکل شیطان کی حد سے
جو ہو نیکون کی خصلت تجہین قایم	تو جنت مین ملی گھر اوسکو دایم

لیلی مجنون

خواہش سے وہ اپنا سر اوٹھاوے	الفت جو ہر ایک سے جتاوے
لوگو نکا اوٹھا تو بار سر پر	محنت سی نہ پھیریو کبھی سر
جس سنگ سے تیر پایا جوہر	چوم اوسکو کہ لعل ہووے پر نور

اپنا بھید چھپانے کی فائدہ مین مخزن اسرار سے

بات نہ اپنی کہو ہر یار سے	بھید کہو محرم اسرار سے
شمع نہین تیغ زبانی نکر	ہر کہین تو راز عیانی نکر
اپنی زبان بند کر ای نیکنام	تیغ وہ بہتر جو رہی در نیام
راحت ہر رنج خموشی کو جان	آفت اسرار سے کرنا بیان

موند مین سدا اپنی زبان رکهه نگاه
تا نگری رنج سے تو آه

کچهه تکهو لب سی اگرچه هو نوش
تا پس دیوار نهو کوئی گوش

کان سی مت سن تو بری باتکو
اور کیسے کو تو برامت کهو

پانی کی مانند برائی کو دهو
آئینه سان دیکهه عیب اور چپ رهو

شیرین خسرو

امانت دار حق جو هین پیمبر
نهین کهتی کسے سے راز داور

هی آئینه کی اندر یهه هنر بس
نهین کهتا کیسی سی عیب هر کس

سیه رو هو کی وه جون سایه پیچهی
کة پیچهی کهدی جو کچهه آگی دیکهی

نکر هر راز ظاهر پیش اغیار
که نا محرم هی اغیار اسمین ای یار

نه غیرون سی کهو خلوت نشین باتین
که دشمن رکهتی هین پردی مین کهاتین

لیلی مجنون

تو غیر راز وه نکهت نما
جو سنکی خفا هو تجهسی دوتا

مجلس مین کهین جو تجکو هو راه
تو عیب سی رکهه زبان کو کوتاه

بیان دشمن کی حقیر جاننی کا تحرز اسرار سی

بچهو کو بد تر سمجهه از اژدها
کیونکه وه پوشیده هی یهه برملا

خورد عدو بهی هی بلا ای بزرگ
اوس سی هی غفلت مین خطا ای بزرگ

شیرین خسرو

نہین لائق عدو کو دیکھنا خورد
کہ بازی مین نہین ہر بارگی برد
سمجھنا تو نہ کم پانی کو کمزور
کہ بڑھ جاتا ہی جلدی گرچہ ہو دور

ہر کام کی عوض کا بیان شیرین خسروسی

کسی سی گر بدی کوئی کرے گا
تو آخر وہ بھی اوس مین گریگا
کرے گا جو ستم چونٹی پہ ایکبار
وہ زہر مارسے دیکھے گا آزار
تماشا اپنی آنکھون سی یہ دیکھا
کہ ایک چڑیا نی تھا چونٹی کو کھایا
ہنوز اوسکی گلی کی تھی وہ اندر
کہ شکرا لی گیا اوسکو پکڑ کر
بدی کرکے نہو بی خوف آفات
کہ ہووے گی ضرور اوسکی مکافات
بھلائی نیک کو بد کو برا ہے
جہان مین ہے یہی کار خدا ہے
سنی ہو گی مثل تونی کہ در راہ
گرے ہے چاہ مین بنوا ہی جو چاہ
نہین ہی اس جہان مین سر بسر کام
زمین و چرخ کو ہے داوری کام
سلامت وہ رہی جو ہو کم آزار
کہ ہے بھر عوض یہ گرم بازار
سمجھ کر تو جہان مین کر ایک کام
کہ تا تیرا نہووے ابتر انجام

مخزن الاسرار سے

تو جگر ہی تجھ سے الطاف و ناز
ہو وہی دروازہ تیری رخ پہ باز

نقش اگر دیوی تو بادی کلاہ	رنج بلی رنج جودی سال و ماہ

لیلے مجنون

تجھی نہین بدکری ہی بدکار	کرتا ہی وہ اپنی جان کا آزار
تربیت نہ پائی کہ ماری جو بیش	جو تو کری آوی لیس وہی پیش

سکندر نامہ

نہ کانٹی بچھاتا نہو تو فگار	بھلائی کر اوردن سی ہو رستگار
کم اور و نکو مت کر کہ تو ہو نہ کم	کسی کو نہ غم دی کہ ہو تجکو غم

دوسروں کی عیب دیکھنی کا بیان مخزن اسرار سی

آنکھہ برائی سی کر اوروں کی بند	خود مین برائی سمجھہ اپنی ارجمند
ھیگا ہر ایک چیز مین عیب و ہنر	عیب سوا کر تو ہنر پر نظر
عیب نہ دیکھہ اوروں کا احسان سی	سر نہ نکال اپنا گریبان سی
دیکھی جو دنیا مین سفید و سیاہ	جان نہ بیکار وہ سی اہی بارگاہ
چند کہ منحوس او سی کہین سب	گنج یہ ویرانہ مین ہی روز و شب

شیرین خسرو

نظر از عیبی نیکون کی کوتاہ	ھنر کا دیکھنا کر رسم اور راہ
برائی سیکڑون ہین تجھمین پنہان	برائی غیر کی مت دیکھہ نادان

نظر عیبوں پہ کر اپنی سدا تو	برائی غیر کی مت کر سدا تو

ممانعت بہت کہانیکی مخزن اسرار سی

کہانیسی گریاں کوئی رہتا بہت	جیتا وہی جو کوئی کہاتا بہت
کم خور شونکو رہی راحت مدام	کہائی بہت جو کہ رہی خستہ کام

شیرین خسرو

بہت کہانیسی دنیا مین نرکہ کار	کہ کم کہانیسی ہو سب دور آزار
جو کم کہا وہی نہ دیکہی رنج تپ کا	بہت کہانیسی ہی انسان مرتا
تو کم کہا پینو جب امر دوا ہی	کہ کہانی سی بہت ہو ہی تباہی
نہ زائد حد سی ہو بسیار کم ہین	کہ توبی اعتدالی سی ہو غم مین
سنا ہی مینی یون دو شخص کا حال	کہ جاتی تہی کہین دونو وہ خوشحال
تو کہایا ایک نی کم رہ مین کہانا	بہت اوس دوسری نی خوب جانا
مری پہر دونو جا نزدیک منزل	وہ کمزوری سی پہ پیری سی جاہل
جہان بس سر بسر تلخی ہی اسی یار	تو اوسنا کہا کہ ہو جینی کو درکار
اگر چاہی کہ تیرا سب جہان ہو	تو کم کہانی مین تو سب پر عیان ہو

لیلے مجنون

پانی ہو اگر چہ صاف و شیرین	پی لی جو بہت تو دل ہو غمگین

حلوا کہ طعام ہی مزی دار
ہاضمہ ہو بہت جو کہا وی ای یار

کم کہانیمین ہی اگرچہ سستی
پر ہضم مین وی ہی تندرستی

پرہیز کہ دلکو ہی نہ مرغوب
ہی راحت ورنج دو نونین خوب

ممانعت بہت ہنسنی کی مخزن اسرار سی

خندہ بی وقت سی ای ہوشیار
گریہ ہی بہتر جو کری زار زار

خندۂ ہر لحظہ جو ہو برق وار
کوتہی عمر ہی مثل شرار

تجہ نہون تجہہ جو یان خندہ زن
بند ہنسی سی تو کر اپنا دہن

شیرین خسرو

سکہاتا ہون تجہی بالفت و درد
کہ ہنس کم رو بہت دنیا مین ای مرد

کہ ہووی جس ہنسی کا گریہ انجام
تو پہر ایسی ہنسی دنیا مین کس کام

نہو دنیا مین ایسا شخص حیران
کہ جو کم خندہ ہو ہشیار گریان

لیلے مجنون

جو خندہ کہ بی مقام ہووی
وہ باعث تہمت مدام ہووی

کہتی ہین تجہی کہ تو مت کر
ہر جا یہ مدام خوش رہا کر

ہنستا ہی وہی کہ ہووی غافل
روتا ہی وہی جو ہووی عاقل

تمام شد خمسہ نظامی ع

ترجمۂ انتخاب رقعات عالمگیری کہ خود بادشاہ عالمگیر نی لکھی ہین

[illegible]

رقعہ فرزند عالیجاہ ڈالی آمون کی بھیجی ہوئی اوس فرزند کی ذائقہ پذیر ہین
خوش گوار معلوم ہوئی اس آم کی نام کی واسطی جو تمنی خواہش کی ہی
تو خود تم تیز طبع باریک ذہن ہو روادار باپ کی تکلیف کی کیون ہوتی ہو
بہر حال سدھارس اور رسنابلاس انکا نام رکھا گیا **رقعہ** فرزند
عالیجاہ مزہ تمہاری بریان کھچڑی کا جاڑون مین یاد آتا ہی سچ ہے
کہ قبولی اسلام خانکی اوسکو نہین پہنچتی مین چاہتا تھا کہ سلیمان بریانی
پکانی والی کو تمسی لی لون مگر محبت پدری نی تقاضا نکیا اگر اوسکی شاگردو
سے کسی کو اس فن مین مہارت تمام ہو تو طلب کیا جاوی ورنہ کیا
خوش ہے وہ دن کہ تم آؤ اور کھاؤ اور کھلاؤ
خوشا وقتی و خرم روزگاری ✲ کہ یاری برخورد از وصل یاری
رقعہ فرزند عالیجاہ تمنی جو واسطی نصرت جنگ کی التماس
ماہی مراتب کی کیے تھی اگرچہ یہ قاعدہ نہین ہی کہ شش ہزاری
منصب والی سے کم کو یہ مرحمت ہو لیکن اوس سے جو دو عمدہ کام برای

ہین اور لحاظ خوشنودی خاطر اوس فرزند کا علاوہ اوسکی ہی آموابی
ہمنی عنایت کیا اون ہاہی مراتبو نہین سی کہ وہ لایا ہے ایک اپنی ساتھہ
رکہے اور شکر اس نعمت عظمی کا کہ زائد اوسکی رتبہ سے ہی بجا لاوے
رقعہ فرزند عالیجاہ میر خان متصدی نے پرگنہ سکرہ کو منجملہ محالات
حصہ سپاہ اوس فرزند کیسی چہوڑ دیا ہی اور عوض اوسکی اور پرگنہ چاہتا ہے
یہان حضور مین آج کل قلت تنخواہ اور کثرت طلب دارون کی ہی گوشت
و استخوان یہان جو کچہہ تہا برابر تقسیم ہو چکا عوض ملنا ممکن نہین اوسکو
لکہنا چاہیے کہ توفیر اور پرگنون سے کرکے اونہین مین تنخواہ نکالی اور اونکو دے
دی رقعہ فرزند عالیجاہ تحریر اعتماد خان کی وجہ نہین کہ خواہ مخواہ
اوسپر عمل کیا جاوی بعد تحقیق جو کچہہ کہ لازم ہے حکم کیا جاوی گا رقعہ
فرزند سعادت توام محمد اعظم حفظ اللہ تعالی وسلم معلوم ہوا کہ بلیا تمہارے
دیوانخانہ کی ناظر نقارخانہ مین جوا کہیلتا ہے افسوس صد افسوس
باوصف دعوی بادشاہے کی اسقدر غفلت اور نسیان ہرکار تمکو کیا ہوا
کہ تمکو خبر نہین کرتے وہ یار فروش ہین نئی مخبر مقرر کرو اور خوب
تہدید کرو رقعہ فرزند عالیجاہ محمد انور سوداگر واسطی محصول لینی
بنادر کے مناسب نہین ہے یہہ وہی مثل ہوئی کہ چور کو چوکیدار کیا تمہارے
فہم و ذکا اور طبع رسا سی کمال تعجب ہوا آیندہ ایسی تجویز بیجا ہرگز نہ

عمل مین نہ آوی **رقعہ** فرزند عالیجاہ محمد بیگ کہ تمہاری نوکرون مین تہا اور دشمنون کی لشکر مین چلا گیا اسکو لوگ کہتی ہین کہ وہ گروہ سی معتمد خان کے ہی جو دیوان دکن اور تمہارا بخشی ہے بلاشک اوس قدیم کونئی مصاحب نہین دیکہہ سکین گے اوس گئی ہوی کو بلوا کر ہماری پاس بہیجدو کہ مشہور ہے کالاہی بد پیش خاوند ورنہ لکہہ بہیجو کہ بعد دریافت حال طلب کیا جاوی **رقعہ** عالیجاہ شغل اور عمل محال جاگیر تمہاری کا دفتر بہیجی ہوی روزنامچہ نویس سے معلوم ہوتا ہے اسقدر غفلت قیامت سی کسواسطی ہے مصرعہ داد داد از دست غفلت داد **رقعہ** فرزند عالیجاہ گلشن ردان نام گہوڑا پہلواری کہ تمنی ہماری سواری کی واسطی بہیجا تہا ہمنی اوسکو بہت پسند کیا چال اوسکی ایال وجمال سے تمام خوبین گہوڑی کی رکہتی ہی گہوڑا نیلوفر جو اچندن نام کہ اوسپر اکثر سوار ہوتی ہو ظاہر معلوم ہوا کہ اوسکی سواری سی بہت خوش ہوا اسپ ترکی کہ بنام خوشخرام اور صبار فتار کے مشہور ہے پیشکش کیا ہوا امانت خان کا اور تیار کیا گیا اہتمام اللہ یار خان سی تمہارے واسطی بہیجتی تہی لیکن آختہ بیگی ممسک ہے اوسکی جاتی سے رونی لگا کہ عمدہ گہوڑا کیون دیتی ہین لیکن جبن بہرحال تمہارے واسطے بہیجون گا **رقعہ** فرزند عالیجاہ سعادت توام محمد اعظم حفظ اللہ تعالے وسلم تمنی حال ہماری سواری کا دیکہا ہے

جہانگیر بادشاہ ایسی آختہ بیگی کو سیاست اور تنبیہ کیا کرتی تھی خطاب
صف بیگ خان کا اس نے جوہر کو بہت بیجا ہوا مصرعہ برعکس نہند
نام زنگی کافور ٭ قول اعلی حضرت بادشاہ شاہجہان کا ہی کہ بی شعور
آدمی کام کو ضائع کرتا ہی کیا کیا جاوی کہ محنت و مشقت اور سفر و روان کے
کے محنت اور کسی لائق کی تجویز نہین ہو سکتی تم کسی کو نوکرون مین سے
اپنی رکاب کے تجویز کر کے ہمکو اطلاع دو ٭ باہمین مردمان ببایدساخت
چہ توان کرد مردمان اینند رقعہ فرزند عالیجاہ اسپ تر کے
کہ ایکی بھیجا ہی صورت اور سیرت اچھی رکھتا ہی پہلے گھوڑی ایسے بھیجے
بہت خوب نکلا یعنی اسکا نام سبک سیر رکھا کہ اسم بامسمی ہو رقعہ
فرزند عالیجاہ سلمہ اللہ تعالی یعنی چاہا تھا کہ دیانت خان اور عبد القادر کو
دیوان سرکار تمہاری لڑکی کا کرون لیکن وہ شخص برخلاف اپنی نام کے
نکلا اوسے امانت داری کے امید بیجا ہی رقعہ فرزند عالیجاہ
میر جلال الدین کہ تمسی جدا ہو گئی ہین وہ بھانجی ہمت خان مرحوم کی ہین
جو ہماری میر بخشی تھی سید زادہ کریم النسب اور صحیح الحسب ہے کس واسطی اوسکو
جدا ہونی دیا رقعہ فرزند عالیجاہ فرزندان شمشیر خان کس واسطے
چلے گئی استغنا اونکا بی سبب ہو گا قدیمونکو بی سبب جدا کرنا اور
نئی نوکرون سی کام کے توقع رکھنا محض بیفائدہ ہی مین شام کے دہوپ

ہو رہا ہون اور تم ایسی خیالون مین ہو بہر حال اگر حضور مین آؤ اور منصب
بادشاہ سے اختیار کرو تو مضائقہ نہین

فرمان کہ عالمگیر بادشاہ نی نزع کی حالین خود لکھا ہی

بڑہاپا آیا اور کمزوری بڑہی اور قوت اعضا سی گئی تنہا آیا تہا اور بیگانہ
جاتا ہون مجکو اپنی آپ سی خبر نہین کہ کون ہون اور کس کام کا ہون
جو دم کہ بی محنت گیا افسوس اوسکا باقی رہا ملک داری اور رعیت پرور
مجھسے نہو سکی عمر عزیز مفت گئی حاکم سر پر رکہتا ہون اور انکہو مین
بینائی نہین زندگی پر اعتماد نہین اور گئی ہوئی سانس کا نشان نہین
آیندہ کی حال سے توقع کیا ہو اسوقت مین سبسی بیگانہ ہوکر جاتا ہون
اور تمہاری بی سامانی پر مجکو رحم آتا ہے لیکن کیا فائدہ بہلا بر جو جہہ
ملتی کیا ثمرہ اوسکا اپنی ساتہہ لئی جاتا ہون عجب قدرت اللہ تعالی
کی ہی کہ مین تنہا آیا اس قافلہ گناہون کی ساتہہ جاتا ہون اب
جسطرف نظر کرتا ہون سوا ہی خداوند کریم کے نظر نہین **رقعہ**
امیر خان نی ایکی سال ڈالی تدبیر کے دیر مین بہیجی چنانچہ اکثر چیزین
ضایع ہو گئین اوسکو لکہنا بہیجو کہ جلد جلد بہیجا کری اگرچہ ہمکو درکار نہو
رقعہ خجستہ خان کو اضافہ صدی کا مرحمت ہوا وہ فدوی

بخشی الملک کو حکم پہنچاوی کہ دیوانخانہ مین لاکر سلام عرض کراوی مین
واسطی اعانت دیوان کے ناظم کو لکہہ بہیجون گا کہ دلگیر خان کو جبہہ کرناہی ہوگا
رقعہ منعم خان سی یہہ کام خوب سرانجام نہوا اور جیساکہ چاہیی تہا
اوسکی عہدی سی نہ برآیا ناکردہ کار ہے اور بیہودہ گفتار اوسکو تعلیم کیجاوے
اگرچہ مین ابہی تک لایق تربیت سیکہنی کی ہون ابونصر خان نی لاہور
مین ہنگامہ برپا کیا ہے اور وہان کے لوگون کو جان سی تنگ کیا ہے
شاید سر اوسکا کہجلاتا ہے یا ملک کوئی بادشاہ کی دیکہا ہے مراتب اوسکی
بخشی سی لکہوا منگواؤ اور آج کل مین میری پاس بہیجو تا اوسکی منصب
مین کمی کرکے ہوش اوس بیہوش کا زیادہ کیا جاوی شعر
گدہون کو سر پہ مار کے لکڑی سکہائی ❁ شوخی سی جبکہ راہ سی باہر رکہین قدم
زبردست خان سپاہی ہی اور بادشاہی کامون مین اپنی باپ سے
بہتر ہے دار السلطنت لاہور مین اچہی کام کیی ہین اور اکثر مفسدون کو
شہر اور اطراف کی خوب تنبیہ کی ہے رقعہ اجرائی احکام مین
ابراہیم خان سے تاخیر بہت ہوتی ہے ہزار سوار اوسکی ہمراہیون مین سے
کم کیی جاوین اور اوسکی وکیل کو بہی چشم نمائی کرو کہ بہت حلم ہمارا
کام خراب کرتا ہے سچ ہے کہ خواجگی ساتہہ بندگی کے موافق نہین آتی
رقعہ خان جہان بہادر نے وفات پائی انا للہ و انا

وانیہ راجعون آدمی کسقدر غافل ہے اور نفس کتنا اسیر غالب اور زبون
صوبہ داری دکن کی چاہتا تہا اور کسقدر اوسکو اسباب کی آرزو سے تہی
کام نفس کی اس سے زیادہ بدتر ہین رقعہ جو خط کہ حضرت
جنگ نے اوس مزاج دان کی پاس بہیجا تہا مطالعہ مین آیا داؤد خان کے
واسطے لکہا ہے اور اوسمین اپنی خدمتگذاری کا اظہار کیا ہی اوسکی
جواب مین کچہ لکہہ بہیجو اور فتح قلعہ پر امیدوار کرو بعد اوسکی چاہیے کہ بعض
عرضین اوسکی قبول ہون اور اس درمیان مین امکان قبولیت کا
نہین واسطے اسباب قلعہ گیری کے تربیت خانکو حکم بہیجا وکہ جو کچہ ضرور
ہو بہیج دی اور اوسطرف کی تعلقہ دار کو لکہہ بہیجو کہ سامان توپخانہ کا مثل
جزائر اور ادوات جنگی وگولہ وباروت حضرت جنگ کی لشکر مین بہیجا رہے
رقعہ عریضہ سے سپہدار خان کے واضح ہوا کہ بی مہمات سے
سنراکو پہنچا الحمد للہ علی ذلک ہزاری ذات اور ہزار سوار اضافہ چاہیے
کرنا اور خلعت اور شمشیر اور اسپ اور فیل روانہ کرکے واسطے ہمراہیون
کے بہی تجویز اضافہ کے ضرور ہی اور اوسکو اس خوشخبری سی خوش
کرنا چاہیے اور وکیل کو بہی اگر ضرور ہو تو اعانت کی جاوی رقعہ
اخبار نویس اور زبردست خان نی سید میرک کی باب مین کچہ باتین
لکہی ہین اونکی کچہ اصل ہے یا نہین وہ اپنی کو دیانت دارون مین

ظاہر کرتا ہے بہر حال عنایت اللہ خان سے بہی دریافت کرو اور صالح خان کے
صوبہ داری اکبر آباد کی خوب انجام ہوئی گوپال سنگہ کو اوسکی مدد کے
واسطے لکہنا بہیجو اور صالح خان کو تسلیے نامہ روانہ کرو مصرعہ کب تک
چنار عیب فقیری نہان کری **رقعہ** مہابت خان حیدر آبادی نے
لاہور مین وفات پائی اور سوای ایک نواسہ کی کہ اوسکا باپ بہی مر گیا ہی
اور کوئی نہین رکہتا وہان کی دیوان کی بیوتات کو لکہنا بہیجو کہ اوسکا اسباب
دیانت داری اور ہوشیاری سی رکہی کہ بیت المال حق بندگان الہی کا
ہے بادشاہ امین ہے اور نوکر گماشتہ بادشاہ کیے ہوتی ہین سو آ حق
اور ضعیفون کے اور اون کو دینا خرابی قیامت کی ہے **رقعہ** مرحمت خان
آج عمدہ لباس پہنکر حضور مین آیا تہا اور دامن جامہ کا اسقدر لنبا تہا کہ اوسکا
پاؤن نہین دکہتا تہا ہمنی محرم خان کو حکم کیا کہ دو گرہ دامن اوسکو تہ بغل
تکے دور کر دی آیندہ تم اوسی کہدینا کہ دامن جس دستور سی حضور مین مقرر ہے
اوسی قدر رکہی زینت اور تکلف عورتون کا طریقہ ہے کہ اونہین پر زیبا ہے
سپاہیونکو ان باتون سی کیا کام اور چند حرف دوسری بہی بطریق
نصیحت کی اوسکی کان مین کہدو **رقعہ** خبر موت مخلص خان کے
سنی بہو سینہ یعنی اوسکی شرافت النسانی اور جوہر خداداد سی بہت
حصہ حاصل کیا اللہ تعالی اوسسی راضی ہو اس دنیا مین کہ انجام موت ہے

سر اسر تکلیفیں ہین اور فائدہ اسکا ناپائدار ہی دل دانا اور چشم بینا کہان ہے
کیسے فی اسکی ہمسے شکایت کی تہی کہ یہہ کسے کو اپنی سی بہتر نہیں جانتا ہمنی جواب دیا
کہ کسے کو یہہ اپنی سے بہتر نہیں پاتا ہے رقعہ کہ عالمگیر نے اپنی بیٹی کو
شاہجہان بادشاہ کا حال لکہا ہی فرزند سعادت توام حفظہ اللہ
تعالی وسلم اعلی حضرت یعنی شاہجہان فرماتی تہی کہ خدمتگار بیکارون کا کام ہے
آدمی اگر کام آخرت کی نکرے تو بنانا دنیا کی کامون کا کیا برا ہے کہ دنیا
آخرت کی کہیتی ہے خود بدولت بنفس نفیس چار گہڑی رات رہے خوابگاہ سے
اوٹہکر وضو کرتے تہی اور ورد وظائف سے فارغ ہوکر اول وقت صبح کے
نماز جماعت سے پڑہتی اوس جماعت مین علما اور فضلا ہوتی پہر جہروکہ
درشن مین تشریف لاتی کہ عام لوگ دیدار شاہی سی کامیاب ہون
اور چار گہڑی دن چڑہی دیوان عام فرماتے وہان سب منصبدار
چہوٹی بڑہی سلام کو آتی دیوان اعلی اور میر بخشی اوسوقت تجویز کام
والون کی اور خدمت گذاری ناظمون اور فوجدارون اور امینون
اور کروڑیون صوبجات کی عرض کیا کرتے اور ہر کسی کو موافق اوسکی
کام وانعام سے خوش کیا کرتے پہر گہوڑون اور ہاتہیون کی حاضری
ہوتی اور جب ایک پہر دیر دو گہتین تو دیوان عام سے دیوان
خاص مین رونق افروز ہوتے وہان بڑی بڑی بخشی آکر احوال

نئی ملازموں کا کہ اصل منصب ہوئی بیان کرتی اور چہرے دوبارہ دکھلاکر
حکم تابی لیا کرتی اور ہر صوبہ کی اخبار سناکر اوسکی موافق فرمان لکھنی کا
حکم یاتی قریب دوپہر تک یہہ معاملہ رہتا پہر خاصہ کہ حلال وجہ سے
ہوتا نوش فرماتی اور حال کہانی اور چندی اور روزینہ داروں کا کہ
اکثر اون مین علما و فضلا طلبہ علم اور مسکین و غریب اور یتیم و بیمار ہوا کرتے
تھے دریافت فرماتی اور ان لوگوں مین سے اکثروں کو کہ بیچارے
بے زبانی کیسے کسی کے حال پوچھہ کر خوابگاہ مین جاتی اور تھوڑی دیر قیلولہ
فرماکر جب دوپہر پہ چار بجتین تو اوٹھہ کر نماز ظہر پڑہتی اور تلاوت قرآن
مجید کے فرماتی اور ورد و وظیفہ پڑہتی ہوی اور تسبیحات مین لیی ہوی
اسد برج مین تشریف لاتی اوسوقت دیوان اعلی تنہا حاضر ہوکر
عرض معروض مطالب مالی اور ملکی کرکے اکثر کاغذوں کو دستخط
بادشاہی سے مزین کراتا تہا اور جب چار گہڑی دن رہتا تو پہر دربار عام
فرماتی اسوقت بخشی کلاں اور دیوان نئی منصب داروں اور
جاگیرداروں کی حاضری کراتا تہا اور شاہجہان بغور تمام احوال ہر ایک
کے حسب اونسب کا اور لیاقت اور جوہر ذاتی کا فرماتی اور واسطے
تجویز منصب اور تنخواہ جاگیر کے حکم صادر ہوتا اور شام کو دربار عام سے
اوٹھہ کر نماز مغرب باجماعت پڑہتی اور خلوتکدہ خاص مین آکر قصہ

خوانون سی حالات اگلی سنتی پھر قوال خوش الحان اور سیاحان
جہان اگر عورتین پردی مین اور مرد باہر موافق رغبت خاطر اقدس کے
سناتی اور عجائب غرائب حالات بزرگون اور بادشاہون کی بیان
کیا کرتی اور اسی درمیان مین نماز عشا با جماعت علما ہوا کرتی اور
قریب نصف شب کی خاصہ شب کا نوش فرما کر آرام فرماتے غرض کہ
اوقات رات دن کی اسطرح پر تقسیم فرمائی تھی اور مزی زندگانی
اور بادشاہی کی حاصل کرتی تھی جو شفقت میری اوس فرزند
سی دلی ہے اسواسطی بہتر باتون سی مطلع کرتا ہون کہ اسپر ہمیشہ عمل
کرین اور نیک نامی دونو جہانون کی اور مزہ حکومت اور سرداری کا
حاصل کرین تا ہر کوئی خوش رہی اور تمکو خبر ہر کام کی رہے

قواعد خطوط نویسی اور انشا پردازی کے

معلوم ہو کہ منشیون کو رعایت چند امور کے ضروری اول یہہ کہ اللہ تعالی
کی نام مبارک سی شروع کرین مگر یہہ رسم آج کل کے لوگون مین جاتی
رہی ہی صرف ایک کھڑا الف ٹیڑہا اوپر لکھہ دیتی ہین دوسرے
یہہ کہ حرفونکو پورا لکھین کسی کلمہ کو دو حرف پر مختصر نکرین تیسری
یہہ کہ سطرین برابر لکھین اور سطرون کی درمیان صاف جگہہ رکھین

چوتھی یہہ کہ اگر مکتوب الیہ لکھنی والی سی بڑی مرتبہ والا ہو تو کاغذ بہت چوڑا لیں اور سطرین برابر لکھین باز و زیر شیر ہی سطرین نہ لکھین اور اپنی سی چھوٹی کی واسطی چوڑا کاغذ لینا اور باز و او بیچ مین دو نون نہ لکھین پانچوین یہہ کہ القاب اور دعائین موافق مرتبہ مکتوب الیہ کی لکھین چھٹی یہہ کہ ایک لفظ کئی بار نہ لکھین ساتوین یہہ کہ لغات مشکل اور الفاظ بی محاورہ نہون کہ فصاحت بلاغت سے نکل جاوی آٹھوین یہہ کہ ایسا لفظ جسکی معنی تعریف اور برائی کے ہون نہ لکھین نوین یہہ کہ کوئی خط بی تاریخ نہو اگرچہ کہ اس عادت مین بڑا فائدہ ہے دسوین یہہ کہ خط مین کسی کو گالی اور برائی نہ لکھین کہ اگر وہ نالش کری تو بچنا مشکل ہو

القاب جو ماباپ او دوسری بزرگونکو مثل چچا ماموں کی لکھی جاتی ہین

ظاہر ہو کہ بڑی درجہ مین کوئی ماباپ کو نہین پہنچا کہ رتبہ انکا خدا رسول کے رتبہ سے کم اور سب کی رتبہ سی بڑا ہے جسقدر انکا ادب فرمانبرداری اور اعتقاد سی ہو لائق ہے کہ دنیا کے نیک نامی اور آخرت کی نجات اسمین ہے اور انکی فرمان برداری مین دونون جہان کے فائدی ہین اور انکی متابعت سے خدا ای تعالے خوش ہوتا ہے

اور انسی محبت رکھنا باعث حصول مراد ونکا ہی غرضکہ انکا رتبہ بہت بڑا ہے
اور چونکہ لفظ قبلہ کا بہت بڑا القاب ہی اسیواسطی ہماری زمانہ مین فقط
قبلہ لکھنا ماباپ کو مشہور ہے اور دوسری معزز ہمسرونکو اور لفظ کی ساتھ
لکھین گی جیسی قبلۂ من یا قبلۂ برادران یا قبلۂ مخلصان یا مستندان اور
یہ نسبت سابق کے رواج اور رسم تحریر کی بہت بدل گئی ہین کہ جو الفاظ
پہلے ماباپ کو لکھتی تھی اس زمانہ مین برابر والون کو اونکا رواج ہوگیا ہے
بلکہ بعض اون الفاظونکی دوستان کم رتبہ والون کو بھی لکھتی ہین
جیسی مشفق کا لفظ کہ ابو الفضل اپنی ماباپ کو لکھتا تھا اور اپنے والونکو
لکھتی ہین بلکہ اسوقت مین مشفق اور شفیق باپ یا چچا کو لکھنا بے ادبی
ہے مگر چونکہ قبلہ کعبہ والدین کو لکھنا ضرور ہے اسواسطی جو اور الفاظ انکی
ساتھہ ہون تو اس وسیلہ سے اونکا فرق اور برابر والون سی کہ لیتی ہین
جیسی قبلۂ کونین یا دارین اور قبلہ وکعبہ صورت ومعنی اور قبلۂ دین وکعبہ
ارباب یقین اور قبلہ برحق اور کعبۂ مطلق اور قبلۂ جان اور کعبۂ دوجہان
یا کعبۂ ایمان غرض ایسے لفظون مین دو تین کلمہ ملاکر لکھین اور علامت
کمال ادب کی کھینچنا ایک مدکا بیچ القاب کی ہے عرضیون مین اور
ایسے عرضین بزرگون اور حاکمون کو ہوتی ہین کمال ادب کی لئے
اور باقی اشتیاقیہ مضمونون مین یون لکھی کہ کمترین فدوی سے

عاصی خاکسار وغیرہ اور القاب والدہ اور پھوپھی اور خالہ اور باپ
اور چچا کے ہم مرتبہ والدات کو یون ہی لکھی مگر عورتین ہون تو اونکین
علامت تانیث کی ظاہر کرنی یا جیسی یا کو لکھی تو قبلہ و کعبہ و قبلۂ دو جہانیہ
لکھی کہ جہان کا لفظ مردگو ہی اور ماجدہ یا مکرمہ واسطی عورت کی جیسا ضیہ
مدظلہا اور مرشد کی جگہہ مرشدہ لازم ہی اور آداب مین رعایت
القاب آداب کے باب کو ضرور ہی جیسی لفظ کورنش اور تسلیمات اور عقیدت
اور فدویت اور غلامی اور بندگی اور سرافگندگی اور عجز و انکسار اور آستانہ
بوسی کے اب ہم واسطی تصریح اور فائدون کی دو ایک آداب لکھتی ہین

آداب ماور پھوپھی وغیرہ کی

زمین ارادت ساتھہ لب ادب کے چوم کر بیچ عرض اونڈیون حضور قدسیہ کے
پہونچاتا ہے آداب غلامی پہلے آدا کرنے کے ملتمس حضور عالیہ کے ہے
لوازم کورنش او بطریق غلامون پاک اعتقاد کے آدا کر کے التماس
حال عقیدت اشتمال مین مشغول ہوتا ہے اور اگر آرزو ہی ملاقات کے تو
لفظ قدمبوسی یا شرف ملازمت یا آرزو ہی خاک بوسی قدم میمنت
لزوم یا استحصال دولت حضوری یا استدراک شرف اشتراک
محفل کرامت منزل لکھا کری اور معلوم ہو کہ فارسی لفظ مین عربی

لفظ کی علامت ملانا خلاف فصاحت ہی جیسی لفظ جہان کو عورت کی
واسطی جہانیہ لکہنا اسواسطی کہ جہان فارسی ہی اور یہ علامت تاکی واسطے
عربی کی ہی لیکن اگر وہ لفظ عربی ہو تو کچہہ مضائقہ نہین جیسی ملک ہین کرنا یا مرشد
ہین مرشدہ یا عالم ہین عالمہ   **مفرد القاب جو متوسط بزرگون کو**
لکہتی ہین خواہ قریب ہون یا غیر مگر بزرگی کی صفات سی مشہور
ہون جیسی عالی مرتبت والا منزلت عالی تبار مخدوم معظم مصدر عنایت وغیرہ

مرکب القاب جو متوسط بزرگون کو لکہی خواہ قریب ہون یا غیر

میر صاحب جلیل المفاخر عالیشان والا مناقب زاد مجدکم برادر صاحب مخدوم
معظم افسر فرق نیازمندان ارادت توام دام فیضکم عمو صاحب قبلہ
بندگان تاج تارک کمترینان مد عنایتہ خانصاحب ذوی المجد والاعتلا
نوازش و تفضل فرما افتخار افزای خاک نشینان بی سر و پا
ملجای مستمندان عقیدت انتما زاد حشمتہ **آداب** کہ جدا جدا الفاظ
نیاز عقیدت مستمندی عجز وغیرہ **مرکب آداب متوسط بزرگونکی**
بعد گذارش لوازم عجز و انکسار کے کہ طریقہ مستمندان خاکسار و نکا
مبرہن ضمیر عطوفت تخمیر یہ کرتا ہے پس از تقدیم مراسم نیاز عقیدت
گزارش کر منوالا مدعا کا تتمیم مراتب خاکساری بذریعہ بختیاری کا جانکر عرض کرتا ہے

جن الفاظ سے مکتوب الیہ مراد ہو وہ یہ ہیں
جناب حضور ذات عظامی جناب مستطاب جن الفاظ سے اپنی ذات
مراد ہو وہ یہ ہیں راقم نیاز مستمند فقیر حقیر احقر خادم بندہ راسم
اثم کمترین عاصی عقیدت گزین الفاظ اشارہ بزرگوں کے خطوں
کی نوازشنامہ نامے صحیفہ عطاے نامہ عطوفت شمامہ
الفاظ اشارہ طرف اپنی خط کے نیاز نامہ عریضہ عرضہ
رقیمۃ العجز

تمام شد ترجمہ انتخاب رقعات عالمگیری

انتخاب رقعات نظامیہ تصنیف نظام علیخان منشی محمد شاہ بادشاہ دہلی

رقعہ برخوردار زین العابدین سلامت باشند مدت گذری کہ عافیت نامہ جو
عبارت تمہاری خط مسرت نمط سے ہی مطلع کرتا الا تمہاری صحت پر
نہ پہنچا چونکہ خاطر بمقتضاے درد فرزندے متعلق احوال اوس فرزند کی جمع

واجب ہے کہ ہر ہفتہ مین خط بھیجتی رہو رقعہ برخوردار حسن علی
اور مہدی علی کے دراز کری اللہ تعالی عمر اون دونون کے تمنی لکہا تھا
کہ چھوٹی بہائی اور بہتیجی کو ہرگز رعایت محبت کی ساتھہ بھیجنی کسی چیز کی نہین
اس سے کمال تعجب ہوا کہ بہائی اور بہتیجا جو بجای فرزند کی ہین تمکو اون سے
محبت نہین رقعہ برخوردار نور الابصار نصیر الدین سلامت بہت
مدت گذری کہ تمنی حقیقت صحت اور عافیت اپنی سی باپ کی جان کو خوش کیا
چونکہ محبت پدری واسطی وصول اخبار خیریت تمہاری کے جوش مارتی ہے
تو غفلت عرائض بھیجنی مین خوب نہین چاہیی کہ ہمیشہ حالات لکہتی رہو
اور ہمکو مشتاق دیدار جانو والسلام رقعہ قبلہ حقیقی سلامت
مین جسطرح بہائی اور بہتیجی کو دوست رکہتا ہون مخلوق پر مہر و محبت
میری ظاہر ہے ان دنون کہ بسبب بعضی حالات کی اور حقیقتون کو کوئی
چیز نہین دیتا ہون تو اون کے یہہ شکایت بجا ہے عنقریب انکو راضی
کرکے راضی نامہ بھیجونگا امیدوار ہون کہ حقیقت اپنی حالات کی حوالہ
قلم عنایت رقم کے کرتی رہین رقعہ فرزند جان پدر سید
ثمر النبی سلامت بہت مدت گذری ہے کہ تمہارا خط باعث راحت دلکا
نہین ہوا خاطر متعلق ہے معلوم ہوا کہ اپنی بڑی بہائی یعنی غلام
زین العابدین کی طرح تمنی بہی مجکو فراموش کیا ہے اور واسطی تیری

برخوردار حبش علی کی ابوطالب سے کہدو کہ قاعدہ شروع کراوین اور یاد کرنی کی
بہت تاکید کرین اور اس بات مین کمال تاکید جانین اور بیچ باب نور چشم
مہدی علی کی کیا لکھا جاوی کہ ہرگز اوسکی طرف سے خاطر جمع نہین مبادا بسبب
ماں کی ابتر اور ضائع ہو اوسکا حال ہمیشہ لکھتی رہو **رقعہ** بھائی صاحب
سلامت محمد حبش علی بعد گذارش کے عرض رکھتا ہے کہ نوازشنامہ شریف متضمن
تاکید پڑھنی دو فرزند کے پہنچا موجب کمال تسلی کا ہوا قبلہ من حقیقت میں کیا ہے
کہ حکم سے سر مو تجاوز نہین کر سکتا ہون واقعی طرفداری لڑکون کی ایسی کام
مین دوستی نہین بلکہ دشمنی ہے انشاء اللہ تعالی بدستور والدہ مرحومہ کی تاکید
اور تنبیہ کرتا رہونگا اور نادر علی عرض کرتا ہے کہ کیا طاقت جو آپکی حکم سے خلاف
کر سکون مین کون ہون جیسا چاہین اوستاد کو فرماوین اگر کوئی لکھے
کہ میری رعایت کی تو اوسوقت غصہ واجبی ہے زیادہ کیا عرض کری **رقعہ**
نور دیدہ راحت سینہ محمد مہدی علی در حمایت الہی باشند خط تمہارا کبھی
نہین آیا برخوردار تمر الینی وغیرہ کے لکھنی سے معلوم ہوا کہ تم اپنی پڑہاو کے
حیف تک کہ غافلون کی طرح تمکو سزا تمہاری کامون کی نہ پہنچی **رقعہ**
مشفقت و شرافت پناہ قدیم الخدمت شیخ ابوتراب محفوظ باشند بعد اسکی
کہ پروانی ہون پورے بھیجی گئی کوئی خط اون مشفقت پناہ کا نہین آیا اسواسطے
خاطر کو ملال اور پریشان رکھتا ہے نوکری اور غفلت کرنا اوسپر روش پایا

پہر خلاف حکم کرنا اور خلاف مرضی دولت دوار والا اور آقای نوکر پروری کی ہنا
کیسے مذہب مین درست نہین اس مرتبہ پنبۂ غفلت تمہاری گوش ہوش سے
نکال دیا گیا آیندہ کو اگر قصور نوکری مین کروگے موقوف ہو جاوگی **رقعہ**
یادگار شیخ مرحوم عزیز القدر برادر بہاؤ الدین سلمہ اللہ تعالی سنا گیا کہ واسطی خاطر
چند خصلت خفاش بصیرت بوم شوم عبد الرسول لاحول ولا قوۃ کی کہ جو مطیع وقت
شیطان ہوکر عبد الرسول نام ہوا ہی منجم نے طالع اوسکا دیکھکر نیکی اور بدی کے نذر دریا
کیے اور کچھ نہ سمجھا جو کہ اوسکی کامون سے ظاہر ہوتا ہے معلوم ہوا کہ طالع اوسکا
عقرب ہوگا کہ ڈنک مارنا اوسکی خصلت ہے اور مردم آزاری کام اوسکا ہے تمنی شیخ
تراب قدیمی نوکر کو چوری کیے تہمت لگائی شکایت اوس فرزند کی جواب کیے
مرضی نہ منظور رکہی کیا لکہی جاوی جو توجہ کہ مجکو شیخ تراب پر ہی سب جانتی ہین
اللہ تعالی جانتا ہے کہ یہہ سنکر کسقدر مجکو رنج ہوا اور نومیدی حاصل ہوئی کہ میرے
آگی بہی میری نوکرون سے کہ معتمد اور قدیم اور امین اون سے بہی حساب لینا شرم جانتا تہا
بی مرضی میری حساب طلب کرین اور مدعی کی کہتی پر کہ جنہون نے ہزار دروازے
دیکہی ہین اور نئی آکر اپنا بازار گرم کیا ہے ایسی شیخ کو ہلکا کیا **رقعہ** برخوردار
فرزند کامگار سید غلام رسول سلمہ اللہ تعالے حفاظت حافظ حقیقی مین رہین
عرضیان نہ بہیجنا کہ بمقتضای سعادتمندی کی تمیز واجب ہین کسواسطے ہوا
جانتی ہوکہ محبت تمہاری نے اس تمہاری غفلت سی کسقدر میری دلکو

حیران و پریشان کیا دوسرون کی خطون سی ارادہ تمہاری آنی کا معلوم ہوتا ہے
جس صورت مین کہ ارادہ آنی کا رکہتی ہو ایک مرتبہ آؤ اور خاطر طالبان ملاقات
اور خواہان دیدار کو خوش کرو زیادہ والسلام رقعہ جان من محمد کاظم
ہمیشہ حفاظت الٰہی مین رہین جس دن سی جدا ہوا ہون آج کی دن تک کہ نوین
رجب کی ہے نو مہینے جدا ہوی گذری کہ کبہی خط تمہاری باپ کا اور تمہارا اور سلام
تمہاری ما کا نہین آیا فی الحقیقت جبکہ تمہاری باپ نے مجکو دل سے بہلایا تو تمہاری
بہولنی مین حق تمہاری طرف ہی لیکن بمقتضای درد فرزندی کے لاچار ہون
تم یاد کرو خواہ بہولو مجکو یاد کرنا تمہارا ضرور ہے آجکی دن کہ پنجشنبہ تاریخ مذکور
ماہ مسطور کے ہی برخوردار سید نجف علی دوپہر کو مع الخیر دار الخلافت شاہجہان آباد
مین پہنچی الحمد للہ علی ذلک مناسب ہے کہ وہ برخوردار حالات لکہتی رہین زیادہ
عمر باد رقعہ فرزند عزیز نجف علی سلمہ اللہ تعالے تمہاری محبت کی شکر مین
اگر سو داستان لکہون گنجایش ہے اور اگر ہزار دفتر تحریر کرون تو بجا ہے
دوبارہ خط تمہارا آیا خط خوب اور عبارت درست ہی اسمین محبت فرزندی
جوش مین ہی اور آداب پدری سی ہم آغوش تہا حق سبحانہ و تعالی عمر و اقبال
تمہارا زیادہ کرے کہ مجہی خوش رکہتی ہو قلمدان حسب فرمایش تمہاری
بہجی سے بہیجا جاتا ہے امید ہے کہ اسیطرح محبت کی خطوط لکہنی سی خوش کرتے
رہوگے رقعہ عزیز القدر نور چشم سید امام الدین سلمہ اللہ تعالے

اندنون لکھنی سی صاحب مہربان میر محمد علی کی ظاہر ہوا کہ تم واسطی واپس لینی
روپیون کے میری لکھنی کے موافق آگی رای مہربان لالہ سکھ لعل پر بجگت
بجھو کے گئی تھی اونھون نے بہت باتین دوستی کی کہین اور ابتک مقدمہ
فیصل نہین ہوا جو ہمکو منظور لالہ صاحب کی محبت پر ہے اور کچھہ بڑی چیز نہین کہ انکو
آزردہ کیا جاوے اسواسطے مناسب ہے کہ جو کچھہ آپسمین فیصلہ ہو اونکی رضامندی
سی فیصلہ کرانا بہت شور نکرانا چاہی کہ ایک تو دوستی مین تجویز آزردگی کی ہوگی دوسری
ایسی جگہہ سے توڑنا مصلحت نہین کم وزیادہ پر ہر طرح فیصلہ کر لینا **رقعہ**
برادر صاحب سید نظیر علی ہمیشہ جگہہ او تر نے فضل الہی کے ہون جس بات سے
کہ وہ کامگار تشریف خانپور کو لیگئی ہین محبت برادرے اور حق ہمسایگی
بالکل بہول گئی کبہی دو کلمہ کہ شامل تمہارے صحت کی ہون نہین لکہے **مصرعہ**
عمرت دراز باد فراموش کار من ۞ عزیز من سید سلطان علی سلمہ اللہ تعالی
تمہارا خط نہ پہنچا موجب شکایت کا نہین اسواسطے کہ تمہارے حال سے مجکو کمال
اطلاع ہے ہرچند دوستی اور محبت نہو لیکن رسوم نیک دنیا کی نظر مین رکھنا
آپ کو معزز اور ممتاز کرتا ہے طرفہ تر یہہ کہ تجکو دنیا سی بہت دوستی ہی اور غفلت بہی بہت
لازم ہے کہ اچھا طریقہ انکو نکا چھوڑو اور محبت کے خطوط لکھنی مین خوش کہو زیادہ کیا لکھا جاوے

تمام شد ترجمہ انتخاب رقعات نظامیہ

انتخاب انشا خلیفہ کا ترغیب علم کی باب میں رقعہ

بیت

ادب ایک تاج ہی فضل خدا کا | رکہہ اوسکو سرپر اور جاہی جہان جا

ملتوب بہجت اسلوب اوس نادر العصر کا واسطے مشورت پوچہنی قصد طالب علمی کی قصبات میں کے بعد شبات کی جاتا ہوگا آیا اور دلکو طرح طرح کی خوشیوں سی قریب کیا اگرچہ میں کہو بی اوچہی والا امتیاز سفید و سیاہ کا نہیں رکہتا ہوں لیکن اوپر باتوں دوستی کی نظر کرکے جو اپنی عقل ناقص میں اچہا جانتا ہے بی تکلف زبان قلم سے ظاہر کرتا ہے وہ یہہ ہی کہ سچا طالب علم کہ ظاہر اوسکا ہمرنگ باطن ہی بمقتضای کلام اطلبوا العلم ولو کان بالصین کی یعنی علم حاصل کرو اگرچہ چین میں ہو جب تک رنج سفر اپنی اوپر نہ پسند کری خزانہ مطلوب کا نہ پاویگا او جب تک غلام کی مانند تکیہ خدمت کا کمر جان پر نہ باندہی دامن مقصود ہاتہہ میں نہ آویگا سچ ہے کہ جب تک تلوار میان سی نہ نکلی میدان مردمی میں سرخروئی نہو جو زیردست پائمال گوشہ گمنامی سی سر نکال کر سفر کی تکلیفیں کہ صورت سقر رکہتا ہے اپنی اوپر اختیار نکری بی شک ساتہہ حاصل کرنے کمال کے غلبہ اپنی برابر والوں پر نہ دیکہی گا الحاصل اس بات کی کہ جب تک

تیر کی مانند گوشۂ گھر سے نہ نکلی نشانۂ مراد پر سر رکھے **بیت** نکو کرنا سفر مبارک ہو
جا کی پھر خیریت سی لوٹ آنا ؛ اللہ تعالی اوس یگانۂ روزگار کو نیخ فلک
دوار سے کہ دفتر اوسکی جمعیت کا ابتر ہے دور رکھکر ایسے علم سے کہ با وجود جمیع
کرنی کے زیادہ ہو پہنچاوی اور ساتھہ عمل کرنی کی اپنی مقبولون کی جماعت مین
کرہی **مکتوب دوم** بخدمت سید مظفر امین پرگنۂ الوپ نگر بمقدمۂ معافی
محصول غلۂ سیر و نجات کی **بیت** باغ سی کیا شکر تیرا ہوا ابر بہار ؛ تیرے
پرورده ہین سب گل ہون اگر یا ہون خار ؛ خیر اندیش فدویت کیش
خلیفہ طالب علم آداب تسلیمات معروض ضمیر صافی پذیر سعادت جمع کرنیوالون
حضور موفور السرور کی کرتا ہے اگرچہ یہہ فدوی بسبب ستی خوبیون ذاتی
اور صفاتی اوس مخدوم مہربان کے بن دیکھی آرزو حاصل کرنے ملازمت
سراسر خوبیتے کی سر مین رکھتا ہی لیکن بموجب اسکی کہ ہر شئی مقرر ہے
اپنی وقت پر حصول اس دولت فیض وصول کا موقوف وقت پر رکھکر
ساتھہ مقصود واجب العرض کے مشغول ہوتا ہے کہ جو پہلے اس سے رفعت
و امانت پناہ شیخ محمد امین لی بسبب نہونے گذر وجہ متعلقون اس کمترین کے
سند موازی بیس بگہہ زمین کے موضع رسول آباد مین برضامندی مالکان
موضع مذکور مع مہر حاصل بنی کی مجکو عنایت کی تہی تو حاصل ایک فصل
اوس زمین کا اونکی ایام بحالی مین میری متعلقون کو ملا تہا بعد اوسکے

بعد اوسکی کہ مجھکو شوق تحصیل علم کا ہوا تو باعتماد کمال مہربانی عاملان حال و استقبال کے خبر گیری میری متعلقون کی کرتے رہینگی تکلیفین سفر کے کہ بصورت سفر ہی اپنی اوپر اختیار کین اونہین دنون مین وہ پرگنہ بقدوم میمنت لزوم میر صاحب کے رشک چمن ہوا بعد اوسکی باوجود فیض عام ہونے میر صاحب کے ایک دانہ حاصل اوس زمین سی اوس جماعت جان بلب اور لقمہ طلب کو نہ پہنچا بیت ہر چہ ہست از قامت ناساز بی اندام ماست ✽ ورنہ تشریف تو بر بالای کس محتاج نیست ✽ ای فیض رسان بیکسان اگر سنی سی حال فقر و فاقہ متعلقون کے دن میرا مانند شب جدائی کی جان گدازی والا ہے اور رات مانند روز قیامت کی دراز ہے لیکن شکر اس بات کا کہ اہلکاران سرکاری نے غلہ حاصل اوس زمین کا ابتک بحفاظت تمام رکھا ہے بجالاتا ہون بیچ ہے بیت چہ غم دیوار امت را کہ باشد چون تو پشتیبان چہ باک از موج بحر آن را کہ باشد نوح کشتیبان ✽ اب امیدوار ہون کہ غلہ مرقومہ حوالہ مالکان موضع مذکور کے کیا جاوی اور آیندہ کو بھی امیدوار توجہات کریمانہ اور عنایات مربیانہ اون مہربان کا ہون بیت زمین و آسمان تا بر قرار است بدنیا نام نیکت یادگار است ✽ رقعہ سوم در باب ہدایت علم ایزد تعالے ذات بی مثال اوس مصدر مکارم اخلاق اور یگانہ آفاق کو حوادث ناملائمات سے جدا اور خوشیے سی ملا ہوا رکھے یہہ ناقص کم ظرف کہ نہایت محبت

حاضر و غائب اپنی کو جدا نہیں سمجھتا اور ہیچ ظاہر کرنے مراتب شوق کے
کہ تراز و عقل صراف ان محبت مین کھوتا اور تڑپتا ہے پی صبا الغرض جوش و خروش کے
دلکا لکھتا ہے لائق ہمت عالی فطرت کی یہہ ہے کہ اپنی دلکو خیالات باطلہ سے
بری باتون کی کہ راہ گمراہی کی ہے خالی کرکے مردانہ ہوکر الف الیسی قدکو
دلکی فرمانبرداری مین نون کے مانند جھکاکر کمال تاکید سی پورا کرتی ہین
امور شریعت کے مشغول ہون اور اپنی کو حقیر جانکر کہ موجب حصول بقا صدق کے
تمام حرکات و سکنات کو خداوند کریم کی طرف سی جانین بیت
گناہ گرچہ نبود اختیار ما حافظ + تو در طریق ادب کوش گو گناہ منست
نیک کو طرف خدا کی اور بد کو اپنی طرف منسوب کرین تا نادانون کی طعنہ سے
کہ راہ خطا پر چلتی ہین بچا رہے اگرچہ عوض کئی دلون کا کہ اکثر بیفایدہ گذرا
محال ہے لیکن اگر طالب صادق بمددگاری توفیق باری اپنی کو ہیچ گردہ
والا شکوہ حق پژوہ کے کہ تعلق دنیای سراپا درد سی جدا ہین اور فتنے
سے ذکر خدا مین مشغول رہتی ہین کری تو بحکم اس بات کی کہ محبت موثر ہوتی
ساتھہ حاصل کرلی عمدہ صفاتون بد خیالون کو دور کرکے زمانہ آیندہ کو گمراہی
مین نگذاری گا اور اس صورت مین شاید کوئی دروازہ ہدایت غیبی کا
اسپر کہلے بیت تکیہ بر کشت جہان نکنند + ہر کرا دل پی از صفا باشد
زانکہ درویش صاحب انفس + قلب اقبال لا انقضا باشد

مکتوب چہارم بنام جہان خان بمقدمہ عذر گستاخی درویش بین خان
بلند مکان سلامت دولت سریع الزوال پر کہ اول اوسکا دود اور آخرت سے
مغرور ہونا و تکبر بین اس جاہ و جلال کے کہ جلد جانی و الا ہے عمر دون کے
دل ہی نکرتا آخر کو راہ ہدایت نا پاوے اور دروازہ نجات کا اپنی آگی کہولنا
اسواسطے کہ رنجیدہ دلون سی جسنی بدبختی کے خود گرا مغرور اس جہت سی کہیرا پایا
مرے ذائقہ صافی طبیعتون نکتہ گزین سے ناپسند ہوا اور دلیر بواسطی اس بات کے
کہ سراپا درمے بیچ کان مہوشون زہرہ جبین کی ہمراز ہوا پس معلوم کرنا چاہیی
کہ خوبی اور برائی ان دو شخصون کی ان دونون لفظون سی ظاہر ہے اب
مقتضای خواہش و اندیش کا یہہ ہے کہ اب دو تین شخصون کو واسطے ڈہونڈنے
اوس فقیر شکستہ کی مقرر فرماوین کہ اوسکو تسلی دیکر آپ کی روبرو لاوین اور
آپ عاجزی سے سر اپنا اوسکی قدم پر رکہین اور قصور معاف کرانے کو پوچہے
فخر کرکے سمجہین بیت گنج قارون کہ فرو میرود از قہر ہنوز ✤ خواندہ باشی
کہ ہم از غیرت درویشان ست ✤ رقعہ پنجم بنام عبد الشکور کی مشتمل اوپر
رغبت دلانی تحصیل اچہی اخلاقون کے مصرعہ تجہے جب تک ہوسکی روشن
دلون کی پاس رہ ✤ سعادت آثار کامگار سلامت صحبت سے دانا دلون معنے
سنج کے دور رہنا راہ گمراہی کی تا پناہے جو نہ آدمی کو کچہہ سمجہے ہے چاہیے کہ
بقدر اپنی طاقت کے ہمیشہ اپنی سے بہتر کی صحبت ڈہونڈہے اور بری بات زبان سے

نہی اب اوس عزیز پر تمیز کو نکتہ سمجھنی مین یہ لائق ہے کہ اپنی کو ایسے باتون
اور کامون سے روک کر کمال حاصل کرنیمین کوشش کرین اور دوستونکی
نصیحتون کو کہ بمقتضای دلسوزی حوالہ قلم ہوتی ہین بہتر جانکر بجا لاتے
ای بہائی بحکم اس بات کی کہ درست بات درہے جسنی پایا گویا دُر پایا ؛
مکتوب ششم بیچ خدمت بہتر آب گوہر بینش اور تاب جوہر آفرینش کے
جو یگانہ کار خانہ تقدیر ہین سردار اوپسند میری سید منیر ایک دوست کی سفارش
مین لکہا گیا مخلص صمیمی خلیفہ طالب علم بعد بنیا کرنے رسمون صداقت و اخلاص
اور مضبوط کرنے بناء خلت اور اختصاص کے ظاہر اوپر دل روشن آفتاب کے
سے چمک والی باریک بین جان بی والی اوس امیدگاہ یاران دلریش
اور پشت و پناہ دوستان اتحاد کیش کے کرتا ہی کہ لیجانی والا اس نیاز نامہ
کا کہ دستار سربلندی اور سر دستار ارجمندی ہی ان دنون نہایت
افلاس سے مقید زنجیر پریشانی کا ہے اور اوسکی خوان پر بجای نان کی قرص
آفتاب ہے لہذا بمقتضای مہربانی اوس طرہ عمامہ کام بخشی اور کامرانی کے
پٹکہ بندگی کا اوپر کمر جان کے باندہکر ارادہ کمر بستہ بزرگ خدمت کا ہوا ہے
اور اس صورت مین مجکو آرزو ہے کہ اگر مشار الیہ آپ کی توجہات کریمانہ سے
پہول خوشی باغ امید سے چنی اور نقد مراد اپنی آستین مین دیکہی اور
الطاف مربیانہ اوس پشت و پناہ نیک لوگون کے سے دلجمعی حاصل کر کے

گریبان پریشانی کا دامن تنگ پہاڑ ڈالی اور چراغ مقصد کا روشن کر کے
درخت ناکامی کو جڑ سے اوکھاڑ دی تو اس صورت میں بی شک بارِ احسان
بی نہایت وعدہ اس دوست اخلاص شعار پر ہوگا جب تک چاک زینت
دامان اور کتلہ زیب گریبان ہی تو امیدوار ہون کہ ہاتھ دوست کا دامن بخت
ارجمند کو آنکی نچھوڑی رقعہ ہفتم طرف اوس دوست کی کہ یارون سے
رنجیدہ ہوگیا تھا لکھا گیا بیت آتش مزاج میری تو چھوڑ اس عتاب کو ٭
دیکھا نہیں ہے چین بجبین آفتاب کو ٭ دل خیر اندیشون کا ناوک ملامت سے سینا
اور سینہ اونکا آتش غم سے جلانا باعث ناکامی اور بی آرامی کا جانتا ہون اسواسطے
اوس سرمایہ جمعیت اور خوشی کو اس حال سے آگاہ کرتا ہون بیت
ہم تنگ ظرف اسقدر کی لائق سختی نہیں ٭ دانہ آنسو بین ہی ایک گردش چشم آسیا
زیادہ اس سے نمک زخم پر چھڑکنا جان بیدلون کو ستم کی چھری سے چھیلنا ہے
اس صورت میں اوس محبوب القلوب کو چاہیے کہ گذشتہ کی عوض میں مشغول
ہونا اور ان بیتون کو دستور العمل اپنا ٹھیرانا چاہیے بیت دل بدست
آور کہ حج اکبر است ٭ از ہزاران کعبہ یکدل بہتر است ٭ دل گذرگاہ جلیل
اکبر است ٭ کعبہ بنگاہ خلیل آزرست ٭ خلق پسندیدہ ہمیشہ قرین روزگار
بہجت آثار ہو رقعہ ہشتم طرف نونہال چمن اقبال سید جلال کے کہ خود کو
تحصیل کمال سے روکتی تھے اور آیات لہو ولعب کو اپنی صفحہ حال پر لکھتی تھے

تحریر ہوا مصرعہ بندگی با پیر زادگی منظور نیست ابی لقابت کی پناہ
نجابت کے دستگاہ والی ساتھہ بہکانی جیسے جو فروشان گندم نما کی شرافت پر کہ
مرکب شر و آفت ہے نظر ڈالنا اور مال و منال کے غرور سے اپنی کو تو وہ کمال جہالت کا
کرنا مرتبہ اعتبار ارباب حالت سے گرنا ہے اور دروازے خرابی اور افسوس کے اپنی
مونہہ پر کہولنا ہے **بیت** مجردان طریقت بنیم جو نخرند ۞ قبای اطلس آنکس
کہ از ہنر عاریست ۞ برادر میری جب تک طالب صادق دلکو خیالات بد سے
خالی نکری تو آپ کو ساتھہ بزرگی تحصیل دولت علوم فیض لزوم کی نہ پہنچاویگا
بیچ باب علم کے کہ مرکب عین اور لام سے ہی تعلیم اس بات کی ہی کہ جب تک
وہ شخص آنکہہ اوپر نفی کے نرکہیگا تو جوہر مقصود کو ہاتہہ مین نہ لاویگا مصرع
نجا بیکانی کو جدا وہ علی سے **بیت** میری طرف سی تا کہ نہ تجھکو ملال ہو
بہتر ہے تا دعا پہ کرون خط کو مختصر ۞ توفیق کسب علم اور حصول مرتبہ حلم
مددگار ہو اور عمر زائد برب المجید **رقعہ** اوس دوست کو کہ ام بہیجے
تہی لکہا گیا بعد تعداد شوق کے کہ زائد بیان سے ہی مشہود ضمیر صداقت
تخمیر کے ہو انبہا ہی نو بسر ایا مشعر کہ قوت روح کا جاہی کہنا پہنچی ذائقہ کو حلاوت
شکر کے بخشی خانہ آباد ہو شکر مہربانی اوس دوست کا رگ و ریشہ قلم خشک پوست سے
باہر ہے جو کہ تحفہ لائق اوس سرزمین کا نہی ہوتا ہے اگر کبہی کبہی ساتھہ اسی بہیجنی اوس
رشک میوؤن بہشت کی ضیافت ذائقہ کی کرتے رہو گی تو بارگاہ محبت مین گنجایش

رکہتا ہے عاقبت بالخیر ہو رقعہ ہژدہم اوس دوست کو کہ اپنا بہید ظاہر کرکے
موجب اپنی خرابی کا ہوا لکہا گیا بیت اگر اور جانی تیری راز کو ❊ تو اوس عقل
دانش سے بیزار ہو جان من سلامت نامحرم کو محرم راز کرنا اور اپنا بہید ظاہر کردینا
اور بازی اسرار کی اغیار سے کہیلنا سو گہوڑی جور وجفا کی اپنی اوپر دوڑانا ہے
خیر گذرا جو کچہہ کہ گذرا آئندہ کو اگر اوس دوست کی دلمین آوی تو چاہیی کہ بموجب
اس قول کے کہ بہید جب دو سی بڑہا تو ظاہر ہو جاتا ہے اس شعر پر عمل کری ❊
بہید کو کہہ سکی تو یاری یہی بات کہہ ❊ یار کا بہی یار ہے اوس یار سے اندیشہ کر
توفیق رفیق باد رقعہ پانزدہم کسیکی سفارش مین لکہا گیا خط بہجت اثر
پہنچا جو کچہہ کہ اوسمین شرح خوبیون اور نیک سلوکیون محبت پیرایی لالہ [illegible]
کے لکہی تہی معلوم ہوا چونکہ وہ مرد فہمیدہ کار اور سلیقہ شعار ہے انشاء اللہ تعالی
چند دنون مین جوہر معاملہ دانی اور کار شناسی کو کہ گمان حق شنو کا ہے
مرتبہ یقین کو پہنچاوی گا اور ساتہہ کامون اور باتون لایق کے اپنی مصاحبون
مین ممتاز کروگے چراغ قدردانی اور مراتب شناسی کا روشن اور سینہ
پرشنان غم کے انگیٹہی مین جلتی رہین رقعہ دوازدہم اوس دوستکو
کہ نہایت غریبی سے گرداب ہلاکت مین پڑا تہا لکہا گیا بیت مانند ابرق
چاہی ہستا زمانہ مین ❊ نے مثل ابر گریہ وزاری تمام عمر ❊ تکلیف کشش
زمانہ سے گہبرا کر استقلال اور مضبوطی ترک کرنا مانند حروف رزق کے دلکو

پریشان کرتا ہے مقتضای عقل دور اندیش کا یہ ہے کہ ہر حال مین شکر و صبر
کہ ہر ایک موجب حصول نعمت اور باعث وصول دولت ہی مشغول ہو اور ساتھ
چون و چرا کے لب نکھولین و جمعی ظاہر اور باطن نصیب روزگار مبارک آثار کے
ہو بالنون والصاد رقعہ بست و نہم جواب مین صداقت اور اتحاد آئین
خلت و وداد تزئین شیخ جمال الدین کی لکھا گیا نظم ای نامہ تیرا عطر فشان گلشن
بی شک ہی وہی فیض دہ مشک ختن * خورشید صفت دیتی ہی نور اوسکی
بیاض * اور مردم چشم اوسکی سیاہی سی ہی روشن * بہت شگفتہ خاطر
مین آیا جو کچھ کہ شمائل ہوا ساتھ جبین کے اور کرامت مسیحا ساتھ بدن کی کر سکے
اوس خط نے میری ساتھ کیا شرح خوبیون لطافت کلمات رنگین کے اور عمدہ
عبارتون دلنشین کے کہ جیب و دامن آرزو کے اوسکی دیکھنی سے مالا مال نقد مراد
ہوی بیان سے باہر ہے راہ عنایت اور مہربانی قدیم سے کہ نہج مقدمہ مطلع
کرنے صورت درستی مقصود کے لکھا گیا قلم نوازش آمود کا ہوا انتہا درجے
راحت زیادہ کے ای نشست و پناہ میری حقیقت حال اس رباعی سی معلوم کرلو

رباعی ہر چند بی شوق کوشید دلم	ور محنت بی اثر خروشید دلم
ہرگز بسر کوی مرادی نرسید	جامی زپی فرح نوشید دلم

اندنون کہ اوس وعدہ خلاف برلاف نی ترک طریقہ بزرگون کا کرکی بحضور
خان والاشان خانصاحب سلمہ الرحمن کی پہنچا ہے تابع داری خانصاحب

حکم کو واسطی حصول کار مرجوعہ کی سردفتر سعادتمندی اپنی کا جانتا ہے امید ہے
کہ وہ خود بدولت بھی متوجہ ہو کر حسب طریق کہ صورت انجام کام کے ممکن ہو سعی بیانہ
خرچ کریں مصرع ہنگام دستگیری وقت عنایت است + آفتاب عمر و دولت
ہمیشہ چمکتا رہے بحرمت النبی و آلہ الامجاد رقعہ چہاردہم تعزیت میں ایک دوست
کے باپ کی لکھا گیا خبر حیرت اثر اور واقعہ خوفناک اوس گل گلزار انس سرو
باغستان قدس نے داغ تازہ دل پر رکھی اور چشمہ آنسو کا ہر آشنا اور بیگانہ کی آنکھہ سے
کھولا بلبل بیدل نے آہ و نالہ کو آسمان تک پہنچایا اور نرگس عاشقوں کی طرح دیکھتا
رہ گیا اور سوسن اودی لباس نے زبان باتوں سے بند کی اور کلی ہزار تنگدلی سے
گوشہ تعزیت میں بیٹھی لالہ کمال غم سے غرق خون حسرت کا ہوا سنبل مانند زلف
معشوقوں کے اوپر اپنی لپٹی بس کہ ان باتوں کی لکھنے سے قلم جلتا ہے
اور بیان سے اس مقدمہ الم بھری کے زبان سے شعلہ نکلتی ہیں ای بھائی بحکم
اس بات کی کہ غمگین لباس حیات دنیا کا چند روزہ ہے اور عیش و خوشی
اس پرانی سرای کی ناپایدار ہے وہ سعادتمند کامگار مضبوط رشتہ صبر کے پکڑ رہے
ساتھہ فریاد و نالہ کے نکرو لیں اور کمال بردباری سے دلبری اور تسلی اپنی اور متعلقون
کے کریں سے گر پیڑ گرا تو ہے میوہ پائدار + قطرہ دریا جو ہو گیا تو رہی در شاہوار

القاب اوستادی

القاب قدسی اساس آنقبلہ ارباب فضائل اور کعبہ اصحاب فواضل مقتدا ے

کاروان منازل تحقیق پیشوای مراحل تدقیق مظہر آثار کمالات دینی مطلع انوار
افاضات یقینی مخدومی و استادی حضرت میان جیو سلمہ اللہ تعالی معروف
بارشاد مسترشدان واثق الانقیاد مستفیدان راسخ الاعتقاد باد ذرہ بمقدار
بعد ادای آداب عجز و انکسار کے کہ طریقہ عبودیت کیشان عقیدت اندیش کا ہے
بعرض فیض جمع کرنیوالوں انجمن ہدایت موطن کے پہنچاتا ہے القاب پیر و
و مرشد رباعی ای ہادی ارباب طریقت قلمت ٭ وی مرشد اصحاب حقیقت کرمت
کلکت چو خضر ز آب حیوان سیراب ٭ انفاس مسیح تازہ گشتہ بدمت ٭ میان
اوقات فیض سمات قبلۂ ارباب تحقیق کعبۂ اصحاب تدقیق مجمع فیوض سبحانیہ
منبع علوم روحانیہ مخزن لطافت قدسیہ معدن معارف انسیہ چہرہ پرداز
عرائس مقامات وسمہ طراز آبروی کرامات قدوہ مسالک حقیقت و ارشاد
پیشوای طریقت وسداد حضرت میان جیو مد اللہ ظلالہ و نوالہ و افضالہ بر فرق
مسترشدان راسخ الارادت و مستفیضان واثق العقیدت متواصل باد بعد
آدای بندگی و انکسار کہ طریقہ عقیدت مندان عبودیت و تارست خود را فرایا
ضمیر صافی پذیر سعادت اندوزان محفل ہدایت منزل میبد ہد القاب مثنوی

ای تجسی مبارک ہوی آثار قلم ٭ انشا و لطائف ہی تیرا کار قلم
عاجز ہے تیری مدح مین نقشی زبان ٭ قاصر ہی تیری وصف مین گفتار قلم

طغرای فرامین فضل و کمال و عنوان مناشیر دولت و اقبال بنام نامی و اسم گرامی

آلسنہ دفتر منشیان ارباب فصاحت و بلاغت سر حلقہ مدعا نگاران اصحاب
صناعت و براعت مطرح انوار قوانین بینش افزا مظہر آثار مضامین روان آسا
مجمع لطف و کرم شیخ محمد اکرم کہ دبیر فلک از خامہ تراشان بزم فیض سرشت اوست
ہموارہ بعنایات ذو المنین مزین و معنون باد بعد انتشار صحائف محمدت و ثنا
و املای رسائل دعوات منزہ از شائبہ ریا مشہود رای عالم آرای کہ لطائف
عبارات را مخزن و بدائع استعارات معدن ہست میگرداند ؏ رباعی

ای آنکہ کلامت از حقایق مخبر
وز کلک تو اسرار دقایق ظاہر
زالفاظ تو انوار صنایع روشن
وز خط تو نامہ فضائل فاخر

نتایج قلم دُرربار و خامۂ زیبا نگار آن قدوہ سخن شناسان ارباب بدائع زبدہ
دقیقہ یابان اصحاب صنایع شیرازہ بند مجموعہ عبارات و مخترع قوانین استعارات
نخلبند بساتین مضامین رنگین شیخ محمد امین زاد اللہ کمالہ و افضالہ موجب
تفریح صغار و کبار باد بعد ابلاغ رسائل شوق و آرزوی وصول خدمت فیض
موصول مکشوف ضمیر ارشاد تخمیر کہ مظہر انوار ازل و مصدر آثار لم یزل است
میگرداند القاب باپ اور دادی سایۂ بلند پایۂ القبلہ حقیقی و کعبہ
تحقیقی افتخار کونین استظہار دارین مشفقی مکرمی حضرت ولی نعمی جیو سر اولاد
و احفاد الی یوم القیام مخلد و مستدام باد بعد ادای آداب لوازم آرزومندی
یاد دراک دولت قدمبوسی کہ متکفل وصول سعادات جاودانی و متضمن حصول

مرادات دو جہانی ست معروض میدارد القاب چچا کی ایزد جان بخش
جہان آفرین ذات عطوفت سمات التقبلہ صوری و معنوی و کعبۂ دینی و دنیوی
مجمع انواع شفقت منبع اصناف مرحمت اعتضادی مربی ام عم جیو را پیوستہ بر فرق
عبودیت کیشان سراپا نیاز پرتو انداز دارد بعد ادای آداب تسلیمات عقیدت آیات
کہ باعث حصول سعادات دارین و موجب وصول مرادات کونین ست عرض میدارد

القاب بڑی بھای کے

جمعیت صوری و معنوی شامل حال فرخندہ مآل بندگان اخوت پناہ عطوفت دستگاہ
ملاذ مہربان مشفق قدردان مربی ام جیو باد بعد تبلیغ رسائل آرزو بحصول خدمت سراپا
سعادت معروض میدارد **القاب بیٹی کی** باغبان قضا و قدر نہال آمال آن
غرۂ ناصیۂ سعادت قرۂ باصرۂ دولت فرزند ارجمند را ہمیشہ بر شحات سحاب
الطاف خوش مثمر داشتہ بکمال صوری و معنوی رسیاناد بعد ترقیم دعوات مزید
حیات کہ ورد دل و جان ست معلوم نمایند **القاب بھتیجے کی** صحیفۂ حال بہجت
اشتمال آن محمودۃ الخصائل و مجموعۃ الشمائل سعادت شعار خجستہ اطوار بر قوم انجاح مطالب
کونین و مقاصد دارین مرقوم باد بعد ادعیۂ طول عمری و حصول ہنر می اعلام

رای مسرت پیرای آن فرخندہ منش آنکہ

تمام شد ترجمہ انتخاب انشا خلیفہ کا

انتخاب تاریخ محامد عالیہ کا جو زمانہ حکومت نواب محمد علی خان صاحب بہادر میں اس خاندان عالیشان کے بیان میں تصنیف ہوئی ہے

واضح ہو کہ شہر ٹونک اول میں سراسر جنگل ویران تھا سوا جانوروں کے
یہاں آدمی نہ رہتی تھی دکن کے جانی والی قافلے ادھر سے گذرتی تیرہویں
تاریخ ماگھ کے مہینہ کے سمت ایکہزار تین میں سنیچر کی دن کہ مسلمانوں کے تاریخ سے
اسکو مدت نوسو پچیس ۲۵ سال کے گذرے آبادی قصبہ ٹونک کی جوجہ رام سنگھہ کے
ہاتوں ہوئی اور سبب اسکا یہہ ہوا کہ اون دنوں راجہ دہلی کا جو کہیں بادشاہ تھا
جوجہ رام سنگھہ کو فوج دیکر دکن کو بھیجا جب وہ یہاں آکر اوترا اسمقام کو پسند
کر کے اطراف سی لوگونکو بلا کر یہاں ایک گانو بسایا اور ٹونکڑا نام رکھا
اب وہ اصلی قصبہ مثل ایک محلہ کے ہی مشہور کوٹ کی نام سے اور دو بارہ
زیادہ آبادی اس شہر کے سمت ایکہزار تین سو سینتیس میں واقع ہوئی
ماہ سدی پانچیں کو کہ جب سلطان علاؤ الدین خلجی نے مادہوپور اور چتوڑ وغیرہ

بڑی بڑی اس ملک کی قلعون کو فتح کیا تو فوج جرار راجستان مین دباو کے
واسطے چھوڑنا چاہی سو بسبب کثرت چرائی کی ٹونک مین دو سو ضرب توپ کلان
منجملہ نو سو نوای توپون کے جو لشکر مین تہین مع اون کی بیلون کے ہمراہ فوج
جرار یہان بندوبست کل راجستان کی واسطے چہوڑ کر دہلے کو روانہ ہوا تو بخانہ کے
بیلون کا داروغہ جہیس نام قوم آہیر گنیدڈوال گونڈہ بلام پور کا رہنی والا کہ ڈیڑہ سو
روپیہ کا نوکر تہا بیلون کے خبرداری کو موضع بیندو اس مین کہ بڑی چرائی تہی
رہا اوس جہیس کا بیٹا سیس مل اور اوسکا بیٹا بیجان مل اور اوسکا بیٹا مادہو
اور اوسکا بیٹا ماپا اور اوسکا بیٹا روڑو پشت بپشت مہدو اس مین ہوی اور
جب ماپا روڑو کا باپ مرگیا تو روڑو کے ما بولی نام ٹونکڑی کی تہی اپنی بیٹی روڑو کو
لیکر ٹونک مین آگئی اور اپنی بہائی کانا کی پاس رہی لیکن یہہ کانا بڑا بہادر خونریز
تہا جو قافلے ادہر سے جاتی اونکو لوٹ تا تہا لوگون نی اوسکی ظلم کے فریاد دہلی مین
ہمایون بادشاہ سے ظاہر کیے تب بادشاہ نے فوج اوسکی قتل کو آئی کانا خوف سے اپنی
گہر بار کے ہمراہ مارواڑ کی ملک مین بہاگ گیا اور اوسکی بہن مع روڑو یہین رہ گئی
بادشاہی فوج نے جو شہر مین ان دو کی سوا کسی کو ندیکہا تو فقط لڑکے کو گرفتار
کر کے لی گئی اور دہلی کے محبس مین قید کردیا تو بولی روڑو کے ماں بہی پیچہی پیچہے
چلے گئی اور نو برس تک اپنی لڑکی کے رہائی مین پہرتی رہی آخر کو بادشاہ سے
ایک جہوکری سے کہ قوم گوجر کے تہی کیسر نام بہنا یا نکالکر موافقت کی اوس کیسر نے

محل مین سفارش کی تو حکم ہوا کہ کل سب قیدی انصاف کی واسطے دربار مین
آوین جب صبح ہوئی ہمایون انصاف کو تخت پر بیٹھی تو بیبی کو حکم دیا کہ تو اپنی
بیٹی کو قیدیون مین سی نکال کر لے جا چونکہ ہزارہا لوگ سال کی قید کی واسطی پہچانے
نجاتی تھی روڑ دیکے بابو بیبی ایک ایک کو پاس جاکر دیکھنے لگی تقدیر الٰہی سے جب
بوبی کی نظر ایک نوجوان پر پڑی تو چھاتیون سے دودھ اور آنکھون سی آنسو نکل پڑے
اسنی دیکھی الفت سے معلوم کیا کہ یہی میرا بیٹا ہے اوسکو نکال لائی جب بادشاہ نی یہہ ماجرا
سنا تو کمال متعجب ہوا اور رحمت شاہی کا دریا جوش مین آیا فرمایا بوبی سی کہ جو تیرے
آرزو ہو ظاہر کر اوسنی عرض کیے کہ جہان پناہ جب لونڈی اس دولت کو پہنچی کہ بادشاہ
عالم سے دربار مین باتین کرین تو چاہتی ہون کہ ایک گانون کی آبادی کا حکم ہوا اور
وہان کے چودہرات اور پٹیلاپنے میری بیٹی کی واسطے ہوجاوی اور اوس ضلع
مین جو گانون پہلے پیپلو سے علاقہ تحصیل کا رکھتی ہین اونکی تحصیل اور مقدمات
میری نو آباد گانون مین ہوا کرین اور پیپلو سے صدر موقوف ہوکر وہان رہے
ہمایون بادشاہ نے اوسکی خوشی کی موافق اوسیوقت فرمان اس بات کا صوبہ
اجمیر کو لکھوا دیا کہ موافق خواہش بیبی کی کردی اور روڑو کو خلعت اور سند دیکر
رخصت کیا اوسنی یہان آکر بارہ مزرع کہ ٹونک کی طرح قریب قریب آباد تھے
اون سبکو ویران کرکے اونکی سب آسامیونکو اپنی ہمراہ ٹونکہ مین لیکر بسایا اور یہ اپنی
طرف سے پرگنہ مین پٹیل و پٹوارے مقرر کئے پھر تمام پرگنہ کی تحصیل یہین ہونے لگی

اوسوقت رقبہ خاص قصبہ کا پچیس ہزار بیگہ تہا لیکن پہر رودوبی جو جریب بادشاہی
سے چک بندی کیے تو ایک لاکہہ نو ہی ہزار کا رقبہ مقرر کیا جب رفتہ رفتہ دہلی کے
سلطنت مین خلل آنا گیا تو طوائف الملوکی شروع ہوئی جی سنگہ سوائی ٹونک
پر قابض ہوا اور تمام بادشاہون کی جاگیرین دبی ہوئی ضبط کرکے خالصہ کرلین
تو ہمایون بادشاہ کی وقت مین ٹونک کوتوالی تک بڑہا تہا کہ ایک دروازہ اوسوقت
کا کوتوالی سے ملا ہوا ابتک موجود ہی اور دوسری دروازہ کا نیچی مومنا منصور کے
کچہہ نشان باقی ہے اور تیسری کا میان بہادر محمد خان کی چوک کی پاس پہر جیپور
کے راجون کی وقت مین تیسری بار ٹونک کی آبادی پہر بڑہی اور اوس کے
تیسری شہر پناہ بہی جو فی الحال موجود ہے اخیر مین مادہو سنگہ راجہ جیپور نے
ٹونک راجہ ہولکر کو دی اور جب ہولکر دکن کو گیا تو جی پور نے ٹونک کو اوسکی لوگو
سے چہین لیا ہولکر نی دوبارہ اگر قلعہ بہوم گڈہ سی تین مہینی تک لڑکر ٹہاکر دن سے
لیا پہر پیرو صاحب فراسیس نے مہاراجہ سیندیہ کیطرف سی اکر ٹونک مین عمل کیا
اور یہین رہنی لگا جب پہر بوندیل کہنڈ سے راجہ ہولکر اور نواب امیر الدولہ بہادر
اسطرف پہری تو یہہ پیرو فرنگی ٹونک کو چہوڑکر علی گڈہ کی قلعہ مین چلا گیا جب
نواب صاحب مرحوم اور مہاراجہ ہولکر کے درمیان ممالک مفتوحہ تقسیم ہوا تو مہاراجہ
ہولکر نے راجی وا تارادم کے ہاتہہ مین سند ٹونک اور پڑاپہ کی لکہوا کر دیدی
اور چونکہ انگریزون سے بہی صلح ہوگئی تہی اسواسطی انگریز بہی اس بات پر راضی ہوئے

اور سنہ ایک ہزار دو سو اکیس ہجری مین امیر الدولہ بہادر کا عمل ہوا اور اب تک اسی
خاندان مین ہی خداوند کریم اس ملک کو قیامت تک اسی خاندان عالیشان مین رکھے
پہر امیر الدولہ بہادر نی قلعہ بہوم گڈہ کو بڑہا کر نئی سر سی بنوایا اور امیر گنج اور وزیر گنج
بسائی یہہ امیر الدولہ بڑی عقلمند اور دلاور تہی بزور شمشیر او متابعت تدبیر اس مرتبہ عالی
کو پہنچی عمر بہر کبہی ایسا حکم نہین دیا کہ جس سے کوئی ناراض یا رنجیدہ ہوا اور کیسا ہی قصوروار
جب روبرو آکر عذر کرتا تو معاف کر دیا کرتی تہی لاکہون روپئی للہ بانٹ دی کبہی اتنا
نہ رکہا کہ زکوٰۃ فرض ادا کرین تعظیم علما اور سادات اور فقرا کی بی نہایت کیا کرتی تہے
اور اپنی آرایش بہت کم کرتے تہی اور فرمایا کرتے کہ مرد کی زیب و زینت ہتیار گہوڑا اور
دینداری و تقوی ہے عورتون کی سی کنگہی چوٹی سے سپاہیون کو کیا کام راجہ
ناگپور اور فوج حیدرآباد اور انگریزی سپاہ اور تمام راجون سے لڑے اور ہر جگہ اپنی
دلاوری اور بہادری اور مروت بتاتی رہے بڑے بڑے راجہ اون سے دبتی تہی ۞

حکایت

خلاصہ خاندان سیادت حضرت سید عبد الرحمن صاحب کہ قریب عزیزون مین جناب
ہدایت انتساب حضرت سید احمد صاحب مرحوم مغفور کے ہین ایکدن فرماتی تہی کہ نواب
امیر الدولہ امیر الملک محمد امیر خان بہادر شمشیر جنگ مرحوم نے خود مجہسے اپنا یہہ حال
بیان کیا کہ میان صاحب مینی بہت چاہا کہ زکوٰۃ فرض ادا کرون باوجودیکہ
خداوند کریم نے لاکہون کروڑون روپئی عنایت کیی مگر کبہی یہہ سعادت

نصیب ہوئی اہل حاجت جب سوال کرتے ہیں تو جیسے ہی ویسی رہا ہیں جاتا
ایکبار زکوۃ کی روپی نیت سے بالا قلعہ میں یعنی پانچ ہزار روپی دفن کرا دیتے
چند مہینی کے بعد ایک سید کی رخصت کے ضرورت ہوئی اوسوقت کچھہ بہم نہ پہنچا وہی
دفینہ نکالکر دیدیا سخاوت کا یہہ حال تہا امور ریاست فقط توکل بر کرم الہی
کے تہے اور مروت اور حلم اور تقوے اس رتبہ کا تہا

یا قادر — حکایت — یا فتاح یا حی

ایکبار کسے شہر کے لڑائی میں ایک امیر کو پکڑ لائی اور زر معاملہ لاکہہ روپی کا اوس سے
مقرر کیا شب کو اوسکی بوڑہی ماں آکر نواب مرحوم سے کہا کہ ای امیر میں سیدانی ہوں
میرا یہی ایک بیٹا ہے اور زر اتنا مال نہیں یہہ نقد و زیور اور سامان پچیس ہزار کا
لیکر میری بیٹے کو رہا کرو امیر نے جب نام سیدانی کا سنا اور اوسکی یہہ عاجزی دیکہی
تو وہ سب روپیہ معاف کیا اور اونکی لڑکی کو قید سے چھوڑکر ہمراہ کردیا اور کچہہ
خرچ اپنی پاس سے زیادہ عنایت کیا اور یہہ حال تہا کہ جس سپاہی کا گہوڑا تیار
اور عمدہ ہتیار ہوتی تو اوس سے کمال راضی ہوتی اور جو کپڑی اچہی رکھتا
اور آرام طلب ہوتا اوسکو اپنی ساتھہ نرکہتی اور ہمیشہ فرصت کے وقت تاریخیں اگلی
بادشاہوں کے سنا کرتے کبہی قضا نفرماتے اونکی سننی سے کمال تجربہ لڑائیوں کا
اور تدبیر ملک داری کے حاصل ہوئی تہی عہد کے ایسے پورے تہے کہ جب سرکار
انگریزی سے موافقت ہوئی تو کبہی کوئی کام اونکی خلاف مرضی کے ہونی دیا

اور قدیم حوم اور تاج محمد خان اور سید مسعود الدین مرحوم وغیرہ ہین اور بخشی
ہوئی کہ اور مقام شید علی ہوی پہر بخشی کل ریاست
سے اگر گہوڑون کی آگاہی ابت حاجی اللہ بخش اور افسر کلان
واختلاط فرماتے کہ وہ بندہ نا خریدہ ہو ناحمد عباد اللہ خان کو عامل
مقرر کر رکہا تہا اپنی اکثر اولاد کو قرآن شریف حفظ ہن خان کو کام عدالت شریعت
وزیر الدولہ امیر الملک محمد وزیر خان بہادر نصرت جنگ تہی فرمایا کہ اوسمین خود روق
اون کے ثانی شاہجہان کہا چاہیی اور صاحبزادہ حافظ محمد عباد اللہ خان اور
حافظ عبد الکریم خان و حافظ محمد جمال خان و حافظ محمد کمال خان و حافظ نجب بلند خان
واحمد علیخان و حافظ محمد جلال خان و منیر خان و حافظ محمد اکرم خان و احمد یار خان
متخلص بانی اور یہہ سب صاحبزادی خلق و مروت مین ممتاز ہین سوا اکہہ قرآن مجید
اس امیر نے پڑہی ہین اور اپنی ولی عہد صاحبزادہ وزیر الدولہ کو نصیحت فرمایا
کرتے تہی کہ کبہی تکبر اور بڑائی تکرنا ہماری واسطی کافی ہے کہ اللہ تعالی نے ہمکو
لوگون کا امیر اور حاکم کیا ہے ہماری بڑائی داور سے اور عدالت اور سخاوت ہی سے
اور دانائی اس امیر کے اس رتبہ تہے کہ جب کوئی نیا شخص نوکری کو آتا تو اوسکو
ایک نگاہ دیکہکر کہہ دیتی کہ یہہ شخص اس صفت کا ہی وہ ویسا ہی نکلتا اول مین نائب
غلامی خان نام ساکن کنجپورہ کے تہی پہر رای داتارام ہوی اور منشیجات مین بہوانی
پیرشاد میر منشی ہوی اون کے بعد لیسا دن لعل کر مصنف امیرنامہ قابضے کی حسین

میر منشی ہوئی اور درمیان حکام انگریزی کے نبخین لعل پہلے وکیل بعہد محمد عمر خان رامپوری ہوئی اور انکی رزیڈنٹی مین سید تفضل حسین خان اور سید ارشاد حسین خان خیرآبادی اس عہدہ جلیلہ پر رہے اور منجملہ نامی امرا کے صالح محمد خان اور محمود خان اور میان اکبر محمد خان کہ جنکی جانشین بہادر محمد خان ہین اور محمد مسور خان اور داؤد خان اور میان ہمت خان اور فتح محمد خان ہین اور نام عالمون اور حکما اور اطبا کے بسبب طول کے نہین لکھی عمر شریف امیر دریادل کی سات اوپر ساٹھہ برس کے ہوئی اور ایکہزار دوسو پچاس مین وفات پائی بعد وفات کی امرا نی بڑی صاحبزادہ کو جو ولی عہد تہے یعنی صاحبزادہ وزیر الدولہ بہادر کو مسند حکومت پر بیٹھایا اور ستائیسوین تاریخ ماہ جمادی الاول کے تیس برس کے عمر مین مسند نشین ہوئی یہہ امیر صفات رحم و کرم اور عدالت اور سخاوت اور دین داری مین یگانہ روزگار ہوے علما اور سادات اور مشایخ اور قدیم لوگون سے کے خاطر اور تواضع زیادہ اپنی والد امجد مرحوم سے کی انکی وقت مین افسر منشی خانہ کے حضرت سید حمید الدین صاحب برادر کلان حضرت سید عبد الرحمن صاحب کے ہوئی اور اون کی بعد مولوی علی احمد اور میر امین الدین اور نیابت مین مولانا حضرت سید حیدر علی صاحب اور منشی ظہور علی اور صاحبزادہ احمد یار خان اور کاردیوانی مین شمبوناتہہ اور حاجی شمس الدین احمد بعد ایک دوسری کے اس خدمت پر ممتاز رہے اہلکارون مین صاحبزادہ وزیر محمد خان اور حضرت سید عبد الرحمن اور جناب حضرت سید زین العابدین

صاحب مرحوم اور تاج محمد خان اور سید مسعود الدین مرحوم وغیرہ ہین اور بخشی
توشیخانہ اول لالہ چھیدی لعل تھے پہر شیخ خورشید علی ہوئی پہر بخشی کل ریاست
سید نور الہدی اس عالی خدمت پر مقرر ہوئی اور میر عمارات حاجی اللہ بخش اور افسر کلان
شاگرد پیشہ حاجی علی تہی اور اپنی بہائی صاحبزادہ حافظ محمد عباد اللہ خان کو عامل
ٹونک مقام صدر سے فرمایا اور دوسری بہائی حافظ محمد جمال خان کو کام عدالت شریعت
[illegible] تفویض کیا اور ایک محکمہ مرافعہ کا موسوم بعدالت خاص فرمایا کہ اوسمین خود رونق
افروز ہوکر فریادیونکا انصاف فرمایا کرتے تہی اور منتظم اس محکمہ کے مولوی سید
انعام اللہ بریلوی کو کیا تہا اور ہر کام موافق حکم شریعت غرا کی کیا کرتے اور تمام امور
مالی اور ملکی مین عادت شریف یون تہی کہ جب کوئی ضرورت پیش آتی تو
دربار خاص مین اپنی دونون بہائیون کو صاحبزادہ حافظ محمد عباد اللہ خان
اور صاحبزادہ حافظ محمد جمال خان تہی بلوا کر اوس امر مین مشورت کرتی پہر دربار عام
مین سب اہلکارون اور نائب اور دیوان کے روبرو صلاح اوسکی پوچہتی اور بعد
کمال تحقیق جب ہر کوئی اپنی صلاح بیان کرتا تو تنہائی مین خود بدولت اپنی فکر
صائب سے اوس بات کو تولتی پہر جو بات ان سب مرتبون مین بہتر معلوم ہوتی
اوسکو دوبارہ دربار عام کرکے بعد دعا و شکر گذاری آلہی کی حکم اجرا کا فرماتی تہی
مدت العمر کیسی بات مین بی تامل اور بی مشورت حکم نہین دیا اسی کی برکت سے
یہ نیک نامی اور ترقی ہوئی کہ عرب اور روم اور خراسان تک یہہ ریاست مشہور ہوئی

سحابی و حوامی گهری و در آموشی | بدرگاه تو خاقانست و رای و خسرو و قیصر

گرفت از نام و القاب و خطاب و مدح تو رتبت | خطابه خطبه و صف جمعه و مسجد و سر منبر

ستد سر پنجه و بازوی تو حشم و صولت قدرتت | ز شیران تاب و پیلان زور و ماران زهر و ثعبان پر

کند از بیم جدا شمشیر و گرز و صبح و قیرت | دل از کینه سینه از کینه جدا از عدو و مکر از سر

پیلان شیر مردان صف آرایان کهن خواهان | ز تو ترسان و لرزان همراسان و پریشان سر

تبایید تو کار دین و ملک و دولت و ملت | همه کامل همه زیبا همه حاصل همه خوشتر

ز مهر و قهر تو باشند هر دو یار و عمارت | بعیش رنج نوش نیش کام تاب حیر و سر

نهد هر آستان و راه و فرش طاق تو | کله مهر و تارک ماه و رخ خورشید و گرد و سر

بگفتار و بکردار و بدیدار و حرم و سیزی | دم عیسی کف موسی رخ یوسف دل انور

هر و ابرو رخ و چشم لب عیسی کلام و تو | سمن قوس گل و نرگس شکر ست و عنبر

سحر با تو دوران و جاه دولت و خدمت | تو باشی کامیاب شاد و خرم حال افسر

ق روان لبته تا رو خشنه تا باشد عدیت | سر شک چشم و راه وصل و روح روشن و دل

تو باشی دایم از تایید و عون حضرت داور | سعید و فرح و فرخنده و آسوده و کشور

قصیده دیگر در مدح نواب گردون جناب امین الدوله وزیر الممالک نواب حافظ محمد ابراهیم علیخان صاحب بهادر صولت جنگ ادام الله تعالی اقباله و ضاعف ملکه و اجلاله

رباعی لہ

اگر سپہر ندارد سر وفا با من
مرا چہ شوق کہ با چرخ آشنا باشم
جہان بگشتم ہر کس بکام خود دیدم
ہمین بس ست ازین پس با خدا باشم

خاتمۃ الطبع
منن فراوان و سپاس بی پایان بحضرت صانع بیہمال
و بدیع بیمثال مستطاب است کہ حسب ارشاد فیض بنیاد جناب معلی القاب امین الدولہ
وزیر الملک نواب حافظ محمد ابراہیم علیخان صاحب بہادر صولت جنگ
دام اقبالہ کتاب گلدستہ حجر تالیف مولوی سید احمد علی سحاب مع
قصائد وغیرہ مولوی موصوف از اہتمام خان والا شان
عالیجاہ علیخان نقطہ شکستہ مصحح احقر العباد
اضعف الافراد خاکسار محمد عبد الغفار خان
در مطبع محمدی محمد آباد عرف ٹونک
بتاریخ بست و ہشتم ۲۸ ماہ شوال سنہ ۱۲۹۶ھ
قدسی رخ افزای کتابہا بود
انطباع گردید
بحل الجواہر صحیح
مشتاقان گردید